ضیاء الحدیث
جلد چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاءالحدیث

جلد چہارم

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:041-8730834

نام کتاب	ضیاءالحدیث (جلد چہارم)
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	دوم ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

[1] سورۃ النساء:۴/۸۰

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا صَاحِبَ

هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ هٰذِهِ الرَّوْضَةِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے

سوائے اس مکین گنبد خضراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک

کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

صلاح الامۃ: ۲/۱۸۴

سفرِ آخرت

ضیاء الحدیث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سفرِ آخرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بندہ مومن کا شرف موت کی یاد سے وابستہ ہے جیسے جیسے موت کی یاد گہری ہوتی جائے گی اللہ تعالیٰ کا کرم ویسے ویسے بڑھتا جائے گا بالآخر امور فانیہ سے متنفر ہو جائے گا اور امور یقینیہ کا گرویدہ ہوگا۔

چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلفِ صالحین ملاحظہ ہوں۔

موت کی یاد

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۝

ترجمہ:

ہر نفس موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے۔اور ہم خوب آزماتے ہیں تمہیں برے اور اچھے حالات سے دوچار کر کے۔اور (آخرکار) تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

-☆-

سورہ انبیاء ۳۵

ہر نفس کیلئے موت کاذائقہ ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِo۔[1]

ترجمہ:

ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو اور پوری مل کر رہے گی تمہیں تمہاری مزدوری قیامت کے دن۔ پس جو شخص بچالیا گیا۔ جہنم کی۔ آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہوگیا۔ اور نہیں یہ دنیوی زندگی مگر ساز وسامان دھوکہ میں ڈالنے والا۔

-☆-

(۱) آل عمران ۱۸۵

موت وحیات کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے

تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ○ ۔ [1]

ترجمہ:

منزہ و برتر ہے وہ جس کے قبضہ میں (سب جہانوں کی) بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ جس نے پیدا کیا ہے موت اور زندگی کو تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ اور وہی دائمی عزت والا بہت بخشنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ ملک ۲،۱

انسان جہاں کہیں بھی ہو موت اسے آئے گی

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ وَاِنْ تُصِبْھُمْ حَسَنَۃٌ یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ مِنْ عِنْدِکَ قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَمَالِ ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا۔ [1]

ترجمہ:

جہاں کہیں تم ہو گے آلے گی تمہیں موت اگر چہ (پناہ گزیں) ہو تم مضبوط قلعوں میں۔ اور اگر پہنچے انہیں کوئی بھلائی تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر پہنچے انہیں کوئی تکلیف تو کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے۔ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجیے سب اللہ کی طرف سے ہے تو کیا ہو گیا ہے اس قوم کو بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں جاتے۔

-☆-

(۱) سورۂ نساء ۷۸

اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے
اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! نہ ہو جاؤ ان لوگوں کی طرح جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ اور جو کہتے تھے اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کرتے کسی علاقہ میں یا ہوتے تھے جہاد کرنے والے کہ اگر وہ ہوتے ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ تا کہ بنائے اللہ تعالیٰ اس (خیال) باطل کو حسرت (کا باعث) ان کے دلوں میں اور (درحقیقت) اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔

-☆-

(۱) آل عمران ۱۵۶

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۝ [1]

ہر نفس موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے۔ پھر (آخر کار) تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

-☆-

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ۝ [2]

اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی (ان سب کے) وارث ہیں۔

-☆-

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ۝ [3]

اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی (سب نے) لوٹنا ہے۔

-☆-

(۱) سورہ عنکبوت ۵۷
(۲) سورہ حجر ۲۳
(۳) سورہ ق ۴۳

تعمیل ارشاد رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ.

جمع الجوامع	رقم الحدیث (۳۸۶۱)	جلد۲	صفحہ۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۲)	جلد۸	صفحہ۳۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۷۸۰)	جلد۴	صفحہ۳۳۰
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۸۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۲)	جلد۷	صفحہ۲۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۳)	جلد۷	صفحہ۲۶۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۴)	جلد۷	صفحہ۲۶۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۶۹۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

-☆-

هَدَمَ – هَدْمًا اس کا معنی ہے گرانا توڑ دینا۔

هذَمَ – هَذْمًا اس کا معنی ہے جلدی سے کاٹنا اسی سے اَلْمِهْذَمُ ہے تیز تلوار۔

نسان اس دنیا فانی پر فریفتہ ہوجاتا ہے، اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں دن رات بسر کرتا ہے۔ پھر ان خواہشات میں یوں منہمک ہوجاتا ہے کہ اپنی آخرت بھول جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی اور اس کے فرامین بھول جاتے ہیں جس سے اسکا دین وایمان تباہ ہوجاتا ہے۔

لیکن جو آدمی موت کو یاد رکھتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ ایک دن موت کی آغوش میں جانا ہے، اس دار فانی سے کوچ کر جانا ہے۔ اس کی یہ سوچ اس کی یہ فکر اس کیلئے بہتر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسے جیسے یہ فکر پختہ ہوتی جائے گی انسان دنیاوی لذتوں سے کنارہ کش ہوتا جائے گا۔

فانی دنیا پر فریفتگی آہستہ آہستہ ماند پڑ جائے گی۔ پھر وہ وقت آئے گا کہ اسے ہر چیز سے نفرت ہوجائے گی جو اس کی اخروی زندگی میں ہلاکت وبربادی کا باعث بنے۔ اور ہر اس چیز سے محبت ہوگی، ہر اس عمل سے چاہت اور پیار ہوگا، جو اس کی آخرت کی زندگی میں اس کے کام آئے۔ پھر

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۱۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		

اسے گناہوں سے نفرت ہوتی جائے گی، اور نیکیوں سے محبت ہوگی۔ نیکیوں سے یہی محبت بالآخر اسے رضائے الٰہی کا پروانہ دے دے گی۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا پروانہ مل جائے وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔

آیئے موت کو یاد کرنا اپنا وطیرہ بنالیں۔ اس سے خواہشات کی عمارت زمین بوس ہوگی۔ اور یہی موت کی یاد خواہشات کو کاٹ کر رکھ دے گی کہ جس سے پھر انسان کو راہ حق سے منحرف کرنے کا موقع نہیں ملے گا (ان شاء اللہ)۔

جو موت کو صدق دل سے یاد کرتا ہے اس کے اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی زندگی نیکیوں سے عبارت ہوتی ہے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا رضائے الٰہی کیلئے ہوتا ہے اور جو موت کو بھول کر لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہے، اس کے اثرات بھی اس کی زندگی پر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سے گناہوں کا صدور بکثرت ہوتا ہے۔

-☆-

موت کو یاد کرنے والے کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

مَا اَكْثَرَ عَبْدٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ اِلَّا رُؤِیَ ذَالِكَ وَلَا طَالَ اَمَلُ عَبْدٍ اِلَّا اَسَاءَ الْعَمَلُ۔

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے اس کے عمل سے معلوم ہو جاتا ہے اور جو شخص لمبی امیدیں باندھتا ہے اس کے اعمال بد سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

-☆-

کتاب الزہد لاحمد بن حنبل ۲۶۹

موت کی یاد
تنگی کو کشادگی میں بدل دیتی ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ:
اَكْثِرُوْا ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، فَاِنَّهٗ مَا ذَكَرَهٗ عَبْدٌ قَطُّ فِی ضِیْقٍ اِلَّا وَسَعَهٗ، وَلَا فِی سَعَةٍ اِلَّا ضَیَّقَهَا۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لذتوں کو توڑنے والی -موت- کو کثرت سے یاد کرو، جو بندہ بھی اسے تنگی میں یاد کرے گا تو یہ یاد اس تنگی کو کشادہ کردے گی اور جو کشادگی میں یاد کرے گا تو یہ یاد اس کشادگی کو تنگ کردے گی۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۰
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۱۲۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
جمع الجوامع	رقم الحدیث (۳۸۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۶

دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہیے اور
اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کیجئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِیْ، فَقَالَ :

كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۷۹)	جلد۲	صفحہ۸۴۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد۲	صفحہ۵۳۸
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۱۵۷)	جلد۳	صفحہ۱۴۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۴۷۳)	جلد۳	صفحہ۴۶۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۱۶)	جلد۴	صفحہ
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۷۸۴)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۴۷۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندہ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

دنیا میں ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم پردیسی ہو یا راستہ عبور کرنے والے اور اپنے آپ کو اھل قبور-قبروں والوں-سے شمار کرو۔

-☆-

شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۹۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۱
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۹۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۳

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۳۲۴) جلد ۲ صفحہ ۵۳۴
قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۳۴۱۲) جلد ۱ صفحہ ۶۴۱
قال الالبانی صحیح
صحیح مسلم رقم الحدیث (۷۴۱۷) جلد ۴ صفحہ ۳۸۹
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۵۶) جلد ۴ صفحہ ۲۲۷۲
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۸۶) جلد ۲ صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۸۷) جلد ۲ صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۱۱۳) جلد ۴ صفحہ ۴۷۰
قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح
حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث (۳۳۶) جلد ۱ صفحہ ۳۵۶
حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث (۹۰۳۳) جلد ۶ صفحہ ۳۸۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٦۵٣۵)	جلد ٦	صفحہ ٣٣٧
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٣٩٩٩)	جلد ٧	صفحہ ٣٣۵
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴٠٠٠)	جلد ٧	صفحہ ٣٣۵
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (٣۵٨٦٧)	جلد ١٩	صفحہ ٣٣۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٧)	جلد ٢	صفحہ ۴٦٢
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٨)	جلد ٢	صفحہ ۴٦٣
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٢٧٨٢)	جلد ٢	صفحہ ١٣٦
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٩١٣٦)	جلد ٦	صفحہ ٣٨١
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٩٣٨۵)	جلد ٦	صفحہ ۴۵٦
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٢٧٢)	جلد ٨	صفحہ ٣٦٦
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٠٣٢)	جلد ٩	صفحہ ٩٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٦٨۵۵)	جلد ٦	صفحہ ٣٣٣
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ہر نفس کیلئے موت ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○[1]

ترجمہ:

ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو اور پوری مل کر رہے گی تمہیں تمہاری مزدوری قیامت کے دن۔ پس جو شخص بچالیا گیا آتش (دوزخ) سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور نہیں یہ دنیوی زندگی مگر سازوسامان دھوکہ میں ڈالنے والا۔

-☆-

(۱) سورہ آل عمران ۱۸۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری ایام

عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :
مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ فَقَالَ:
مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَۃُ :
اِنَّہٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَکَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ. قَالَ :
مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ :
مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر- رضی اللہ عنہ- کو میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

وہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جائے نماز پر کھڑے ہوں گے تو (رقت قلب) لوگوں کو نماز پڑھانے کی استطاعت نہ رکھ سکیں گے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا:

ابو بکر- رضی اللہ عنہ- کو میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پہلی بات دہرائی ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر- رضی اللہ عنہ- کو میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔(ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا):

تم (اور تم جیسی) حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہیں یعنی (زنان مصر کی طرح) پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) آپ کا پیغام لے کر آئے تو آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی ۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۸)	(۳۳۸۵)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۰)		جلد۱	صفحہ۳۱۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۸۸)		جلد۱۵	صفحہ۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۸۹)		جلد۱۵	صفحہ۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۶۶)		جلد۲	صفحہ۱۰۴۱
قال الالبانی:	صحیح			
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۳۱۸)		جلد۸	صفحہ۴۵۱
قال المحقق	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۲)		جلد۳	صفحہ۵۰۵
قال الالبانی	صحیح			

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حضرات صحابہ -رضی اللہ عنہم- کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ تَبَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَخَدَمَہٗ وَصَحِبَہٗ :

اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یُصَلِّی لَھُمْ فِی وَجَعِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ- الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلَاۃِ ، فَکَشَفَ النَّبِیُّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - سِتْرَ الْحُجْرَۃِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَھُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجْھَہٗ وَرَقَۃُ مُصْحَفٍ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ ،

فَھَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، فَنَکَصَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْہِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَی الصَّلَاۃِ ،فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوا صَلَاتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ ، فَتُوُفِّیَ مِنْ یَوْمِہٖ۔

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی، آپ کی خدمت میں رہے اور آپ کی صحبت سے سرفراز ہوئے نے بیان کیا کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تکلیف میں جس میں آپ کا وصال ہوا لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ جب پیر کا دن تھا لوگ صفوں میں کھڑے با جماعت نماز ادا کر رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۰)	جلد ۱	صفحہ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۰۵)	جلد ۱	صفحہ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۴۸)	جلد ۳	صفحہ
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۰۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۶۰۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۶۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۶۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۶۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۴۱)	جلد ۸	صفحہ ۴۵۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

دیکھنے لگے گویا کہ آپ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق ہے پھر آپ خوشی سے مسکرائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے سبب خوشی سے ہم فتنہ میں پڑنے والے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تا کہ صف تک پہنچیں اور انہیں خیال ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیلئے تشریف لانے والے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا:

کہ اپنی نمازیں پوری کرو اور آپ نے پردے کو نیچے گرا دیا اور اس دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو خیر باد کہا۔

-☆-

زیادہ وہی ہنستا ہے جو
موت کو بھول چکا ہے

زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں بیٹھے ہنس رہے تھے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گزرے تو ارشاد فرمایا:

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

ترجمہ:

جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

کھل کھلا کر بے تحاشہ وہی ہنستا ہے جسے موت یاد نہیں اور حساب زندگی کی فکر نہیں۔

کس طرح تو ہنستا ہے جب علم نہیں تجھ کو
آئے گی اجل کیسے اور قبر میں کیا ہوگا۔

-☆-

موت کی یاد سے
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا
رنگ اڑ گیا، جسم کمزور ہو گیا اور بال جھڑ گئے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعَثَ اِلَيَّ وَاَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ جَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ نَظْرًا لَا اَصْرِفُ بَصَرِيْ عَنْهُ مُتَعَجِّبًا فَقَالَ:

يَا ابْنَ كَعْبٍ اِنَّكَ لَتَنْظُرُ اِلَيَّ نَظْرًا مَا كُنْتَ تَنْظُرُهُ. قَالَ:

قُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَعْجَبَنِيْ مَا حَالَ مِنْ لَوْنِكَ وَنَحَلَ مِنْ جِسْمِكَ وَنَفٰى مِنْ شَعْرِكَ فَقَالَ:

كَيْفَ لَوْ رَاَيْتَنِيْ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَّقَدْ دُلِّيْتُ فِيْ حُفْرَتِيْ اَوْ فِيْ قَبْرِيْ وَسَالَتْ حَدَقَتِيْ عَلٰى وَجْنَتِيْ وَسَالَ مَنْخِرِيْ صَدِيْدًا وَّدُوْدًا كُنْتَ فِيْ اَشَدِّ نَكِرَةٍ.

عالم برزخ ۱۰۷

ترجمہ:

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے مجھے بلانے کیلئے میرے پاس ایک آدمی بھیجا اور میں اس وقت مدینہ میں تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں انہیں حیرت انگیز نظر سے دیکھ رہا تھا۔ میری آنکھ ان پر جمی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا:

اے ابن کعب! (تم میری طرف) اس طرح دیکھ رہے ہو کہ اس طرح تمہیں دیکھنے کی عادت نہیں۔ میں نے عرض کیا:

یا امیر المؤمنین! میں آپ کے (بدن کے) رنگ اور جسم کی لاغری اور (سر کے) بال جھڑ جانے پر تعجب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا تم جب میری تین حالتیں دیکھو گے۔

تم جب مجھے میرے گڑھے یا میری قبر میں دیکھو گے۔ اور جب میری آنکھوں کے ڈھیلے (اپنے مقام سے نکل کر) میرے رخساروں پر ڈھلک رہے ہوں گے۔ اور میری ناک سے پیپ اور کیڑے بہہ رہے ہوں گے۔ اس وقت (یہ منظر) تم سخت نفرت سے دیکھو گے۔

-☆-

بغداد کا سعدون

دیوانہ یا فرزانہ؟----بظاہر پاگل در پردہ عاقل

قَالَ يَحْيَى بنُ اَيُّوْب :

خَرَجْتُ يَوْمًا اِلَى مَقَابِرِ بَابِ خَرَاسَانَ ثُمَّ جَلَسْتُ فِي مَوْضِعٍ اَرَى مِنْهُ مَنْ يَدْخُلُ الْمَقَابِرَ فَنَظَرْتُ اِلَى رَجُلٍ دَخَلَ الْمَقَابِرَ مُقَنِّعًا فَجَعَلَ يَجُوْلُ فِي الْمَقَابِرِ كُلَّمَا رَاَى قَبْرًا مَحْفُوْرًا اَوْ مُنْخَسِفًا وَقَفَ عَلَيْهِ وَبَكَى فَقُمْتُ رِجَاءَ اَنْ اَنْتَفِعَ بِهِ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَيْهِ اِذَا هُوَ سَعْدُوْنُ الْمَعْتُوْهُ وَكَانَ يَكُوْنُ فِي كُوْخٍ مَقَابِرِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ .

فَقُلْتُ لَهُ:يَا سَعْدُوْنُ اَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ:

يَا يَحْيَى هَلْ لَكَ فِي اَنْ تَجْلِسَ فَنَبْكِيَ عَلَى بِلَى هٰذِهِ الْاَبْدَانِ قَبْلَ اَنْ تَبْلَى فَلَا يَبْكِيْ عَلَيْهَا بَاكٍ ؟ثُمَّ قَالَ:

يَا يَحْيَى!اَلْبُكَاءُ مِنَ الْقُدُوْمِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْلَى بِنَا مِنَ الْبُكَاءِ عَلَى بِلَى الْاَبْدَانِ ثُمَّ قَالَ:

یَا یَحْیٰی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ. ثُمَّ صَاحَ صَیْحَۃً شَدِیْدَۃً وَقَالَ وَاغَوْثَاہُ بِاللّٰہِ مِمَّا یُقَابِلُنِیْ فِی الصُّحُفِ ۔

قَالَ یَحْیٰی فَغُشِیَ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ وَھُوَ جَالِسٌ یَمْسَحُ وَجْھِیْ بِکُمِّہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ: یَا یَحْیٰی اِمَنْ اَشْرَفَ مِنْکَ لَوْ مُتَّ ۔

ترجمہ:

یحیٰی بن ایوب بیان کرتے ہیں کہ خراسان کے دروازے پر جو قبرستان ہے ایک دن میں وہاں گیا اور وہاں پہنچ کر ایسی جگہ بیٹھ گیا کہ وہاں سے مجھے قبرستان میں داخل ہونے والا صاف دکھائی دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک شخص قبرستان میں داخل ہوا۔اس ہیئت میں کہ اس نے اپنا منہ سر چھپایا ہوا تھا۔اور وہاں ادھر ادھر گھومنے لگا۔وہ جس قبر کو ٹوٹی ہوئی یا زمین میں دھنسی ہوئی دیکھتا وہاں کھڑا ہو جاتا اور اسے دیکھ کر رونے لگ جاتا۔

میں اپنی جگہ سے اٹھا اس خیال سے کہ میں بھی اس سے کچھ نفع حاصل کروں۔میں جب اس کے قریب پہنچا تو وہ سعدون معتوہ تھے۔اور وہ حضرت عبداللہ بن مالک کے قبرستان کی ایک جھونپڑی میں بیٹھا کرتے تھے۔میں نے ان سے کہا: اے سعدون تم کیا کر رہے ہو؟

انہوں نے کہا: کہ اے یحیٰی کیا تمہارے پاس وقت ہے کہ ہم دونوں بیٹھ کر ان خاک شدہ جسموں کی حالت پر روئیں اس سے پہلے کہ ہمارے جسموں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو اور ان پر رونے والا بھی اس وقت کوئی موجود نہ ہو۔پھر انہوں نے کہا:

اے یحیٰی! اللہ کے روبرو (قیامت کے دن) رونے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ جسموں کے خاک ہونے کا منظر یاد کر کے ہم اس وقت روئیں۔اس کے بعد کہا اے یحیٰی!:

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ جس وقت کہ نامہ اعمال کھولے جائیں گے ، یہ آیت پڑھی اور ایک سخت چیخ ماری اور کہا:

اے یحییٰ! ہائے افسوس اس وقت کیا ہوگا جس وقت کہ میرے سامنے لایا جائے گا جو کچھ کہ (میرے) نامہ اعمال میں لکھا ہوگا۔ یحییٰ کہتے ہیں:

کہ اس موقع پر میں (ان کی یہ حالت دیکھ کر مارے دہشت کے) بے ہوش ہوگیا۔ جب مجھے ہوش آیا وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میرا چہرہ اپنے آستین سے صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

اے یحییٰ! اگر تم اس وقت فوت ہوجاتے تو تم سے زیادہ کوئی باشرف نہ ہوتا۔

-☆-

بہلول قبرستان میں

میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور جب میں ان کے پاس سے چلا جاتا ہوں تو یہ میری غیبت نہیں کرتے۔

سِرِیُّ السَّقْطِیُّ قَالَ : اِجْتَزْتُ یَوْمًا بِالْمَقَابِرِ فَاِذَا اَنَا بِبَهْلُوْلٍ قَدْ دَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی قَبْرٍ وَّهُوَ یَلْعَبُ بِالتُّرَابِ فَقُلْتُ اَنْتَ هٰهُنَا؟ قَالَ : نَعَمْ۔

اَنَا عِنْدَ قَوْمٍ لَّا یُؤْذُوْنَنِیْ وَاِنْ غِبْتُ عَنْهُمْ لَا یَغْتَابُوْنِیْ ، فَقُلْتُ یَا بَهْلُوْلُ: اَلْخُبْزُ قَدْ غَلَا۔ فَقَالَ:

وَاللّٰهِ مَا اُبَالِیْ وَلَوْ حَبَّةٌ بِمِثْقَالٍ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ نَعْبُدَهٗ كَمَا اَمَرَنَا وَعَلَیْهِ اَنْ یَّرْزُقَنَا كَمَا وَعَدَنَا ثُمَّ وَلّٰی عَنِّیْ وَهُوَ یَقُوْلُ: شِعْر:

یَامَنْ تَمَتَّعَ بِالدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا

وَلَا تَنَامُ عَنِ اللَّذَّاتِ عَیْنَاهُ

اَفْنَیْتَ عُمْرَکَ فِیْمَا لَسْتَ تُدْرِكُهٗ

تَقُوْلُ لِلّٰهِ مَاذَا ؟ حِیْنَ تَلْقَاهُ ۔

عالم برزخ ۱۱۱

ترجمہ:

حضرت سری سقطی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز قبرستان سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ بہلول اپنے دونوں پاؤں ایک قبر میں لٹکائے ہوئے مٹی سے کھیل رہے ہیں۔ میں نے کہا: آپ یہاں؟ بہلول نے جواب دیا: ہاں میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔

اور جب میں ان کے پاس سے چلا جاتا ہوں تو یہ میری غیبت نہیں کرتے۔ میں نے کہا: اے بہلول روٹی مہنگی ہو گئی ہے۔ کہنے لگے خدا کی قسم! مجھے کچھ پرواہ نہیں اگر چہ ایک روٹی ایک مثقال کے برابر کیوں نہ ہو جائے. ہم پر تو فرض ہے کہ ہم اس (اللہ) کی عبادت کریں جیسا کہ اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اور اس کے ذمے ہمارا رزق ہے جیسا کہ اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

اس کے بعد وہ میرے پاس سے یہ اشعار پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے۔

اے وہ شخص جو دنیا اور اس کی زینت سے مستفید ہو رہا ہے

اور آنکھیں اس (دنیا) کی لذتوں میں محویت کے باعث بیدار ہیں۔

(افسوس) تو اپنی عمر ایسی چیز کے حصول میں ضائع کر رہا ہے جسے تو حاصل نہیں کر سکتا۔

تو جب تو اللہ کے حضور پیش ہوگا تو اسے کیا جواب دے گا؟

-☆-

تو دل لگا نہ اس سے یہ دنیا ہے بے وفا

یہ ایک رہ گزر ہے کسی کا یہ گھر نہیں

-☆-

قبر کے اندھیرے کے سامنے رات کا

اندھیرا ماند پڑ جاتا ہے

مشہور دیوانے ابو علی معتوہ کا قول

عَنْ خَلْفِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ:

قُلْتُ لِاَبِي عَلِي الْمَعْتُوهُ وَكَانَ يَنْزِلُ فِي الْمُخَرَّمِ ، يَا اَبَا عَلِي اَلَكَ مَاْوَى ؟

قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : وَاَيْنَ مَاوَاكَ؟ قَالَ:

فِي دَارٍ يَسْتَوِي فِيهَا الْعَزِيْزُ وَالذَّلِيْلُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ:

وَاَيْنَ هٰذِهِ الدَّارُ ؟ قَالَ : الْمَقَابِرُ قُلْتُ :

يَا اَبَا عَلِي مَا تَسْتَوْحِشُ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ ؟ قَالَ :

اِنِّي اُكْثِرُ ذِكْرَ ظُلَمِ اللَّحْدِ وَوَحْشَتِهِ فَهَوَّنَ عَلَيَّ ظُلَمُ اللَّيْلِ ۔ قُلْتُ لَهُ :

فَرُبَّمَا رَاَيْتَ فِي الْمَقَابِرِ شَيْئًا تُنْكِرُهُ قَالَ :

رُبَّمَا وَلٰكِنْ فِي هَوْلِ الْاٰخِرِ مَا يُشْغِلُ عَنْ هَوْلِ الْمَقَابِرِ ۔

عالم برزخ ۱۱۳

ترجمہ؛

خلف بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابوعلی المعتوہ سے پوچھا جب بغداد کے محلّہ مُخرّم میں داخل ہورہے تھے کہ ابوعلی کیا آپ کے پاس رہائش کیلئے کوئی ٹھکانہ نہیں؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں ہے۔میں نے پوچھا کہاں ہے فرمایا:

ایسا گھر جس میں صاحب عزت اور رذیل برابر ہیں۔

میں نے پوچھا ایسا گھر کہاں ہے؟ فرمایا: قبرستان۔

میں نے پوچھا اے ابوعلی آپ رات کی تاریکی میں کس طرح گزر کرتے ہیں؟

ابوعلی نے جواب دیا میں لحد کی تاریکی اور اس وحشت (تنہائی) کو کثرت سے یاد کرتا رہتا ہوں اس طرح رات کے اندھیرے میں وقت گزارنا مجھ پر سہل ہوجاتا ہے۔

میں نے کہا آپ نے قبرستان میں کبھی کوئی ناگوار چیز بھی دیکھی ہوگی؟

فرمایا ممکن ہے لیکن آخرت (قیامت) کا خوف مجھے قبرستان کے خوف سے مستغنی (لاپرواہ) کردیتا ہے۔

-☆-

اَلْمَوْتُ کَأْسٌ وَکُلُّ النَّاسِ شَارِبُهٗ

یَالَیْتَ شِعْرِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ مَاالدَّارُ ؟

موت ایک پیالہ ہے جسے ہرانسان پینے والا ہے،اے کاش موت کے بعد بیداری کے وقت میرا گھر کون ساہوگا۔

اَلدَّارُ دَارُ نَعِیْمٍ اِنْ عَمِلْتَ بِمَا

یَرْضَی الْاِلٰهُ وَاِنْ خَالَفْتَ فَالنَّارُ

گھر تو نعمتوں والا گھر (جنت) ہے اگر تو اس کیلئے عمل کرے کہ جس سے تیرا الٰہ (اللہ) تجھ

سے راضی ہواور جان لے! کہ اگر تو نے اس کے حکم کی مخالفت کی تو تیرے لئے۔جہنم کی۔آگ ہے۔

هُمَا مَحَلَّانِ مَالِلْمَرْءِ غَيْرُهُمَا
فَانْظُرْ لِنَفْسِكَ اَیَّ الدَّارِ تَخْتَارُ

وہ دونوں محل ہیں جو صرف انسان کیلئے ہیں پس اے انسان اپنے لئے پسند کرلے کہ تو کس گھر کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔

مَالِلْعِبَادِ سِوَى الْفِرْدَوْسِ اِنْ عَمِلُوْا
وَاِنْ هَفَوْا هَفْوَةً فَالرَّبُّ غَفَّارُ

بندہ (مؤمن) کیلئے صرف جنت ہے اگر وہ (نیک) اعمال کرے، اور اگر غلطی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ كَانَ يَقُوْلُ:
اِحْرِصْ عَلَى الْمَوْتِ تُوْهَبْ لَكَ الْحَيَاةُ.

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ فرمایا کرتے تھے:
موت پر حریص ہو جا اس کے صلہ میں تجھے حیات جاودانی سے سرفراز کیا جائے گا۔

-☆-

اہوال القبور ۱۰،۱۲
از عبدالحمید کشک

دنیا میں رہتے ہوئے
آخرت کیلئے سامان-اعمال صالحہ-ذخیرہ کر لیجئے

تَزَوَّدْ مِنْ حَيَاتِكَ لِلْمَعَادِ
وَقُمْ لِلّٰهِ وَاجْمَعْ خَيْرَ زَادِ
وَلَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا كَثِيْرًا
فَاِنَّ الْمَالَ يُجْمَعُ لِلنَّفَادِ
اَتَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ رَفِيْقَ قَوْمٍ
لَهُمْ زَادٌ وَ اَنْتَ بِغَيْرِ زَادِ

اے بندہ مومن! اپنی دنیاوی زندگی میں آخرت کیلئے سامان اکٹھا کر لے۔ اللہ کے لئے کھڑا ہو جا-غفلت ترک کر دے-اور بہتر سامان-تقوی-جمع کر لے۔

دنیا کی طرف زیادہ مائل نہ ہونا بیشک مال جمع کیا جاتا ہے ختم ہونے کیلئے۔

کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تو ایسی قوم کے ساتھ سفر کرے جن کے پاس تو سامان سفر ہو اور تو بغیر سامان کے ہو۔

احوال القبور، صفحہ ۱۴۳، از عبد الحمید کشک

پندونصائح کے طلبگار کو
موت بطور نصیحت کافی ہے

فَمَنْ اَرَادَ مُؤْنِسًا فَاللّٰهُ يَكْفِيْهِ ، وَمَنْ اَرَادَ حُجَّةً فَالْقُرْآنُ يَكْفِيْهِ ، وَمَنْ اَرَادَ الْغِنٰى فَالْقَنَاعَةُ تَكْفِيْهِ ، وَمَنْ اَرَادَ وَاعِظًا فَالْمَوْتُ يَكْفِيْهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكْفِهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا فَاِنَّ النَّارَ تَكْفِيْهِ ۔

ترجمہ:

پس جو مونس وہمدرد کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کیلئے اللہ کافی ہے۔

اور جو حجت دلیل چاہتا ہے تو اس کیلئے قرآن کافی ہے۔

اور جو غنی ہونا چاہتا ہے اس کیلئے قناعت کافی ہے۔

اور جو کسی واعظ (پندو نصیحت کرنے والے) کو چاہتا ہے تو اس کیلئے موت کافی ہے۔

اور جو ان امور میں سے کسی کو نہیں چاہتا اس کے لئے جہنم کی آگ کافی ہے۔

اہوال القبور ۱۴

از عبدالحمید کشک

دنیا دار الفنا ہے
جدائی کا گھر ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ جِبْرِيْلُ لِلصَّادِقِ الْمَعْصُوْمِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يَامُحَمَّدُ! عِشْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهٖ ، وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے صادق معصوم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۰۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
قال المحقق	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۳۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۴۴)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۴۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۹

اے محمد! آپ جیسے چاہتے ہیں زندگی گزاریئے کیونکہ ایک دن آپ اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔ اور جو چاہتے ہیں عمل کر لیجئے کیونکہ ایک دن آپ کو اس کی جزا دی جائے گی۔ اور جس سے چاہتے ہیں راہ ورسم رکھیں کیونکہ آپ ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہیں۔

-☆-

وَاعْلَمْ بِاَنَّ شَرْفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاءُهُ عَنِ النَّاسِ ، لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا اَوَّلُهَا بُكَاءٌ ، وَاَوْسَطُهَا عِنَاءٌ ، وَآخِرُهَا فَنَاءٌ ، حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ ، نَعَمْ ، اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكُكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ، وَمَيِّتُ الْيَوْمِ يُشَيِّعُهُ مَيِّتُ الْغَدِ۔ [1]

ترجمہ:

اے بندہ مومن! خوب جان لے کہ مومن کیلئے شرف وبزرگی رات کو نماز تہجد ادا کرنے میں ہے، اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔ اس غافل کر دینے والی دنیا میں کوئی خیر نہیں۔ اس کی ابتدا رونا ہے، اور اس کا وسط محنت ومشقت ہے اور اس کا اختتام فنا ہونا ہے۔ اس کے حلال مال کا حساب دینا ہے اور اس کے حرام مال پر عذاب ہے۔

ہاں۔ جہاں کہیں تم ہو گے آ لے گی تمہیں موت اگر چہ (پناہ گزیں) ہو تم مضبوط قلعوں میں۔ آج کے مردہ کو کل کا مردہ سپرد خاک کرتا ہے۔

-☆-

(۱) احوال القبور ۱۵
از عبدالحمید کشک

جب دنیا کی زیب وزینت اور رنگینی دیکھئے تو کہئے
اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اَلنَّفْسُ تَبْکِیْ عَلَی الدُّنْیَا وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّ السَّلَامَةَ فِیْهَا تَرْکُ مَا فِیْهَا
لَا دَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَسْکُنُهَا اِلَّا الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ یَبْنِیْهَا
وَاِذَا رَاَیْتَ زَخَارِفَ الدُّنْیَا فَقُلْ یَارَبِّ! اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَه

ترجمہ:

نفس دنیا کی خواہشات پر روتا ہے اور حالانکہ وہ جانتا ہے کہ سلامتی تو دنیا اور مافیہا کو ترک کرنے میں ہی ہے۔

انسان کیلئے موت کے بعد رہنے کیلئے کوئی ٹھکانہ (گھر) نہیں ہے کہ جس میں وہ رہے مگر وہی کچھ جو موت سے پہلے (نیک اعمال کر کے یا بد اعمال کر کے) اس نے اپنے لئے بنایا ہے۔

اور جب تو دنیا کی رنگینی کو دیکھے تو تو کہہ اے میرے رب! بے شک زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

اہوال القبور ۱۵
از عبدالحمید کشک

فَاعْمَلْ لِلّٰهِ بِقَدْرِ حَاجَتِکَ اِلَیْهِ ، وَاعْمَلْ لِلدُّنْیَا بِقَدْرِ مَقَامِکَ فِیْهَا ، وَاعْمَلْ لِلْآخِرَةِ بِقَدْرِ بَقَائِکَ فِیْهَا ، وَاعْمَلْ لِلْجَنَّةِ بِقَدْرِ اشْتِیَاقِکَ اِلَیْهَا ،وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِکَ عَلَیْهَا۔

ترجمہ:

اے بندہ مومن اللہ تعالٰی کی رضا جوئی کیلئے اتنے اعمال کر جس قدر تجھے اس کے رحم و بخشش کی ضرورت ہے،اور دنیا کیلئے اتنی محنت کر جتنا کہ تو نے اس میں رہنا ہے،اور آخرت کیلئے اتنی محنت کر جتنا تو نے اس میں رہنا ہے۔اور جنت کیلئے اس قدر نیکیاں کر جس قدر تو اس کا مشتاق ہے۔اور جہنم کی آگ کیلئے اتنے گناہ کر جنکی سزا پر تو صبر کر سکتا ہے۔

-☆-

پرشکوہ رہائش گاہوں کی طرف نہ دیکھئے بلکہ
جب ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی وہ وقت یادرکھئے

اَلْمَوْتُ نَوْمٌ اَکْبَرُ، وَالنَّوْمُ مَوْتٌ اَصْغَرُ، فَتَجْرِبَةُ الْمَوْتِ تَمُرُّ بِنَا کُلَّ لَیْلَةٍ۔

موت سب سے بڑی نیند ہے اور نیند چھوٹی موت ہے۔پس ہم ہر رات موت کے تجربے سے گزرتے ہیں۔

لَاتَرْکُنَنْ اِلَی الْقُصُوْرِ الْفَاخِرَہ
وَاذْکُرْ عِظَامَکَ حِیْنَ تُمْسِی نَاخِرَہ

اے بندے! دنیا کے ان فخر والے محلات کی طرف مائل نہ ہونا بلکہ اپنی ہڈیوں کی اس کیفیت کو یاد کر جب گھن لگی ہوئی لکڑی کی طرح ہوجائیں گی -ریزہ ریزہ ہوجائی گی -۔

-☆-

دنیا کا سامان قلیل ہے
آخرت متقیوں کیلئے بہتر ہے
تم جہاں کہیں بھی ہو۔ اگرچہ مضبوط محلات میں بھی ہو۔
موت وقت پر آجائے گی

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ○۔

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(اے ترجمان حقیقت) انہیں فرمایئے کہ دنیا کا سامان بہت قلیل ہے اور آخرت زیادہ بہتر ہے اس کیلئے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ اور نہیں ظلم کیا جائے گا تم پر کھجور کی گٹھلی کے ریشہ کے برابر۔ جہاں کہیں تم ہو گے آلے گی تمہیں موت اگرچہ (پناہ گزیں) ہو تم مضبوط قلعوں میں۔

-☆-

وہ بادشاہ کہاں گئے جو دنیا پر مسلط تھے؟
موت کے ساقی نے انہیں موت کا جام پلا دیا ہے

فَاِنْ بَنَاهَا بِخَيْرٍ طَابَ مَسْكَنُهُ

وَ اِنْ بَنَاهَا بِشَرٍّ خَابَ بَانِيْهَا

اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسَلَّطَةً

حَتّٰى سَقَاهَا بِكَأْسِ الْمَوْتِ سَاقِيْهَا

ترجمہ:

پس اگر اس نے دار آخرت کو نیکیوں سے بنایا ہے تو یہ گھر اس کیلئے طیب وطاہر ہوگا لیکن اگر اس نے اس کی تعمیر شر (بداعمالیوں اور گناہوں) سے کی ہے تو اس کو بنانے والا نامرادونا کام ہے۔

کہاں گئے وہ بادشاہ جو اس دنیا پر مسلط تھے بالآخر موت کے ساقی نے انہیں موت کا جام پلا دیا۔

-☆-

اَمْوَالُنَا لِذَوِی الْمِیْرَاثِ نَجْمَعُهَا

وَدُوْرُنَا لِخَرَابِ الدَّهْرِ نَبْنِیْهَا

کَمْ مِنْ مَدَائِنَ فِی الْآفَاقِ قَدْ بُنِیَتْ

اَمْسَتْ خَرَابًا وَاَفْنَی الْمَوْتُ اَهْلِیْهَا۔

ترجمہ:

ہم اپنے مال وارثوں کیلئے جمع کرتے ہیں اور اپنے گھر زمانہ کے کھنڈرات کیلئے بناتے ہیں۔ کتنے ہی ایسے شہر ہیں جن کو دنیا میں تعمیر کیا گیا بالآخر وہ کھنڈرات بن گئے اور موت نے ان شہروں میں رہنے والوں کو فنا کر دیا۔

-☆-

اس گھر کیلئے نیک اعمال کیجئے

جس کا بنانے والا اللہ ہے

جس کے پڑوسی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

جس کا منتظم رضوان ہے

لَاتَرْ كُنَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا

فَالْمَوْتُ لَاشَكَّ يُفْنِيْنَا وَيُفْنِيْهَا

وَاعْمَلْ لِدَارٍ غَدًا رِضْوَانُ خَازِنُهَا

وَالْجَارُ اَحْمَدُ وَالرَّحْمٰنُ نَاشِيْهَا

اہوال القبور　۱۰

از عبدالحمید کٹک

ترجمہ:

دنیااور سامان دنیا کی طرف ہی مائل نہ ہو جا کیونکہ اس بات میں ذرہ برابر شک نہیں کہ موت ہمیں اور ہماری اس دنیا کو فنا کردے گی۔

اے بندہ مومن! کل کے گھر -جنت- کیلئے نیک اعمال کر لے جس کا منتظم رضوان ہے اس میں پڑوسی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ الرحمٰن اس کا بنانے والا ہے۔

-☆-

غَدًا تُوَفَّی النُّفُوْسُ مَاکَسَبَتْ
وَیَحْصُدُ الزَّارِعُوْنَ مَازَرَعُوْا
اِنْ اَحْسَنُوْا اَحْسَنُوْا لِاَنْفُسِهِمْ
وَاِنْ اَسَاءُ وْافَبِئْسَ مَا صَنَعُوْا

ترجمہ:

کل (قیامت کے دن) ہرنفس کو بدلہ دیا جائے گا جو اس نے دنیا میں اعمال کئے اور اعمال کی فصل بونے والوں نے جیسی بوئی تھی ویسی وہ کاٹیں گے۔

اگر انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں تو اپنی ذات کیلئے کیے ہیں اور اگر برے اعمال کئے ہیں تو انہوں نے بہت برا کیا ہے۔

-☆-

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ کا
موت کو یادرکھنا

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَابِطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
لَاَقُوْلَنَّ لَكَ قَوْلاً مَا قُلْتُهُ لِاَحَدٍ سِوَاكَ ، مَا خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ مُنْذُ
عِشْرِيْنَ سَنَةً ، فَحَدَّثَتْنِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِ ، وَقِيْلَ لِبَعْضِهِمْ:
اَلاَ تَغْسِلُ قَمِيْصَكَ ؟ قَالَ : اَ لْاَمْرُ اَعْجَلُ مِنْ ذٰلِكَ.

ترجمہ:

حضرت ابراہیم بن سابط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے ابی زُرعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں تجھ سے آج ایسی بات کرنے والا ہوں جو میں نے آج تک کسی کو نہیں بتائی بیس سال
ہوئے جب میں مسجد سے نکلنے لگتا ہوں تو میرا نفس مجھے کہتا ہے کہ اب تو لوٹ کر نہیں آئے گا۔
بعض لوگوں نے کہا آپ اپنی قمیض کیوں نہیں دھو لیتے فرمایا:
موت اس سے جلدی ہے۔

-☆-

حضرت ابو درداء -رضی اللہ عنہ- کی نصیحت مبارکہ

قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ:

اِذَا ذُکِرَ الْمَوْتٰی، فَعُدَّ نَفْسَکَ کَاَحَدِھِمْ۔

ترجمہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب مرجانے والوں کا ذکر ہو تو اپنے آپ کو ان میں سے ایک شمار کرو۔

-☆-

الحلیات ۱۸۸،۱۸۵

حضرت عمرو بن عتبہ کا موت کو یاد کرنا

كَانَ عَمْرُوْ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ يَخْرُجُ عَلٰى فَرَسِهٖ لَيْلاً فَيَقِفُ عَلَى الْقُبُوْرِ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ قَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْاَعْمَالُ ، ثُمَّ يَبْكِيْ وَيَصِفُّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحَ فَيَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ۔

ترجمہ،

جناب عمرو بن عتبہ بن فرقد اپنے گھوڑے پر رات کو سوار ہوتے اور قبرستان چلے جاتے اور کہتے:

اے قبروں والو! تمہارے نامہ اعمال لپیٹ دیئے گئے اور اعمال اٹھا لئے گئے پھر رونا شروع کر دیتے۔ پھر وہیں صبح تک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے واپس لوٹتے اور صبح کی جماعت میں شریک ہوتے۔

-☆-

اپنے نفس کو جھنجوڑنے کیلئے کتنا بلیغ انداز ہے۔ انسان جب شہر اور شہر کے ہنگاموں سے نکل

کنز العلم الربانیین　۹۸
صفۃ الصفوۃ　۳۸

کر قبرستان اور قبرستان کی خاموشی کی طرف نظر کرتا ہے اور اسے یقین کامل ہو جاتا ہے کہ آخر ایک دن اسے بھی یہاں آنا ہے۔

اب تو وہ بڑے آرام سے اللہ کی بندگی کر سکتا ہے۔ اپنے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کر سکتا ہے اپنے آپ کو بارگاہِ الٰہی میں سربسجود کر سکتا ہے۔ اپنی زبان کو کلمہ طیبہ، استغفار، تسبیح و تحمید سے تر و تازہ کر سکتا ہے جس سے یقیناً خالق و مالک راضی ہوتا ہے اور اپنے کرم سے مزید سرفراز فرماتا ہے۔

لیکن جب وہ قبرستان آ جائے گا اسے اس کے عزیز و اقارب منوں مٹی کے نیچے دفن کر دیں گے اس میں حرکت کرنے کی سکت تک نہ ہو گی اس وقت وہ ان اعمال کی تمنا کرے گا لیکن کر نہیں سکے گا۔ اسے اس وقت معلوم ہو گا کہ اللہ کی بارگاہ میں دو سجدوں کا کتنا اجر و ثواب ہے۔

وہاں جا کر اسے پتہ چلے گا کہ تسبیح - سبحان اللہ کہنا - تحمید - الحمد للہ کہنا - اور تحلیل - لا الہ الا اللہ کہنے - کا کس درجہ انعام ملتا ہے۔ پھر وہ تمنا کرے گا کہ کاش! میں زندگی میں ایک سانس بھی ضائع نہ کرتا ہر لحہ ہر گھڑی اللہ ذو الجلال کو یاد کرتا، لیکن اس وقت کفِ افسوس ملنے کا کیا فائدہ اس وقت پشیمان ہونے سے کچھ نہیں ملے گا۔

لہٰذا اب وقت ہے جب تک سانسوں کا تار چڑھاؤ ہے اس وقت تک خالق و مالک کو یاد کر لیں، اس کے حضور سجدہ کر کے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کا کیف لے لیں، اپنی زبان اس کے ذکر کی مَے سے شیریں کر لیں اور اپنے دل کو اس کی یاد سے منور کریں۔

اگر زندگی کے باقی لمحات یادِ خدا میں بسر ہو گئے، اس کے حضور جھک کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ترانہ گاتے گزرے تو امید واثق ہے وہ اللہ وہ کریم اللہ قبر میں بھی محروم نہیں رکھے گا۔ اپنی عنایات خسروانہ سے قبر کو جنت کا اعلیٰ سے اعلیٰ باغ بناتا رہے گا۔

-☆-

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا مکتوب
جس میں
قبر میں جسم انسانی کی بوسیدگی کا تذکرہ ہے اور
روز قیامت اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا ذکر ہے

حَدَّثَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ قَالَ:

کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ اِلٰی بَعْضِ مَدَائِنِ الشَّامِ:

اَمَّا بَعْدُ:

فَکَمْ لِلتُّرَابِ فِیْ جَسَدِ ابْنِ آدَمَ مِنْ مَاْکَلٍ، وَکَمْ لِلدُّوْدِ فِیْ جَوْفِهٖ مِنْ طَرِیْقٍ مُخْتَرِقٍ، وَاِنِّیْ اُحَذِّرُکُمْ وَ نَفْسِیْ اَیُّهَا النَّاسُ الْعَرْضَ۔[1]

ترجمہ:

شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا:

(۱) کتاب القبور ۱۵۰،۱۸۱

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے شام کے بعض شہروں کی طرف یہ مکتوب بھیجا:

امابعد:

انسانی جسم میں مٹی کے کھانے کیلئے کتنی ہی جگہیں ہیں اور انسانی پیٹ میں کیڑوں کی خوراک کیلئے کتنے پھٹے راہ ہیں ۔اے لوگو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔

-☆-

جناب ابوعبدالرحمٰن عمری کا بلند و بالا محلات والوں کو قبر کی تاریکی اور ناز و نعم میں پلنے والوں کو قبر میں جسم کی بوسیدگی یاد دلانا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَكِّيُّ قَالَ:

قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُمَرِيُّ الْعَابِدُ وَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ وَاَتَاهُ وُجُوْهُ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ :

فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَى الْقُصُوْرِ الْمُحْدِقَةِ بِالْكَعْبَةِ ، فَإِذَا بِاَعْلٰى صَوْتِهِ:

يَااَصْحَابَ الْقُصُوْرِ الْمُشَيَّدَةِ اذْكُرُوا ظُلْمَةَ الْقُبُوْرِ الْمُوْحِشَةِ ، يَااَهْلَ التَّنَعُّمِ وَالتَّلَذُّذِ اذْكُرُوا الدُّوْدَ وَالصَّدِيْدَ وَبَلَى الْاَجْسَامِ فِي التُّرَابِ ، قَالَ :

ثُمَّ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَامَ [1]

ترجمہ:

محمد بن حرب المکی لکھتے ہیں:

(1) کتاب القبور ۱۸۲ قال المحقق اسنادہ حسن

ہمارے پاس ابوعبدالرحمٰن العمری العابد تشریف لائے ہم ان کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے پاس مکہ مکرمہ کے مختلف لوگ حاضر ہوئے۔

آپ نے اپنا سر بلند فرمایا جب آپ نے کعبہ کے اطراف میں بلند و بالا محل دیکھے تو اونچی آواز میں فرمایا:

اے مضبوط محلات والو! وحشت ناک قبروں کے اندھیرے کو یاد کرو۔ اے نعمتوں اور لذتوں میں منہمک رہنے والو! قبر کی مٹی میں کیڑے، پیپ اور جسموں کی بوسیدگی کو یاد کرو۔ پھر آپ نے رونا شروع کر دیا پھر آپ اٹھ کر چلے گئے۔

-☆-

جناب ابن مطیع کا
اپنے گھر کی خوبصورتی کو دیکھ کر
قبر کی تنگی وظلمت کا یاد کرنا اور رو دینا

نَظَرَ ابْنُ مُطِيعٍ ذَاتَ يَوْمٍ اِلَى دَارِهٖ فَاَعْجَبَهٗ حُسْنُهَا ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا الْمَوْتُ لَكُنْتُ بِكَ مَسْرُوْرًا وَلَوْلَا مَا نَصِيْرُ اِلَيْهِ مِنْ ضِيْقِ الْقُبُوْرِ لَقَرَّتْ بِالدُّنْيَا اَعْيُنُنَا ثُمَّ بَكَى بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ارْتَفَعَ صَوْتُهٗ۔[1]

ترجمہ:

ابن مطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا اس کا حسن وجمال انہیں بہت پسند آیا۔ پھر وہ رو پڑے اور کہنے لگے:

اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہوتا۔ اگر ہمارا تاریک وظلمت بھری قبروں میں جانا نہ ہوتا تو دنیا سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ پھر وہ رو دیے اور اتنا زیادہ روئے کہ ان کی چیخیں بلند ہو گئیں۔

(۱) احیاء العلوم ۴-۴۲۵

دنیا بے ثباتی ہے اسے قرار نہیں انسان نے ایک دن اندھیرے گھر قبر میں جانا ہے ۔لیکن یہ سوچ کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے ۔ہاں جسے یہ سوچ مل جائے اور جسے تاریک قبر کا فکر دامن گیر ہو اللہ تعالیٰ اسے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرماتا ہے ۔پھر وہ متاع دنیا جمع نہیں کرتا بلکہ اسے راہ حق میں بے دریغ خرچ کرتا ہے تا کہ یہ دار آخرت میں اس کے کام آئے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت خاصہ کے صدقے سزاوار جنت فرمائے ۔

قبر وہ تاریک گڑھا ہے جس میں ہر ایک نے جانا ہے ۔وہاں خاک ہی خاک ہے ۔وہاں ظلمت ہی ظلمت ہے ۔وہاں نرم و نازک بچھونے نہیں ،وہاں آرام دہ گدے نہیں ، بلکہ وہاں خاک کا بچھونا ہے ۔وہاں کوئی مونس و غمخوار نہیں ،وہاں کوئی دل بہلانے والا نہیں ،وہاں کوئی روشنی نہیں ،ہاں وہاں جانے کی تیاری کرنی چاہیے ۔جو تیاری کرتا ہے اور فضل الٰہی اس کے شامل حال ہوتا ہے تو پھر وہ قبر کا گڑھا اس کیلئے جنت کا ٹکڑا بن جاتا ہے ۔وہاں کمخواب و ریشم کے بستر لگ جاتے ہیں ،وہاں نور کی قندیلیں آویزاں ہو جاتی ہیں ،وہاں مونس و غمخوار پہنچ جاتے ہیں ،اور قبر والا قیامت تک آرام و چین سے رہتا ہے ۔

آیئے اپنی قبر کو باغ جنت بنانے کی سعی کریں ۔یہ قبر تب ہی جنت بنے گی جب اپنی زندگی کے روز و شب میں اسے یاد رکھا جائے گا ۔دنیا اور متاع دنیا سے محبت کو ترک کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ،آخرت سنوارنے کیلئے اور نعیم جنت کیلئے اپنا مال ،اپنی جان اور اپنی عزت و آبرو سب کچھ قربان کر دیا جائے گا ۔

-☆-

حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا التَّيْمِيُّ قَالَ :

بَيْنَمَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِذْ اُتِيَ بِحَجَرٍ مَنْقُوْرٍ ، فَطَلَبَ مَنْ يَقْرَأُهُ ، فَاُتِيَ بِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ فَقَرَأَهُ فَاِذَا فِيْهِ :

اِبْنَ آدَمَ! اِنَّکَ لَوْ اَبْصَرْتَ قَلِیْلَ مَا بَقِیَ مِنْ اَجَلِکَ لَزَهِدْتَ فِیْ طُوْلِ عُمْرِکَ، وَلَرَغِبْتَ فِی الزِّیَادَةِ مِنْ عَمَلِکَ، وَلَقَصَّرْتَ عَنْ حِرْصِکَ وَحِیَاتِکَ، وَاِنَّمَا یَلْقَاکَ غَدًا نَدَمُکَ لَوْ قَدْ زَلَّتْ بِکَ قَدَمُکَ وَ اَسْلَمَکَ اَهْلُکَ وَحَشَمُکَ، فَبَانَ مِنْکَ الْوَلَدُ الْقَرِیْبُ وَرَفَضَکَ الْوَالِدُ وَالنَّسِیْبُ،

فَلاَ اَنْتَ اِلَی الدُّنْیَا عَائِدٌ، وَلاَ فِیْ حَسَنَاتِکَ زَائِدٌ، فَاعْمَلْ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ قَبْلَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ ۔[1]

ترجمہ:

ابوزکریا تیمی فرماتے ہیں:

سلیمان بن عبدالملک مسجد حرام میں تھا کہ اس کے پاس ایک پتھر لایا گیا جسے کھود کر کچھ عبارت لکھی گئی تھی تو اس نے کہا:

کسی کو بلاؤ (جو اس عبارت کو پڑھے) تو حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ کو لایا گیا آپ نے اس تحریر کو پڑھا وہ یہ تھی۔

اے فرزند آدم! اگر تو نظر بصیرت سے دیکھتا جو تیری تھوڑی عمر رہ گئی ہے تو تو گزشتہ اپنی لمبی عمر میں زہد اختیار کرتا اور تو اپنے نیک اعمال میں زیادتی کی رغبت کرتا، اپنی حرص ولالچ اور اپنی زندگی کی بے اعتدالیوں میں کمی کرتا۔

کل تجھے شرمسار ہونا پڑے گا جب تیرے قدم پھسل جائیں گے۔ تیرے اہل خانہ اور تیرے خدام تجھے قبر کے سپرد کر دیں گے۔ تیرے قریبی بیٹے تجھ سے جدا ہو جائیں گے، تیرا والد اور تیرے قریبی رشتہ دار تجھے چھوڑ جائیں گے۔ پھر تو دنیا کی طرف پلٹ کر آنے والا نہ ہوگا اور نہ اپنی نیکیوں میں زیادتی کرنے والا ہوگا۔ حسرت وندامت کے آنے سے پہلے قیامت کیلئے نیک اعمال کر لے۔

(۱) کتاب القبور ۲۵۴، ۱۳۹

قال المحقق: رجالہ مختلع بھم۔

ابو محفوظ معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
اے ایمان والے موت کی یاد تیری ساتھی
اور ہمنشین ہونی چاہئے جو تجھ سے کبھی جدا نہ ہو

قَالَ مَعْرُوْفٌ الْکَرْخِیُّ لِرَجُلٍ:
تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ مُعَلِّمُکَ وَاَنِیْسُکَ وَمَوْضِعُ شِکْوَاکَ، وَلْیَکُنْ ذِکْرُ الْمَوْتِ جَلِیْسَکَ لَایُفَارِقُکَ، وَاعْلَمْ اَنَّ شَفَاءَ کُلِّ بَلَاءٍ نَزَلَ بِکَ کِتْمَانُہٗ فَاِنَّ النَّاسَ لَا یَنْفَعُوْنَکَ، وَلَا یَضُرُّوْنَکَ، وَلَا یَمْنَعُوْنَکَ، وَلَا یُعْطُوْنَکَ۔

حضرت ابو محفوظ معروف الکرخی رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو نصیحت فرماتے ہیں:
اللہ پر توکل کر یہاں تک کہ وہ تیرا معلم تیرا غمخوار اور تیرے شکووں کی جگہ ہو جائے، اور چاہئے کہ موت کی یاد تیرا ساتھی ہو جو تجھ سے جدا نہ ہو اور جان لے کہ ہر مصیبت جو تجھ پر نازل ہوتی ہے اس کی شفاء اس کا چھپانا ہے کیونکہ لوگ تجھے نفع نہیں دے سکتے اور نہ ہی تجھے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تجھ سے نہ کچھ چھین سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے دے سکتے ہیں۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

ہر وقت موت کے انتظار میں رہتے

سُئِلَ الْحَسَنُ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– :

یَا اَبَا سَعِیْدٍ ! کَیْفَ رَأَیْتَ حَالَکَ ؟ فَقَالَ :

حَالُ مَنْ یَنْتَظِرُ الْمَوْتَ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ لَا یَدْرِیْ هَلْ یُمْسِیْ ؟ وَکَیْفَ یَمُوْتُ ؟[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

اے ابوسعید! آپ کیسے ہیں؟ آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی کا حال پوچھتے ہو جب شام ہوتی ہے تو وہ موت کا انتظار کرتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ نہیں جانتا کہ اسے شام کرنی نصیب بھی ہوگی یا نہیں اور اس کی موت کیسے آئے گی؟

-☆-

(۱) ابن محسن من عنوان… ۴۳

ذکر موت کے فوائد

قَالَ اللَّفَّافُ:

مَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ اُكْرِمَ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ ، تَعْجِيْلُ التَّوْبَةِ وَقَنَاعَةُ الْقَلْبِ وَنَشَاةُ الْعِبَادَةِ ۔

وَمَنْ نَسِيَ الْمَوْتَ عُوْقِبَ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ ، تَسْوِيْفُ التَّوْبَةِ وَالْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا وَالتَّكَاسُلُ فِي الْعِبَادَةِ ۔[1]

ترجمہ:

حضرت لفاف نے فرمایا:

جو موت کو یاد رکھتا ہے اسے تین انعامات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

توبہ میں عجلت

قناعت قلب

(۱) موت کے سائے ۲۹۰

بحوالہ مجالس الابرار ۳۴۳

عبادت میں سرور

اور جو موت کو بھلا دیتا ہے اس پر تین مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔

توبہ میں تاخیر

تمنائے جمع دنیا

عبادت میں سستی

موت کی یاد کتنا بڑا انعام ہے۔ جو موت کی یاد اپنا وطیرہ بناتا ہے جس کی نگاہوں کے سامنے ہر وقت اس کا مرنا رہتا ہے وہ اللہ کی کی ہوئی نافرمانیوں سے توبہ کرتا ہے۔ اپنے گزشتہ گناہوں پر نادم ہو کر اللہ وحدہ لاشریک سے معافی کا طلبگار رہتا ہے۔

اس کا دل ہر وقت قانع ہوتا ہے اسے حرص و طمع نہیں ہوتی۔ جو مل جائے اس پر شکر خدا بجالاتا ہے۔ مال کو ناجائز طریقے سے حاصل نہیں کرتا بلکہ حلال روزی کا طلبگار رہتا ہے۔ اور جو مال ضرورت سے زائد ہوا سے راہ خداوندی میں دے دیتا ہے۔ اسے عبادت میں سرور و کیف نصیب ہوتا ہے۔ اسے اللہ تعالٰی کے حضور سر بندگی جھکانے میں مزہ آتا ہے۔ اور وہ مزہ اس کی طبیعت میں یوں سرایت کر جاتا ہے کہ اس کے کان ہر وقت مسجد سے نکلنے والی اللہ اکبر کی صدائے دلنواز پر لگے رہتے ہیں۔ اور اسے ہر نعمت سے بڑھ کر صلاۃ-نماز-ادا کرنے میں راحت نصیب ہوتی ہے۔

-☆-

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔[1]

ترجمہ:

آپ انہیں فرمایئے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں مل کر رہے گی۔ پھر لوٹا

(1) سورۃ الجمعۃ آیت-۸

دیا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر چھپے اور ظاہر کو۔ پس وہ آگاہ کر دے گا تمہیں ان اعمال سے جو تم کیا کرتے تھے۔

-☆-

جو خوش نصیب موت کو یاد رکھتے ہیں وہ اس کیلئے تیاری بھی کرتے ہیں۔ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی اپنے خالق و مالک کو یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ان کے دل میں یوں رچ بس جاتی ہے کہ ایک لمحہ کیلئے بھی وہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔

-☆-

القعقاع بن الحکیم کی سنیئے آپ فرماتے ہیں۔

قَدِ اسْتَعَدْتُ لِلْمَوْتِ مُنْذُ ثَلاثِيْنَ سَنَةً ، فَلَوْ اَتَانِيْ مَا اَحْبَبْتُ تَاخِيْرَ شَيْيءٍ عَنْ شَيْيءٍ۔ [1]

میں تیس سال سے موت کی تیاری میں ہوں اگر وہ آجائے تو میں کسی چیز کو کسی چیز سے موخر کرنا پسند نہیں کروں گا۔

-☆-

یہ وہ احباب ہیں کہ مسلسل 30 سال سے موت کی تیاری میں ہیں۔ ہر وقت اللہ کو یاد کیا جارہا ہے۔ تو بہ و استغفار کی جارہی ہے، کلمہ طیبہ کا ورد ہو رہا ہے، تلاوت قرآن کریم رہی ہے، پانچوں وقت سر بندگی جھکایا جارہا ہے، رات کی طویل ساعتوں میں سجدہ بندگی سے لطف لیا جارہا ہے۔

ان میں سے کسی وقت بھی موت آجائے وہ کسی چیز کو مقدم و موخر نہیں کریں گے۔ کیونکہ تمام اوقات رضائے الٰہی کیلئے وقف ہیں اور ہر کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کیا جارہا ہے۔ ایسے سراپا اخلاص کو جس وقت بھی موت آجائے وہ اسے سینہ سے لگانے کیلئے بیقرار رہے۔

(۱) ابن محسن من عوالہ ۱-۱۶

بحوالہ احیاء علوم الدین ۴-۴۲۸

موت کی یاد اور
ہمارے اسلاف کا طرزِ عمل

قَالَ الْحَسَنُ :

كَانَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَقْرَبُوْنَ هٰذَا الْاَمْرَ ، كَانَ اَحَدُهُمْ يَاْخُذُ مَاءً لِوُضُوْئِهٖ ثُمَّ يَتَنَحّٰى لِحَاجَتِهٖ ، يَخَافُهُ اَنْ يَاْتِيَهٗ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَاِذَا فَرَغَ تَوَضَّاَ.

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تم سے پہلے ایسے بھی افراد ہوئے ہیں جو موت کو بہت زیادہ قریب جانتے تھے۔ان میں سے کوئی قضائے حاجت کیلئے جاتا تو پہلے وضو کا پانی ساتھ لیتا پھر قضائے حاجت کیلئے جاتا اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انہیں موت اس حال میں نہ آئے کہ وہ بے وضو ہوں جب وہ فارغ ہوتے تو فوراً وضو کر لیتے۔

-☆-

ایسے افراد موت کو کس وجہ یاد رکھتے تھے۔ قضائے حاجت کیلئے جاتے ہوئے بھی وضو کا پانی ساتھ لے جاتے۔ موت بارگاہ خداوندی میں حاضری کا ذریعہ ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تاخیر سے وضو کریں تو ادھر سے پیغام اجل آ جائے۔ اس لئے وہ فوراً وضو کرتے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔

-☆-

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال

دَخَلَ الْمُزَنِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ - رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا - فِيْ مَرَضِهِ الَّذِىْ تُوُفِّيَ فِيْهِ ، فَقَالَ لَهُ:

كَيْفَ اَصْبَحْتَ يَااَبَا عَبْدَاللّٰهِ ؟ فَقَالَ:

اَصْبَحْتُ مِنَ الدُّنْيَارَاحِلًا ، وَلِلْاِخْوَانِ مُفَارِقًا،وَلِسُوْءِ عَمَلِيْ مُلَاقِيًا ، وَلِكَأْسِ الْمَنِيَّةِ شَارِبًا ، وَعَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَارِدًا ، وَلَا اَدْرِىْ اَرُوْحِيْ تَصِيْرُ اِلَى الْجَنَّةِ فَاُهَنِّيْهَا ، اَمْ اِلَى النَّارِ فَاُعَزِّيْهَا ، ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ:

وَلَمَّاقَسٰى قَلْبِيْ وَضَاقَتْ مَذَاهِبِيْ

جَعَلْتُ رِجَائِيْ نَحْوَ عَفْوِكَ سُلَّمَا

تَعَاظَمَنِيْ ذَنْبِيْ فَلَمَّا قَرَنْتُهُ

بِعَفْوِكَ رَبِّيْ كَانَ عَفْوُكَ اَعْظَمَا

فَمَازِلْتَ ذَا عَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَزَلْ
تَجُوْدُ وَتَعْفُوْ مَنَّةً وَتَكَرُّمَا

ترجمہ:

حضرت مزنی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے پاس آئے اس بیماری میں جس میں حضرت امام کا وصال ہوا تھا۔انہوں نے آپ سے پوچھا:

اے عبداللہ! کیا حال ہے؟حضرت امام نے فرمایا:

میں دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں اپنے بھائیوں سے جدا ہونے والا ہوں،اپنے برے اعمال سے ملنے والا ہوں ۔موت کا جام پینے والا ہوں ۔اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں ۔میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت لے جائی جائے گی کہ میں اسے مبارک باد دوں،یا میری روح جہنم لے جائی جائے گی کہ میں اس سے تعزیت کروں ۔پھر آپ نے چند اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔

جب میرا دل پتھر کی طرح ہو گیا اور میری تمام راہیں تنگ ہو گئیں،تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو و کرم کیلئے سیڑھی بنا لیا۔

میرے گناہ بہت بڑھ گئے لیکن جب میں نے انہیں تیرے عفو و کرم سے ملایا تو تیرا عفو و کرم بہت ہی بڑا ثابت ہوا۔

اے اللہ! تو نے تو ہمیشہ ہی معاف فرمایا اور تو ابدالآباد تک درگزر کرتا رہے گا اور اپنی سخاوت کے دریا بہاتا رہے گا مخلوق پر احسان و کرم کرتے ہوئے۔

-☆-

انسان کا حقیقی گھر قبر ہے جہاں
نہ کھانا نہ پانی اور نہ کپڑے

عَنِ الْحَسَنِ : اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ كَانَ فِي جَنَازَةٍ ، فَرَاَى قَبْرًا مَخْسُوْفًا
فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِهٖ:
يَافُلَانُ ! تَعَالَ اُنْظُرْ اِلَى بَيْتِكَ الَّذِي هُوَ بَيْتُكَ ، فَجَاءَ فَقَالَ :
مَا اَرَى بَيْتِي فِيْهِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَا ثِيَابٌ ، قَالَ:
فَاِنَّهُ بَيْتُكَ ، قَالَ : صَدَقْتَ ، قَالَ : فَرَجَعَ فَقَالَ :
وَاللّٰهِ لَاجْعَلَنَّ مَا فِي بَيْتِي هٰذَا فِي بَيْتِي ذَاكَ ، قَالَ الْحَسَنُ:
اَرَاهُ بَيْتًا ضَيِّقًا يَابِسًا مُظْلِمًا ، لَيْسَ فِيْهِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَا زَوْجَةٌ ، وَقَدْ
تَرَكْتُ بَيْتًا فِيْهِ طَعَامٌ وَشَرَابٌ وَزَوْجَةٌ ، قَالَ:
فَاِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ بَيْتُكَ ، قَالَ : صَدَقْتَ ، اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ رَجَعْتُ نقلت مِنْ
ذٰلِكَ اِلَى هٰذَا۔

مکب الحجرات جلد ا صفحہ ۲۶۸

ترجمہ،

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ایک جنازہ میں تھے انہوں نے قبرستان میں ایک دھنسی ہوئی قبر دیکھی تو آپ نے اپنے ایک عزیز سے کہا:

اے فلاں! آؤ دیکھو اپنے اس گھر کو جو تیرا حقیقی گھر ہے۔

اس نے دیکھ کر کہا: میں اپنے گھر میں کھانا، پینا اور کپڑے نہیں دیکھ رہا۔ آپ نے فرمایا:

یقیناً یہی تیرا گھر ہے۔

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا:

اللہ کی قسم! میرے اس دنیا کے گھر میں جو کچھ ہے وہ میں اپنے اس گھر (قبر) میں پہنچاؤں گا۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے ایک تنگ، خشک اور تاریک گھر دیکھا جس میں نہ کھانا ہے نہ پانی اور نہ بیوی حالانکہ تو وہ گھر چھوڑ کر آیا ہے جس میں کھانا، پانی اور بیوی ہے۔ آپ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! یہی تیرا گھر ہے اس نے کہا:

آپ نے سچ فرمایا۔ اللہ کی قسم! اب میں جا کر جو کچھ اس دنیا کے گھر میں ہے اس گھر میں منتقل کر دوں گا۔

-☆-

قبر اعمال کا گودام

عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ، قَالَ :

اطَّلَعَتِ الْمَرْأَةُ اِلٰی قَبْرٍ ، فَرَأَتِ اللَّحْدَ ، فَقَالَتْ لِامْرَأَةٍ مَعَهَا: مَا هٰذَا ؟ يَعْنِي : اَللَّحْدَ . قَالَتْ:

هٰذَا كَنْدُوْجُ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَكَانَتْ تُعْطِيْهَا الشَّيْءَ ، فَتَقُوْلُ:

اِذْهَبِيْ فَضَعِيْ هٰذَا فِيْ كَنْدُوْجِ الْعَمَلِ.

ترجمہ:

ابن شوذب نے فرمایا:

ایک عورت نے ایک قبر کو دیکھا جب اس نے قبر کی لحد دیکھی تو ساتھ والی عورت سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا:

یہ عمل کا گودام ہے۔ ابن شوذب بیان کرتے ہیں:

اس کے بعد وہ عورت اسے کوئی چیز صدقہ کرنے کیلئے دیتی اور کہتی:

جاؤ اسے عمل کے گودام میں رکھ آؤ۔

مکتب الھواتف ۱-۲۶۸

باہر سے قبریں ایک جیسی لیکن قبروں کے اندر بڑا فرق ہے

عَنِ ابْنِ السَّمَّاکِ قَالَ:

لَا یَغُرَّنَّکَ سُکُوْتُ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ، فَمَا اَکْثَرَ الْمَغْمُوْمِیْنَ فِیْھَا، وَلَا یَغُرَّنَّکَ اسْتِوَاؤُھَا فَمَا اَشَدَّ تَفَاوُتَھُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابن سماک نے فرمایا:

تجھے ان قبروں کا سکوت دھوکہ میں نہ ڈالے ان میں کتنے ہی مغموم (غم کے مارے) لوگ ہیں اور تجھے ان قبروں کا برابر ہونا بھی دھوکہ میں نہ ڈالے ان کے اندر بہت زیادہ فرق ہے۔

-☆-

شعب الایمان ۱-۲۶۹

حقیقی گھر قبر ہے اسے
زندگی میں آباد کیجئے

عَنْ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ:

اَتَى رَجُلٌ قَبْرًا مَحْفُوْرًا فَاطَّلَعَ فِي اللَّحْدِ، فَبَكَى بُكَاءً شَدِيْدًا، وَاشْتَدَّ بُكَاؤُهُ قَالَ:

وَاللّٰهِ اَنْتَ بَيْتِيْ حَقًّا، وَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاُعَمِّرَنَّكَ.

ترجمہ:

حسین جعفی کا بیان ہے:

ایک آدمی کھودی ہوئی قبر پر آیا اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو بہت زیادہ رویا، بہت ہی زیادہ رویا اور کہا:

اللہ کی قسم! تو میرا حقیقی گھر ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے بس میں ہوا تو تجھے ضرور آباد کروں گا۔

-☆-

مکتب الجمرات　١-٢٢٩

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
کا موت کو یاد کرنا

لَیْسَ الْغَرِیْبُ غَرِیْبَ الشَّامِ وَالْیَمَنِ
اِنَّ الْغَرِیْبَ غَرِیْبُ اللَّحْدِ وَالْکَفَنِ

پردیسی وہ نہیں ہے جو شام ویمن چلا گیا
بلکہ پردیسی وہ ہے جو کفن پہن کر قبر میں اتر گیا

اِنَّ الْغَرِیْبَ لَهٗ حَقٌّ لِغُرْبَتِهٖ
عَلَی الْمُقِیْمِیْنَ فِی الْاَوْطَانِ وَالسَّکَنِ

پردیسی کا اسکے پردیسی ہونے کے ناطے حق ہے
وطن اور رہائش گاہوں میں رہنے والوں پر

لَا تَنْهَرَنَّ غَرِیْبًا حَالَ غُرْبَتِهٖ
اَلدَّهْرُ یَنْهَرُهٗ بِالذِّلِّ وَالْمِحَنِ

کسی غریب کو اس کی غربت کے باعث مت جھڑکنا

کیونکہ زمانہ اسے ذلت اور آزمائشوں میں جھڑک رہا ہے

سَفَرِیْ بَعِیْدٌ وَزَادِی لَنْ یُبَلِّغَنِیْ

وَقُوَّتِیْ ضَعُفَتْ وَالْمَوْتُ یَطْلُبُنِیْ

میرا سفر لمبا ہے اور میرا سامان سفر مجھے پہنچنے والا نہیں

میری قوت وطاقت مضمحل و کمزور ہو گئی اور موت مجھے ڈھونڈ رہی ہے

وَلِی بَقَایَا ذُنُوْبٍ لَسْتُ اَعْلَمُهَا

اَللّٰهُ یَعْلَمُهَافِی السِّرِّ وَالْعَلَنِ

میرے کچھ ایسے گناہ باقی ہیں جنہیں میں نہیں جانتا

اللہ تعالیٰ انہیں خوب جانتا ہے ظاہر باطن میں

مَااَحْلَمَ اللّٰهُ عَنِّی حَیْثُ اَمْهَلَنِیْ

وَقَدْ تَمَادَیْتُ فِی ذَنْبِی وَیَسْتُرُنِیْ

اللہ تعالیٰ مجھ پر کس قدر حلم فرما رہا ہے جبکہ اس نے مجھے مہلت دی ہے حالانکہ میں گناہ کرنے میں سرکش ہو گیا اور وہ میرے گناہوں پر پردہ ڈال رہا ہے

تَمُرُّ سَاعَاتُ اَیَامِی بِلَا نَدَمٍ

وَلَا بُکَاءٍ وَلَا خَوْفٍ وَلَا حَزَنٍ

میری زندگی کی ساعتیں گزر رہی ہیں بغیر کسی شرمندگی ہے

(گناہوں پر) روئے بغیر اور خوف و حزن کے بغیر

اَنَا الَّذِی اُغْلِقُ الْاَبْوَابَ مُجْتَهِدًا

عَلَی الْمَعَاصِی وَعَیْنُ اللّٰهِ تَنْظُرُنِیْ

میں وہ ہوں جو گناہوں کے وقت اپنا دروازہ سختی سے بند کر دیتا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ مجھے دیکھ رہی ہے۔

یَازَلَّةً کُتِبَتْ فِی غَفْلَةٍ ذَهَبَتْ

یَاحَسْرَةً بَقِیَتْ فِی الْقَلْبِ تُحْرِقُنِیْ

اے گناہ! میری غفلت کے باعث تو لکھا گیا اور تیرا وقت گزر گیا۔ اے حسرت و پشیمانی! تیرا اثر میرے دل میں باقی رہ گیا جو مجھے جلائے جاتا ہے۔

دَعْنِی اَنُوْحُ عَلٰی نَفْسِی وَاَنْدُبُهَا

وَاَقْطَعُ الدَّهْرَ بِالتَّذْکِیْرِ وَالْحَزَنِ

مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے نفس پر آنسو بہالوں اور رولوں اور اپنی زندگی کا زمانہ، اسے سمجھا کر اور گزشتہ گناہوں پر حزن و ملال سے گزاروں۔

دَعْ عَنْکَ عَذْلِی یَامَنْ کَانَ یَعْذِلُنِیْ

لَوْکُنْتَ تَعْلَمُ مَا بِیْ کُنْتَ تَعْذُرُنِیْ

اے مجھے ملامت کرنے والے! اپنی ملامت کرنا ترک کر دے اگر تو مجھے جانتا کہ مجھے کیا ہے تو تو مجھے معذور جانتا۔

دَعْنِی اَسِحُّ دُمُوْعًا لَاانْقِطَاعَ لَهَا

فَهَلْ عَسٰی عَبْرَةٌ مِنْهَا تُخَلِّصُنِیْ

مجھے چھوڑ دو تا کہ میں مسلسل آنسو بہاتا جاؤں۔ ہوسکتا ہے اس کا کوئی آنسو مجھے اللہ کی گرفت سے خلاصی دے دے۔

کَاَنَّنِی بَیْنَ تِلْکَ الْاَهْلِ مُنْطَرِحًا

عَلَی الْفِرَاشِ وَاَیْدِیْهِمْ تُقَلِّبُنِیْ

گویا کہ میں اپنے اہل خانہ کے درمیان موت کے وقت بستر پر پڑا ہوں اور ان کے ہاتھ مجھ الٹ پلٹ کر رہے ہیں

كَاَنَّنِيْ وَحَوْلِيْ مَنْ يَنُوْحُ وَمَنْ

يَبْكِي عَلَيَّ وَيَنْعَانِي وَيَنْدُبُنِي

گویا کہ میرے اردگرد مجھ پر آنسو بہانے والے اور رونے والے ہیں جو میری موت کا اعلان کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔

وَقَدْ اَتَوا بِطَبِيْبٍ كَيْ يُعَالِجَنِي

وَلَمْ اَرَ الطَّبِيْبَ الْيَوْمَ يَنْفَعُنِي

وہ ایک طبیب ومعالج لے آتے ہیں تا کہ وہ میرا علاج کرے، میرے خیال میں آج مجھے طبیب کوئی نفع نہیں دے گا۔

وَاشْتَدَّ نَزْعِيْ وَصَارَ الْمَوْتُ يَجْذِبُهَا

مِنْ كُلِّ عِرْقٍ بِلَا رِفْقٍ وَلَا هَوَنٍ

میرا جانکنی کا عالم شدید ہو گیا اور موت میری روح کو بغیر کسی مہربانی ونرمی کے ہر رگ سے کھینچ رہی ہے۔

وَاسْتَخْرَجَ الرُّوْحَ مِنِّي فِيْ تَغَرْغُرِهَا

وَصَارَ رِيْقِي مَرِيْرًا حِيْنَ غَرْغَرَنِي

موت نے میری روح کو گلے میں اٹکنے کے بعد نکال لیا، میرے منہ کا پانی کڑوا ہو گیا جب میری روح میرے گلے کو آئی۔

وَغَمَّضُوْنِيْ وَرَاحَ الْكُلُّ وَانْصَرَفُوْا

بَعْدَ الْاِيَاسِ وَجَدُّوا فِي شِرَا الْكَفَنِ

میرے گھر والوں نے میری آنکھیں بند کر دیں سب روانہ ہوئے اور چلے گئے، مایوسی کے بعد انہوں نے میرا کفن خریدنے کی کوشش کی۔

وَقَامَ مَنْ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ فِي عَجَلٍ

نَحْوَ الْمُغَسِّلِ يَاْتِيْنِي يُغَسِّلُنِيْ

میرا سب سے پیارا جلدی جلدی غسل دینے والے کی طرف متوجہ ہوا تا کہ وہ اسے لے آئے اور وہ مجھے غسل دے۔

وَقَالَ يَاقَوْمُ نَبْغِيْ غَاسِلًا حَذِقًا

حُرًّا اَدِيْبًا اَرِيْبًا عَارِفًا فَطِنِي

اور اس نے کہا ہمیں ایسا غسل دینے والا چاہیئے جو غسل دینے کا ماہر ہو، آزاد، ادیب اور سمجھ دار ہو اور ذہین و فطین ہو۔

فَجَاءَ نِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَرَّدَنِيْ

مِنَ الثِّيَابِ وَاَعْرَانِيْ وَاَفْرَدَنِيْ

ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اس نے میرے کپڑے اتارے، اس نے مجھے بے لباس کر دیا اور مجھے میری ہر چیز سے الگ کر دیا۔

وَاَوْدَعُوْنِي عَلَى الْاَلْوَاحِ مُنْطَرِحًا

وَصَارَ فَوْقِي خَرِيْرُ الْمَاءِ يَنْظِفُنِيْ

میرے گھر والوں نے مجھے غسل دینے والے تختے پر یوں رکھا جیسے میں پھینکی ہوئی چیز ہوں۔ اور میرے اوپر پانی گرنے لگا جو مجھے صاف کرے گا۔

وَاَسْكَبَ الْمَاءَ مِنْ فَوْقِي وَغَسَّلَنِي

غَسْلًا ثَلَاثًا وَنَادَى الْقَوْمَ بِالْكَفَنِيْ

غسل دینے والوں نے میرے اوپر پانی ڈالا اور تین مرتبہ غسل دیا اور اس نے میرے گھر

والوں کو آواز دی کہ کفن لاؤ۔

وَاَلْبَسُوْنِی ثِیَابًا لَا کِمَامَ لَھَا

وَصَارَ زَادِیْ حَنُوْطِی حِیْنَ حَنَّطَنِی

انہوں نے مجھے ایسے کپڑے پہنائے جن کی کوئی آستین نہیں، اور جب انہوں نے مجھے میت والی خوشبو لگائی تو یہی خوشبو میرا سامان سفر ہوگئی۔

وَاَخْرَجُوْنِی مِنَ الدُّنْیَا فَوَا اَسَفَا

عَلٰی رَحِیْلٍ بِلَا زَادٍ یُبَلِّغُنِی

انہوں نے مجھے دنیا سے نکال دیا، ہائے افسوس ایسے سفر پر جو بغیر سامان سفر کے مجھے منزل پر پہنچانے والا ہے۔

وَحَمَّلُوْنِی عَلَی الْاَکْتَافِ اَرْبَعَۃٌ

مِنَ الرِّجَالِ وَخَلْفِی مَنْ یُّشَیِّعُنِی

مجھے چار آدمیوں نے کندھے پر اٹھایا اور ان کے پیچھے چند آدمی تھے جو مجھے الوداع کہہ رہے تھے۔

وَقَدَّمُوْنِی اِلَی الْمِحْرَابِ وَانْصَرَفُوْا

خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلّٰی ثُمَّ وَدَّعَنِی

انہوں نے مجھے جنازہ گاہ کے محراب میں آگے کر دیا پھر وہ امام کے پیچھے ہو لئے امام نے میری نماز جنازہ پڑھائی اور مجھے الوداع کہہ دیا۔

صَلَّوْا عَلَیَّ صَلَاۃً لَا رُکُوْعَ لَھَا

وَلَا سُجُوْدَ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْحَمُنِی

انہوں نے مجھ پر وہ نماز پڑھی جس کا کوئی رکوع ہے نہ کوئی سجدہ شاید اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم

فرمائے۔

وَانْزَلُوْنِیْ اِلٰی قَبْرِی عَلٰی مَهَلٍ
وَقَدَّمُوْا وَاحِدًا مِنْهُمْ يُلَحِّدُنِیْ

انہوں نے تھوڑی دیر بعد مجھے میری قبر میں اتار دیا، ان میں سے ایک آگے بڑھا اس نے لحد میں مجھے رکھ دیا۔

وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِي لِيَنْظُرَنِیْ
وَاسْبَلَ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنَيْهِ اَغْرَقَنِیْ

اور اس نے میرے چہرے سے کپڑا ہٹایا تا کہ وہ مجھے آخری بار دیکھ لے اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو بہائے جس نے مجھے غرق کر دیا۔

فَقَامَ مُحْتَرِمًا بِالْعَزْمِ مُشْتَمِلًا
وَصَفَّفَ اللَّبِنَ مِنْ فَوْقِی وَفَارَقَنِیْ

وہ حالت احترام میں عزم لے کر اٹھا اور اس نے میرے اوپر اینٹیں درست کر دیں اور مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

وَقَالَ هُلُّوْا عَلَيْهِ التُّرَابَ وَاغْتَنِمُوْا
حُسْنَ الثَّوَابِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْمِنَنِ

اور اس نے کہا اب اس پر مٹی ڈال دو اور اللہ رحمٰن احسان کرنے والے سے حسن ثواب غنیمت سمجھو۔

فِی ظُلْمَةِ الْقَبْرِ لَا اُمٌّ هُنَاكَ وَلَا
اَبٌ شَفِيْقٌ وَلَا اَخٌ يُؤَنِّسُنِیْ

قبر کی تاریکی میں وہاں نہ ماں ہے نہ مشفق باپ اور نہ کوئی بھائی جو مونس وغمخوار ہو۔

وَھَالَنِی صُوْرَةٌ فِی الْعَیْنِ اِذْ نَظَرَتْ

مِنْ ھَوْلِ مَطْلَعِ مَاقَدْ کَانَ اَدْھَشَنِیْ

اور ایک صورت نے مجھے پریشان کردیا جس وقت میں نے یہ صورت دیکھی اور اس اچانک آنے والے نے مجھے حیران کردیا۔

مِنْ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ مَا اَقُوْلُ لَھُمْ

قَدْ ھَالَنِی اَمْرُھُمْ جِدًّا فَاَفْزَعَنِی

منکر نکیر کو میں کیا جواب دوں ان کے معاملہ نے مجھے بہت پریشان کردیا ہے غم میں مبتلا کر دیا ہے۔

وَاَقْعَدُوْنِی وَجَدُّوا فِی سُؤَلِھِمْ

مَالِی سِوَاکَ اِلٰھِی مَنْ یُّخَلِّصُنِیْ

منکر نکیر نے مجھے بٹھادیا اور انہوں نے بڑی سختی سے سوالات کیے، اے میرے اللہ! تیرے علاوہ کون ہے جو مجھے ان سے چھڑا سکے۔

فَامْنُنْ عَلَیَّ بِعَفْوٍ مِنْکَ یَا اَمَلِی

فَاِنَّنِیْ مُوْثَقٌ بِالذَّنْبِ مُرْتَھَنِ

اپنے خاص عفو وکرم سے مجھ پر احسان کردے، اے میری ساری امیدوں کے مرکز! بے شک میں تو گناہوں میں جکڑا ہوں اور معصیتوں کا مرتہن ہوں۔

تَقَاسَمَ الْاَھْلُ مَالِی بَعْدَمَا انْصَرَفُوْا

وَصَارَ وِزْرِی عَلٰی ظَھْرِیْ فَاَثْقَلَنِیْ

مجھے قبر میں رکھنے کے بعد جب وہ گھر لوٹے تو میرے گھر والوں نے میرا مال آپس میں بانٹ لیا، اس مال کا بوجھ میری پشت پر رہ گیا جس نے مجھے بوجھل کردیا۔

وَاسْتَبْدَلَتْ زَوْجَتِي بَعْلًا لَهَا بَدَلِي

وَحَكَّمَتْهُ فِي الْاَمْوَالِ وَالسَّكَنِ

میرے بعد میری بیوی نے میرے بدلے کوئی اور خاوند کر لیا، اور اسے مال اور مکان میں حاکم بنالیا۔

وَصَيَّرَتِ ابْنِي عَبْدًا لِيَخْدِمَهُ

وَصَارَ مَالِي لَهُمْ حِلًّا بِلَا ثَمَنِ

اور میرا بیٹا میری بیوی کے شوہر کا غلام بن گیا تاکہ وہ اس کی خدمت کرے اور میرا مال ان کیلئے بغیر قیمت ادا کیے حلال ہوگیا۔

فَلَا تَغُرَّنَّكَ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا

وَانْظُرْ اِلَى فِعْلِهَا فِي الْاَهْلِ وَالْوَطَنِ

اے میرے بھائی! تجھے دنیا اور اس کی زینت دھوکہ میں نہ ڈال دے، اس کا برتاؤ دیکھ یہ اھل اور وطن والوں کے ساتھ کیا کرتی ہے۔

وَانْظُرْ اِلَى مَنْ حَوَى الدُّنْيَا بِاَجْمَعِهَا

هَلْ رَاحَ مِنْهَا بِغَيْرِ الْحَنْطِ وَالْكَفَنِ

دیکھا سے جس نے ساری دنیا سمیٹی ہوئی تھی کیا اسے کفن اور حنوط (میت کی خوشبو) کے بغیر کچھ ملا۔

خُذِ الْقَنَاعَةَ مِنْ دُنْيَاكَ وَارْضَ بِهَا

لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا اِلَّا رَاحَةُ الْبَدَنِ

اپنی دنیا میں قناعت اختیار کر اور اس پر راضی ہوجا، کاش اس میں تیرے بدن کو راحت ہی ملتی تو بھلا تھا۔

یَازَارِعَ الْخَیْرِ تَحْصُدُ بَعْدَہٗ ثَمَرًا

یَازَارِعَ الشَّرِّ مَوْقُوْفٌ عَلَی الْوَھَنِ

اے نیکی کا بیج بونے والے تو اس کے بعد اس کا ثمر و پھل حاصل کرے گا، اے برائی بیجنے والے! تیرا یہ عمل تیری کمزوری و بزدلی پر موقوف ہے۔

یَانَفْسُ کُفِّی عَنِ الْعِصْیَانِ وَاکْتَسِبِی

فِعْلًا جَمِیْلًا لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْحَمُنِیْ

اے میرے نفس! گناہوں سے رک جا اور نیک و صالح اعمال سرانجام دے لے ہوسکتا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔

یَانَفْسُ وَیْحَکِ تُوْبِی وَاعْمَلِی حَسَنًا

عَسٰی تُجْزَیْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ بِالْحَسَنِ

اے میرے نفس! تیرا ستیاناس ہو اب بھی وقت ہے توبہ کر لے اور اعمال صالحہ بجالا، وہ وقت دور نہیں تجھے تیرے اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

ثُمَّ الصَّلَاۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ سَیِّدِنَا

مَاوَضَّأَ الْبَرْقُ فِیْ شَامٍ وَفِیْ یَمَنِ

پھر درود پاک ہو سیدنا محمد المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جب تک شام اور یمن میں بجلی چمکتی رہے (یعنی قیامت تک)۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مُمْسِیْنَا وَمُصْبِحَنَا

بِالْخَیْرِ وَالْعَفْوِ وَالْاِحْسَانِ وَالْمِنَنِ

تمام حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کیلئے ہیں جو صبح و شام ہم پر خیر، عفو و درگزر، بھلائی اور احسانات فرمانے والا ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کا ارشاد گرامی

عَجَباً مِمَّنْ یَعْرِفُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ کَیْفَ یَفْرَحُ ؟

وَعَجَباً مِمَّنْ یَعْرِفُ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ ، کَیْفَ یَضْحَکُ ؟

وَعَجَبًا مِمَّنْ رَاٰیٰ تَقَلُّبَ الدُّنْیا بِاَھْلِھَا کَیْفَ یَطْمَئِنُّ اِلَیْھَا؟

وَعَجَباً مِمَّنْ یَعْلَمُ اَنَّ الْقَدْرَ حَقٌّ ، کَیْفَ یَنْصِبُ ؟[1]

تعجب ہے اس آدمی پر جو جانتا ہے کہ موت حق ہے پھر کیسے خوش گپیوں میں وقت گزار رہا ہے؟ تعجب ہے اس آدمی پر جو جانتا ہے کہ نار جہنم حق ہے کیسے قہقہے لگا رہا ہے؟

تعجب ہے اس آدمی پر جو دیکھتا ہے کہ دنیا اپنے چاہنے والوں سے کیسا برتاؤ کرتی ہے۔ پھر اسے حاصل کر کے کیسے مطمئن ہو رہا ہے؟

تعجب ہے اس آدمی کیلئے جسے علم ہے کہ تقدیر حق ہے پھر کیسے وہ نئے نئے کاموں کیلئے کمر بستہ ہو رہا ہے؟

(۱) ابن الحسن من حقولاہ　　۱-۲۰
مکاشفۃ القلوب ۱۵۷

واعظ اکبر حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا تَكُنْ مِمَّنْ يُفْضِحُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ مِيْرَاثُهُ وَيَوْمَ حَشْرِهِ مِيْزَانُهُ۔ [1]

ترجمہ:

ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کی موت کے دن ان کی میراث انہیں رسوا کرے اور ان کے حشر کے دن ان کی میزان انہیں رسوا کرے۔

-☆-

(۱) ابن ابی الدنیا من عمل اللہ　۲۲
التذکرہ للقرطبی　۱۰۲

قبور کے نزدیک گھر

عَنْ عَمَّارِبْنِ مَهْرَانَ العولي قَالَ : قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ:
مَا اَعْجَبُ اِلَيَّ مَنْزِلُکَ ، قُلْتُ : وَمَا يُعْجِبُکَ مِنْ مَنْزِلِيْ ، وَهُوَ مَنْزِلُ الْقُبُوْرِ
قَالَ : وَمَا عَلَيْکَ ، يُقِلُّوْنَ الْاَذٰى ، وَيُذَكِّرُوْنَكَ الْاٰخِرَةَ.[1]

ترجمہ:

عمارہ بن مہران العولی کہتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
مجھے تیرا یہ مکان بڑا پسند ہے۔میں نے عرض کی:
میرے مکان کی کونسی چیز آپ کو پسند ہے وہ قبروں کے پاس ہے؟
آپ نے ارشاد فرمایا:
اس سے تجھے کیا تکلیف ہے وہ اذیت کم دیتے ہیں اور تجھے آخرت یاد دلاتے ہیں۔

-☆-

(۱) کتاب القبور ۱۲۵،۱۲۹
قال المحقق اسنادہ صحیح

سوچ سوچ میں فرق ہوا کرتا ہے کسی کی سوچ اس دنیا کے ظاہر تک رہتی ہے ۔دنیا کی زیب وزینت میں کھو جاتا ہے ۔اس کے دل و دماغ پر دنیا اور متاع دنیا کی محبت ہوتی ہے ۔لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی سوچ کا دائرہ دنیا سے ورے عالم آخرت تک جاتا ہے جو سوچتے ہیں تو قبر کی راحت سوچتے ہیں ۔جنہیں فکر ہے تو قبر کے سکون کی فکر ہے ۔جو دنیا اور دنیا داروں کو راضی نہیں کرتے بلکہ دنیا کے خالق و مالک کو راضی کرنے کی سعی کرتے ہیں اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ کائنات کا فرمانروائے مطلق اللہ جل جلالہ راضی ہو جائے ۔

حضرت خواجہ محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ کس قدر عمدہ ہے ۔ان کی سوچ رحمت الٰہی کے انوار سے ڈھلی ہوئی ہے ۔اس پر دنیا کی گرد کا نام ونشان تک نہیں ہے ۔

وہ اس گھر کو پسند کر رہے ہیں جو قبرستان سے متصل ہے ۔انہیں وہ رہائش گاہ بڑی عمدہ معلوم ہو رہی ہے جس کی کھڑکی قبروں کی طرف کھلتی ہے ۔مالک مکان آخر بول اٹھتا ہے:

حضور! میرے گھر کی کونسی چیز آپ کو پسند ہے یہ تو قبرستان کے ملحق ہے ۔آپ فرماتے ہیں:

اگر تیرا گھر قبرستان سے متصل ہے تو تجھے اس کا کیا نقصان ہے ۔یہ قبریں اور ان قبروں میں رہنے والے تجھے بہت کم اذیت دیتے ہیں اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ یہ تجھے تیری آخرت یاد دلاتے رہتے ہیں ۔

کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ قبرستان سے متصل گھر کوئی اچھا گھر نہیں ہے ۔یہ منظر دل کو بھاتا نہیں ،دل کو تو وہ منظر بڑا پیارا لگتا ہے جہاں ہریالی ہو ،باغات ہوں ،اور ان کی مہک دل وجان کو معطر کر رہی ہو ،فوارے اور آبشاروں کا گرتا پانی راحت بخش ہو ۔

ٹھیک ہے ایک قبرستان میں یہ چیزیں بظاہر نہیں ہیں لیکن اس دنیا میں جہاں ہنگامہ دنیا ہوگا وہاں خدا سے غافل کرنے والی چیزیں بھی بے شمار ہوں گی ۔وہاں جھوٹ ہوگا خیانت ہوگی ۔عزت ونفس کے سودے ہوں گے ،طعنہ زنی ہوگی ،ظلم وستم کا بازار ہوگا ،اور خودغرضی اور نفس پرستی عام ہوگی ۔

کیا یہ تمام برائیاں کم اذیت ناک ہیں؟ یہ برائیاں انسانیت کے ماتھے پر بدنما داغ ہیں۔ انہی سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے۔لیکن قبرستان ان برائیوں سے یکسر خالی ہے۔ہاں وہاں ظاہری نظر کو سکون نہیں ملتا لیکن دل کی نظر کو سکون ملتا ہے۔وہاں نظر کرنے سے دنیا کی بے ثباتی عیاں ہوتی ہے۔انسان کی بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور اللہ وحدہ لاشریک کی حاکمیت اعلیٰ کا اظہار ہوتا ہے۔یہ چیزیں ایک مومن کے ایمان کیلئے وجہ تسکین ہیں۔

قبرستان کی طرف نظر کرنے سے آخرت یاد آتی ہے۔انسان کے دل و دماغ میں یہ چیز سرایت کر جاتی ہے کہ ایک دن اسے بھی منوں مٹی کے نیچے جانا ہے۔ایک دن انکی طرح تہہ خاک ہوگا جہاں ہو کا عالم ہے۔پھر علیم وخبیر اللہ کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔جب یہ چیز دل و دماغ پر چھا جاتی ہے تو نیکی سے رغبت ہوتی ہے اور گناہ سے نفرت ہوتی ہے۔یاد رہے کہ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہے اور بندہ کی نجات کا ذریعہ ہے۔

حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانِ ، قَالَ : كَانَ لِبِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ غُرْفَةٌ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَهَا وَفَتَحَ بَابَهَا اِلَى الْجُبَّانِ يَنْظُرُ اِلَى الْقُبُوْرِ. [1]

حضرت بشر بن منصور سلیمی کا ایک بالاخانہ تھا جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اس میں داخل ہو جاتے اور اسکے قبرستان کی طرف والا دروازہ کھول دیتے وہاں موجود قبروں کو دیکھتے۔

-☆-

یہ عابد وزاہد کس لئے روزانہ قبروں کو دیکھتے؟ جواب واضح ہے کہ وہ انہیں دیکھ کر اپنی قبر یاد رکھتے تھے گویا وہ اپنے نفس سے کہتے نیکی کرلو،اپنے رب کو راضی کرلو ایک دن تمہیں بھی وہاں جانا ہے۔یہی قبر کی یاد انسان کو زاہد بنا دیتی ہے اور اس کے دل میں عبادت کا ذوق وشوق پیدا کر دیتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ مہربانی فرماتا ہے تو اس کی شقاوت کو سعادت میں بدل دیتا ہے۔

(۱) القبور لابن ابی الدنیا ۹۶
قال المحقق: صحیح

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قبرستان کے پڑوس میں قیام فرمانا

عَنْ اَبِی اُسَامَةَ اَنَّهُ قَالَ :

قِیْلَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ مَا شَأْنُکَ جَاوَرْتَ الْمَقْبَرَةَ ،قَالَ :

اِنِّیْ اَجِدُهُمْ جِیْرَانَ صِدْقٍ،یَکُفُّوْنَ السَّیِّئَةَ،وَ یُذَکِّرُوْنَ الْآخِرَةَ ۔[1]

ترجمہ:

ابو اسامہ کہتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- سے عرض کی گئی، آپ قبرستان کے قریب کیوں رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

میں ان (قبروں میں رہنے والوں) کو بہتر پڑوسی پاتا ہوں یہ برائی نہیں کرتے اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

(۱) اخرجه البیہقی فی ((الشعب)) ۷-۲۰

کتاب القبور (محقق) ۲۱۲،۲۷

حبیب گنج الدین وہب، الجزء الرابع رقم الحدیث ۲۸۸۸

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا
قبور کے پاس بیٹھنا کیونکہ
اصحاب قبور آخرت یاد دلاتے ہیں اور
جانے کے بعد غیبت نہیں کرتے

كَانَ اَبُوالدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْعُدُ اِلَى الْقُبُوْرِ ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالَ:

اَجْلِسُ اِلٰى قَوْمٍ يُذَكِّرُوْنِيْ مَعَادِيْ ، وَاِنْ قُمْتُ لَمْ يَغْتَابُوْنِيْ.

ترجمہ:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ قبروں کے پاس بیٹھا کرتے تھے آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں جو مجھے میری آخرت یاد دلاتی ہے۔ اور جب میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں تو میرے جانے کے بعد میری غیبت نہیں کرتی۔

-☆-

المجالسة ٢٠٠

ابوحمزۃ الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جو خوش نصیب موت کو یاد رکھتا ہے

ہر باقی سے محبت ہو جاتی ہے اور

ہر فانی سے نفرت ہو جاتی ہے

قَالَ اَبُوْ حَمْزَۃَ الْخَرَاسَانِی:

مَنِ اسْتَشْعَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ اَیْ : اِتَّخَذَہٗ شِعَاراً - حُبِّبَ اِلَیْہِ کُلُّ بَاقٍ ، وَبُغِّضَ اِلَیْہِ کُلُّ فَانٍ۔

ترجمہ:

ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو موت کے ذکر کو اپنا شعار (اوڑھنا بچھونا) بنالیتا ہے تو وہ ہر باقی چیز سے محبت کرتا ہے اور ہر فانی چیز سے نفرت (بغض) کرتا ہے۔

-☆-

تَذَكُّرُ الْمَوْتِ يَغْرِسُ فِي الْمُؤْمِنِ شَجَرَةَ الْإِخْلَاصِ ، ثَمَرَتُهَا الْعَمَلُ ، فَالْأَيَّامُ تُطْوٰى وَالْمَرَاحِلُ تُقْطٰى ، فَمَنْ جَعَلَ هٰذَا حَادِيَهُ شَمَّرَ وَفَزِعَ وَجَعَلَ مَطِيَّتَهُ تَسِيْرُ بِهٖ إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ [1]

ترجمہ:

موت کی یاد مومن میں اخلاص کا درخت پیوست کر دیتی ہے جس کا پھل اعمال صالحہ کی صورت میں نکلتا ہے۔دن لپیٹے جا رہے ہیں اور منزلیں سمیٹی جا رہی ہیں۔

پس جس نے موت کی یاد کو حدی خواں بنالیا وہ اعمال صالحہ کیلئے کمر بستہ ہو گیا اور گھبراہٹ میں بھی مبتلا ہو گیا اور اس نے اپنی سواری کو بنایا کہ وہ اسے اس جنت کی طرف لیے جا رہی ہے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

-☆-

(۱) ابن الجوزی مسن حواله ۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
کا ارشادِ گرامی
موت کو دل سے قریب سمجھنے والا
اتنا قناعت والا بن جاتا ہے کہ
اپنی حقیر دولت کو بھی زیادہ سمجھتا ہے

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

مَنْ قَرَّبَ الْمَوْتَ مِنْ قَلْبِهٖ اسْتَكْثَرَ مَافِيْ يَدَيْهِ ۔[1]

ترجمہ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

موت جس کے دل سے قریب ہو تو جو کچھ اس ہاتھوں میں ہے وہ اسے بھی زیادہ سمجھتا ہے۔

-☆-

(۱) ابن ابی الدنیا قصر الامل　　۲۹

شرح الصدور　　۲۱

حضرت یزید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت

اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے

تیرے مرنے کے بعد

کون تیرے لئے نمازیں پڑھے گا

کون تیرے لئے روزے رکھے گا

کون تیرے لئے اللہ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرے گا اور

کون تیرے لئے دعائیں مانگے گا

كَانَ يَزِيْدُ الرَّقَاشِي يُخَاطِبُ نَفْسَهُ فَيَقُوْلُ :

اِبْكِ يَا يَزِيْدُ عَلٰى نَفْسِكَ قَبْلَ حِيْنَ الْبُكَاءِ

يَايَزِيْدُ ! مَنْ يُصَلِّيْ لَكَ بَعْدَكَ اَوْ مَنْ يَصُوْمُ ؟ يَا يَزِيْدُ مَنْ يَضْرُعُ لَكَ اِلٰى رَبِّكَ بَعْدَكَ ؟ وَمَنْ يَدْعُوْ؟[1]

(۱) ابن محسن من عقلاء ۳۸

صفۃ الصفوۃ ۳-۲۹۰

ترجمہ:

حضرت یزید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس سے مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے:

اے رقاشی! اپنے کیے ہوئے گناہوں پر رو لے رونے کے وقت سے پہلے۔

اے رقاشی! کون تیرے بعد تیرے لئے نمازیں پڑھے گا یا کون روزے رکھے گا؟

اے رقاشی! کون تیرے لئے تیرے بعد تیرے رب کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرے گا اور کون تیرے لئے دعائیں مانگے گا۔

-☆-

حضرت بلال بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ
انسان فنا کیلئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ
وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتا ہے

كَانَ بِلَالُ بْنُ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ فِيْ وَعْظِهٖ :

يَا اَهْلَ الْخُلُوْدِ وَيَا اَهْلَ الْبَقَاءِ .....اِنَّكُمْ لَمْ تُخْلَقُوْا لِلْفَنَاءِ ، وَاِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْخُلُوْدِ وَالْاَبَدِ وَاِنَّكُمْ تُنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ [1]

حضرت بلال بن سعید اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے:

اے اہل خلود　　اے ہمیشہ رہنے والو!

اے اہل بقاء　　اے باقی رہنے والو!

تمہیں فنا کیلئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ تمہیں ہمیشہ اور ابد تک رہنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہونا ہے۔

(۱) ابن نجی من حولا　۲۹

شرح الصدور　۲۱

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
دنیا چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کوشش کر لے
اپنے اصلی گھر-قبر-میں منتقل ہونے سے پہلے
اسے آباد کر لے

یَحیٰ بْنُ مَعَاذِ الْوَاعِظُ الْمذَکَّارُ الرَّازِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

اُتْرُکِ الْدُّنْیَا قَبْلَ اَنْ تَتْرُکَکَ ، وَاجْتَهِدْ فِیْ مَرْضَاةِ رَبِّکَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰی قَبْلَ لِقَائِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ ، وَاعْمُرْ بَیْتَکَ الَّذِیْ تَسْکُنُهُ قَبْلَ انْتِقَالِکَ اِلَیْهِ یَعْنِی : الْقَبْرَ .

ترجمہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ الواعظ الذکار الرازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دنیا کو چھوڑ دے اس سے پہلے کہ وہ تجھے چھوڑ دے اور اپنے رب کی رضا جوئی میں محنت و مشقت کر اس سے پہلے کہ تو اس سے ملے۔ اور اپنے گھر-قبر کو-جہاں تو نے رہنا ہے وہاں منتقل ہونے سے پہلے آباد کر لے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نصیحت سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

اُتْرُكِ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَتْرُكَكَ

دنیا کو چھوڑ دے اس سے پہلے کہ دنیا تجھے چھوڑ دے

دنیا نے ایک دن چھوڑ ہی جانا ہے انسان ہزار کوشش کرے کہ اسے اس دنیا میں دوام نصیب ہو یہ ناممکن ہے۔ یہ دنیا مفارقت کے داغ سے داغدار ہے۔ اس بے وفا سے دل لگانا کہاں کی دانش مندی ہے۔

اے انسان! اے فرزند آدم!

تو اس دنیا کو چاہے جتنا بھی آباد کرے یہ تجھے یہاں نہیں رہنے دے گی۔ ہزار باغات لگا لے، صحراؤں کو مرغزاروں میں بدل دے، بے آب وگیاہ وادیوں میں نہریں جاری کر کے انہیں حسین وجمیل باغات بنا دے، شہروں کے شہر آباد کر لے، اونچے اونچے محلات تعمیر کر لے، ان محلات میں ایسے ایسے فانوس نصب کر لے جو دیکھنے والے کو ورطہ حیرت میں ڈال دیں، ان محلات کے گرد ایسے فواروں سے آراستہ باغات لگا لے کہ اسے دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک اور بدن کو راحت ملے، غرضیکہ اپنی جوانی کے قیمتی لمحات اس دنیا کی خدمت میں لگا دے، اپنا بڑھاپا اس پر نذر کر دے، اتنا کچھ کرنے کے باوجود اگر یہ سمجھے کہ یہ دنیا تجھے داغ مفارقت نہیں دے گی تو تیری نادانی ہے بلکہ یہ دنیا تجھے وقت مقررہ سے ایک دن بھی زیادہ رہنے نہیں دے گی۔

جو اتنی بے وفا ہو اس پر قیمتی متاع نچھاور کرنے کا فائدہ۔ آیئے اسے نہیں بلکہ دار آخرت کو آباد کریں۔ اس دائمی و ابدی زندگی کو سنوارنے کی کوشش کریں جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ جہاں فنا نہیں، جہاں بڑھاپا نہیں، جہاں بوسیدگی نہیں، جہاں اکتاہٹ نہیں اور جہاں موت نہیں۔

یہ انعامات تب ہی ملیں گے جب دل سے دنیا کی محبت نکال لیں گے۔ اس کی جگہ دنیا کے

خالق ومالک کی محبت کا بسیرہ ہو اور اس رب کریم کی یاد دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ ہو۔

وَاجْتَهِدْ فِيْ مَرْضَاةِ رَبِّكَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَبْلَ لِقَاءِهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور خوشی حاصل کرنے کی کوشش کیجئے اس ذات عز وجل سے ملاقات سے پہلے۔اہل ایمان کی اللہ وحدہ لاشریک سے ملاقات ہوگی اس ملاقات سے پہلے اسے راضی کرلیں، اسے خوش کرلیں اور ایسے امور سرانجام دیں جس سے ہمارا خالق و مالک ناراض نہ ہو بلکہ وہ ہم سے راضی ہو جائے۔یاد رکھئے اللہ تعالیٰ کا راضی ہو جانا سب سے بڑا انعام اور سب سے بڑی دولت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پانچوں وقت سر بندگی جھکایا جائے اس سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔کلمہ طیبہ کا ورد حرز جاں بنایا جائے، سبحان اللہ وبحمدہ کے ترانے گائے جائیں، لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی مے سے شاد کام ہوا جائے، الحمدللہ اور اللہ اکبر کی شرینی سے اپنی روح کو مٹھاس پہنچائی جائے، سجدہ ریزی سے اس کا قرب حاصل کیا جائے، غربا و مساکین کے سروں پر دست شفقت رکھا جائے بلکہ ہر نیکی وخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ان امور کے سرانجام دینے سے قوی امید ہے کہ جب اس ذات وحدہ لاشریک سے ملاقات ہوگی وہ راضی ہوگا اور جب وہ راضی ہوگا تو پھر انسان کو کوئی غم کوئی دکھ اور کوئی تکلیف نہ ہوگی۔بلکہ جنت، جنت کے انعامات اسکا استقبال کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔

وَاعْمُرْ بَيْتَكَ الَّذِيْ تَسْكُنُهُ قَبْلَ انْتِقَالِكَ اِلَيْهِ يَعْنِي الْقَبْرَ

اپنے اس گھر-قبر-کو اس میں منتقل ہونے سے پہلے آباد کر لیجئے۔

قبر وہ جگہ ہے جس کے تصور سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔وہ منظر ہی بڑا ہولناک ہے جب عزیز و اقارب اپنے ہاتھوں سے زمین کھود کر اوپر منوں مٹی ڈال کر آ جائیں گے۔اس عالم تنہائی میں اس عالم وحشت میں پرسان حال کون ہوگا۔اگر بے خیالی ہی میں زندگی گزر گئی اور قبر کیلئے کوئی تیاری نہ ہوئی تو وہاں ان ہیبت ناک فرشتوں کا

سامنا کیسے ہوگا۔پھر وہاں کے عذاب سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔

عقل منداوردانا وہی ہے جو آج اس فانی دنیا میں رہتے ہوئے اپنی قبر کی فکر کرتا ہے۔اسے آباد کرنے کی سعی کرتا ہے وہاں کی ظلمت ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اپنے رحیم وکریم اللہ سے دست بدعا ہوتا ہے۔اس کے لطف وکرم کا طالب ہوتا ہے۔اسی ذات حق سے نیک وصالح اعمال کی توفیق مانگتا ہے۔اسی سے خاتمہ بالایمان کی درخواست کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے لولگانے والا،ہر لمحہ ہر گھڑی اسی کو یاد کرنے والا،اس کی نافرمانیوں سے بچنے والا ،گناہوں کے داغ سے اپنی چادرایمان کوسلامت رکھنے والا،نیک اعمال سے اپنے قلب وروح کوتر وتازہ رکھنے والا،اسی خالق ومالک کے حضور سر جھکا کر آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے والا،دنیااورمتاع دنیا کی محبت دل سے نکالنے والااوراسکی جگہ دنیا کے خالق ومالک کی محبت وچاہت کو بسانے والاانشاءاللہ قبر کو سراپا راحت وسکون پائے گا۔اسے وہاں وہ چین نصیب ہوگا جوشاید ماں کی گود میں بھی نہ ہو۔

اے اللہ!اے خالق ومالک!

محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں فکر آخرت عطا فرما۔ہمیں اپنی قبریں یاد رکھنے کی سعادت بخش دےاور ہمارے جانے سے پہلے ہماری قبریں اپنی رحمت سے سراپااطمینان وسکون بنا۔

-☆-

منازل آخرت کی پہلی منزل-قبر

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۶۴
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد۳	صفحہ۳۹۱
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۸۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۲	صفحہ۵۴۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۷)	جلد۴	صفحہ۵۴۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قبر آخرت کی منازل میں پہلی منزل ہے اگر انسان اس قبر کے عذاب سے نجات پا گیا تو اس کے بعد، آخرت میں، زیادہ آسانی ہے اور اگر وہ قبر میں نجات نہ پا سکا تو اس کے بعد، آخرت میں زیادہ عذاب ہے۔

-☆-

المستدرک　رقم الحدیث (۱۳۷۳)　جلد۲　صفحہ۵۲۹
مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۴۵۴)　جلد۱　صفحہ۳۶۰
قال احمد محمد شاکر　اسنادہ صحیح

امیرالمؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو بہت زیادہ روتے
یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ، بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ:

تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَلَا تَبْكِيْ، وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَاِنْ نَجٰى مِنْهَا فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَارَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۴
قال المحقق	حذا حدیث حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی، عرض کیا گیا:

آپ جنت اور آگ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اس-ذکرِ قبر-سے روتے ہیں تو ارشاد فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے، اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں۔ اور اگر اس سے ہی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں۔ آپ نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ میں نے کوئی منظر نہ دیکھا مگر قبر اس سے زیادہ وحشت ناک ہے۔''

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد۳	صفحہ۳۹۱
قال الالبانی	حذا حدیث حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۱۳۷۳)	جلد۲	صفحہ۵۲۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۶۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی	حذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۷)	جلد۴	صفحہ۵۴۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۸۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	حذا حدیث حسن		

موت کو زیادہ یاد کرنے والا اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے زیادہ تیاری کرنے والا ہی حقیقی عقلمند اور دور اندیش ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ثُمَّ قَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ! اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، قَالَ : فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْيَسُ ؟ قَالَ:

اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَاَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اِسْتِعْدَادًا ، اُوْلَائِكَ الْاَكْيَاسُ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۵۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۶۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۶۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۷۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ایک انصاری صحابی آئے اور سلام عرض کیا پھر کہنے لگے:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مومنوں میں سے افضل کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ انصاری نے عرض کیا: مومنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مومنین سے موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے بعد آنے والے وقت کی احسن طریقے سے تیاری کرتا ہے وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے۔

-☆-

عقل مند وہی ہے جو اپنے نفع اور نقصان کا خیال رکھتا ہے اور اپنی متاع حیات کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والا ایسا دانا و بینا ہے کہ وہ فانی سے روگرداں ہو کر باقی کا فریفتہ ہو جاتا ہے۔ اور جو امور اس کی آخرت کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہوں انہیں ترک کر دیتا ہے۔ اور جن امور سے آخرت میں سرخروئی ہو اور اللہ الباقی راضی ہو وہ ان کا والا و شیفتہ ہوا کرتا ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اپنا نفع و نقصان پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور موت کی یاد کی سعادت بخشے کیونکہ اس سے دائمی نقصان سے بچنا اور ابدی انعامات سے سرفراز ہونا انسان کا مقدر ٹھہرتا ہے۔

-☆-

الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۴۸۸۶)　جلد ۴　صفحہ ۱۳۵
قال المحقق　ھذا حدیث حسن
صحیح الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۳۳۳۵)　جلد ۳　صفحہ ۳۰۳
قال الالبانی　ھذا حدیث حسن

موت کو زیادہ یاد کرنے والے اور
اس کے لئے زیادہ تیاری کرنے والے
دنیا کی عزت وشرف اور آخرت کی کرامت لے گئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

أَتَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَاشِرَ عَشْرَةٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَكْيَسُ النَّاسِ وَأَحْزَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ :

أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ ، وَأَكْثَرُهُمْ اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ ، أُولَائِكَ الْأَكْيَاسُ ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ.

سنن ابن ماجہ مختصراً	رقم الحدیث (۴۲۵۹)	جلد۴	صفحہ۵۳۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۶۷۱)	جلد۳	صفحہ۳۰۷
المعدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۶۲۳)	جلد۸	صفحہ۳۰۷۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۸۸۶)	جلد۴	صفحہ۱۳۵
قال المحقق	حذا الحدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ:

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں، مسجد نبوی میں موجود اس صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں دسواں تھا، حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا تو عرض کی:

یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- لوگوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند اور دور اندیش محتاط کون ہے؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے موت کو کثرت سے یاد کرنے والا اور موت کے لئے سب سے زیادہ تیاری کرنے والا، یہی وہ عقلمند ہیں جو دنیا کی عزت و شرف اور آخرت کی کرامت لے گئے۔

-☆-

صاحب عقل و بصیرت وہی ہے جو اس فانی پر فریفتہ ہوا نہیں کرتا بلکہ باقی کا طلبگار رہا کرتا ہے۔ اسکی نظر میں ہر لحظہ موت رہتی ہے اور اسے معلوم ہے کہ ایک دن اس نے قبر میں جانا ہے۔ وہ قبر کی تیاری میں مگن رہتا ہے۔ صبح و شام دن رات وہ قبر ہی کی فکر میں رہتا ہے۔ اپنی کتاب زندگی کو نیکیوں سے آراستہ کرتا ہے اور ہر لمحہ ہر گھڑی خالق و مالک جل جلالہ کو راضی رکھنے کی سعی کرتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۳۳۵) جلد ۳ صفحہ ۳۰۳

قال الالبانی حذا حدیث حسن

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
عقل مند آدمی کو موت کے بارے میں غور وفکر کرنا چاہیے اور
اسی کو یاد رکھنا چاہیے اور موت ہی کی وجہ سے تیاری کرنی چاہیے

اَمَّابَعْدُ ! فَجَدِيْرٌ بِمَنِ الْمَوْتُ مَصْرَعُهُ ، وَالتُّرَابُ مَضْجَعُهُ ، وَالدُّوْدُ اَنِيْسُهُ ، وَمُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ جَلِيْسُهُ ، وَالْقَبْرُ مَقَرُّهُ وَبَطْنُ الْاَرْضِ مُسْتَقَرُّهُ وَالْقِيَامَةُ مَوْعِدُهُ وَالْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ مَوْرِدُهُ اَنْ لَا يَكُوْنَ لَهُ فِكْرٌ اِلَّا فِي الْمَوْتِ وَلَا ذِكْرٌ اِلَّا لَهُ وَلَا اسْتِعْدَادٌ اِلَّا لِاَجْلِهِ ۔[1]

ترجمہ:

امابعد:

جس آدمی کیلئے موت اسکا مصرع ہو، مٹی جس کی خواب گاہ ہو، حشرات الارض جس کے انیس ہوں، منکر نکیر جس کے ہم نشین ہوں، قبر جس کی قرارگاہ ہو، زمین کا باطن جس کا مستقر ہو، قیامت جس کا یوم وعدہ ہو اور جنت یا نار جہنم جس کا ٹھکانا ہو ایسے آدمی کیلئے مناسب یہ ہے کہ اسکا غور وفکر موت کے بارے میں ہو اور اس کا ذکر بھی موت کیلئے ہو اور اس کی تمام تیاری بھی موت کیلئے ہو۔

(1) احیاء العلوم ۴-۴۸۸

آخرت کا طلبگار
دنیا کی زیب وزینت ترک کردیتا ہے
اور حقیقی حیادار ہوتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ ، قُلْنَا : یَانَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ : لَیْسَ ذَاکَ وَلٰکِنِ الْاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ ، وَمَا وَعٰی ، وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ ، وَمَاحَوٰی وَتَتَذَکَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی ، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَکَ زِیْنَةَ الدُّنْیَافَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ فَقَدِ اسْتَحٰی ، یَعْنِیْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۹
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۹۲۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۱۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۱۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۷

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں الحمد للہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایسے نہیں لیکن جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔وہ یہ کہ تم حفاظت کرو،سر کی اور جو کچھ سر میں ہے (یعنی آنکھ،کان اور زبان وغیرہ کی)۔اور پھر پیٹ کی حفاظت کرو(کہ اس میں کوئی حرام چیز نہ جائے)۔اور ان چیزوں کی حفاظت کرو جو پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں (یعنی شرم گاہ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ)۔

اور یاد کرو موت کو (قبر میں) ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو،اور جو شخص آخرت کی زندگی کا خواہشمند ہو اسے چاہئے کہ دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے۔جس شخص نے یہ سارے کام کئے اس نے گویا اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کی جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۰۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۶۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۶

سب سے زیادہ بلیغ نصیحت
قبرستان کی طرف دیکھنا

حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ اَظُنُّهُ ابْنَ بَشَّارٍ قَالَ :

قِیْلَ لِبَعْضِ حُکَمَاءِ الْعَرَبِ : مَا اَبْلَغُ الْعِظَاتِ؟ قَالَ :

اَلنَّظَرُ اِلٰی مَحَلَّةِ الْاَمْوَاتِ ۔[1]

ترجمہ،

ابراہیم بن بشار نے بیان فرمایا:

عرب کے کسی دانا سے کہا گیا سب سے بلیغ نصیحت کون سی ہے؟

انہوں نے جوابا کہا محل الاموات، قبرستان کی طرف دیکھنا۔

-☆-

(۱) اخرجہ البیہقی فی ((الشعب)) ۷-۱۹

کتاب القبور (محقق) ۲۱۳۳

قَالَ شَمْلَةُ بْنُ هَزَالٍ:

سَمِعْتُ الْحَسَنَ فِيْ جَنَازَةٍ فِيْهَا الْفَرَزْدَقُ وَالْقَوْمُ حَافِّيْنَ بِالْقَبْرِ يَتَذَاكَرُوْنَ الْمَوْتَ ، فَقَالَ الْحَسَنُ:

يَا اَبَا فِرَاسٍ ! مَا اَعْدَدْتَ لِذٰلِكَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ:

شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً ، فَقَالَ الْحَسَنُ:

اُثْبُتْ عَلَيْهَا وَاَبْشِرْ ۔ [1]

شملہ بن ہزال کہتے ہیں میں نے سنا:

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ ایک جنازہ میں تھے اور اس جنازہ میں فرزدق شاعر بھی تھا لوگوں نے قبر کو گھیرا ہوا تھا اور وہ موت کو یاد کر رہے تھے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے ابو فراس! اس دن کیلئے تو نے کیا تیار کیا ہے؟ اس نے کہا:

اسی سال لا الہ الا اللہ کی گواہی۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تمہیں مبارک ہو اسی پر استقامت اختیار کرنا۔

-☆-

(۱) کتاب القبور ۱۰۷
قال المحقق حسن بشواہدہ

انسان عجیب ہے
مال کم ہو جائے تو غمگین ہو جاتا ہے
عمر کم ہو رہی ہے اسے کوئی غم ہی نہیں

وَيَقُوْلُ :

عَجِبْتُ مِمَّنْ يَحْزَنُ عَلَى نُقْصَانِ مَالِهِ كَيْفَ لَايَحْزَنُ عَلَى نُقْصَانِ عُمْرِهِ.

ترجمہ،

اور فرمایا کرتے:

تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مالی نقصان پر تو غمگین ہوتا ہے لیکن اپنی عمر کے نقصان پر (کہ وہ ہر لمحہ کم ہو رہی ہے) غمگین نہیں ہوتا۔

-☆-

عَنْ بَعْضِ الْحُكَمَآءِ :

يَسْتَقْبِلُ ابْنَ آدَمَ أَرْبَعُ نُهَبَاتٍ :

يَنْتَهِبُ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوْحَهُ ، وَيَنْتَهِبُ الْوَرَثَةُ مَالَهُ،

وَيَنْتَهِبُ الدُّوْدُ جِسْمَهُ ، وَيَنْتَهِبُ الْخُصَمَآءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِرْضَهُ اَیْ عَمَلَهُ.

ترجمہ،

کسی دانا کا قول ہے: کہ فرزند آدم چاروں اطراف سے لوٹا جاتا ہے (اور اس غارت گری کا خیر مقدم یہ خود کرتا ہے):

حضرت ملک الموت علیہ السلام (خدا کے حکم سے) اس کی روح کو لوٹ لیتے ہیں۔ اور ورثاء اس کے مرتے ہی اس کا مال واسباب لوٹ لیتے ہیں۔ اور قبر میں اس کی نعش کو کیڑے مکوڑے لوٹ لیتے ہیں۔

اور جن کا حق اس نے تلف کیا ہوگا وہ لوگ قیامت کے دن اس کے اعمال اپنے حقوق کے معاوضے میں لوٹ لیں گے اور یہ شخص انہیں تکتا رہ جائے گا۔

-☆-

عالم برزخ ۱۷۱،۳۳۸

جو موت کو کثرت سے یاد نہیں کرتا وہ اعلیٰ درجات پر نہیں پہنچ سکتا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — فَجَعَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — یُثْنُوْنَ عَلَیْهِ، وَیَذْکُرُوْنَ مِنْ عِبَادَتِهٖ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — سَاکِتٌ، فَلَمَّا سَکَتُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ —:

هَلْ کَانَ یُکْثِرُ ذِکْرَ الْمَوْتِ؟، قَالُوْا: لَا، قَالَ:

فَهَلْ کَانَ یَدَعُ کَثِیْرًا مِمَّا یَشْتَهِیْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ:

مَا بَلَغَ صَاحِبُکُمْ کَثِیْرًا مِمَّا تَذْهَبُوْنَ اِلَیْهِ.

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۲۰۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۸۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحدیث

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ اصحاب رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعریفیں شروع کر دیں اور اس کی کثرت عبادت کا ذکر کرنے لگے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی سے سنتے رہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش ہوئے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا یہ آدمی موت کا کثرت سے ذکر کیا کرتا تھا؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ پھر فرمایا:

کیا یہ آدمی اپنی خواہشات نفس کو ترک کیا کرتا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جن درجات کا تم ذکر کر رہے ہو تمہارا یہ ساتھی ان میں سے اکثر تک نہیں پہنچا۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ فَقَالَ:

كَيْفَ ذِكْرُ صَاحِبِكُمْ لِلْمَوْتِ ؟ قَالُوْا : مَا نَسْمَعُهُ يَذْكُرُهُ، قَالَ:

لَيْسَ صَاحِبُكُمْ هُنَاكَ.

ترجمة الحدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کی عبادت اور ریاضت کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۸۳۰۷) جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۳
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۸۸۸) جلد ۴ صفحہ ۱۳۶
قال المحقق ھذا حدیث حسن

تمہارا ساتھی موت کو کتنا یاد کرتا تھا؟ صحابہ نے عرض کیا ہم نے اسے موت کا ذکر کرتے تو کبھی نہیں سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پھر تمہارا ساتھی عبادت کے اس درجہ پر نہیں پہنچا جس کا تم ذکر کر رہے ہو۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مرنے والے کی ظاہری عبادت وریاضت کو دیکھ کر اس کی تعریف شروع کر دیتے ہیں، اس کی صوم وصلاۃ کی پابندی کو دیکھ کر اسے اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں، لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی نگاہ حقیقت شناس ہے فرماتے ہیں:

جس آدمی کی تم اتنی زیادہ تعریفیں کر رہے ہو کیا تم نے کبھی اس کی زبان سے موت کا تذکرہ بھی سنا؟ کیا تم نے اسے کبھی خواہشات کو ترک کرتے دیکھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم جس کی اتنی زیادہ تعریفیں کر رہے ہو یہ ان میں سے اکثر کا حقدار نہیں۔

سبحان اللہ! موت کی یاد کتنی اعلیٰ نعمت ہے جو موت کو یاد رکھتا ہے اس کے صوم وصلاۃ کا ثواب بھی دوچند ہو جاتا ہے۔ اس کے ذکر الٰہی اور اس کی تسبیحات بھی اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ اور جو ذکر موت ترک کرتا ہے جس کے ذہن میں بھی کبھی موت کا ذکر نہیں آیا اس کا ذکر وفکر نامعلوم کس کھاتہ میں جائے گا۔

اے اللہ اے ارحم الراحمین!

اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ ہمیں موت یاد رکھنے کی توفیق دے بلکہ اپنی خصوصی عنایت سے موت کی گھڑی ہمارے لئے باعث رحمت بنا۔ اس موت کو تمام مصائب وآلام اور تمام حزن وملال سے نجات کا ذریعہ بنا۔ ہمیشہ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور اسی موت کو لقائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ واسطہ بنا۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ
کسی جنازہ میں ہوتے تو
وعظ و نصیحت کرتے، خود روتے اوروں کو رلا دیتے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْاَشْعَثِ قَالَ:

كُنَّا اِذَا خَرَجْنَا مَعَ الْفُضَيْلِ فِيْ جَنَازَةٍ لَايَزَالُ يَعِظُ وَيُذَكِّرُ وَيَبْكِيْ ، حَتّٰى لَكَاَنَّهُ يُوَدِّعُ اَصْحَابَهُ، ذَاهِبًا اِلَى الْاٰخِرَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْمَقَابِرَ فَيَجْلِسُ ، فَكَاَنَّهُ بَيْنَ الْمَوْتٰى جَلَسَ مِنَ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ، وَلَكَاَنَّهُ رَجَعَ مِنَ الْاٰخِرَةِ يُخْبِرُ عَنْهَا.

ترجمہ:

جناب ابراہیم بن اشعث فرماتے ہیں:

کتاب العلم الرابعون	۱۷۴
حلیۃ الاولیاء	۸-۸۴
سیر اعلام النبلاء	۸-۴۲۶
حلیۃ الاولیاء	۷-۳۸

جب ہم حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کسی جنازہ میں ہوتے تو آپ مسلسل وعظ ونصیحت کرتے، آخرت یاد دلاتے اور روتے جاتے حتی کہ ان کی یہ حالت ہوتی گویا وہ اپنے اصحاب کو الوداع کہہ رہے ہوں، آخرت کی طرف کوچ کرنے والے ہوں۔

یہ سلسلہ وعظ ونصیحت جاری رہتا حتی کہ قبرستان پہنچ جاتے تو آپ بیٹھ جاتے گویا آپ مردوں کے درمیان بیٹھے ہیں اٹھنے تک غم وحزن میں مبتلا رہتے اور روتے رہتے۔انکی یہ حالت ہوتی گویا کہ آخرت سے واپس آئے ہیں اور وہاں کے احوال کی خبر دے رہے ہیں۔

-☆-

حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ کا

وصال مبارک

عَنْ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ قَالَ:

اِشْتَكَى دَاوٗدُ الطَّائِيُّ اَيَّامًا وَكَانَ سَبَبُ عِلَّتِهٖ اَنَّهٗ مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ النَّارِ، فَكَرَّرَهَا مِرَارًا فِيْ لَيْلَةٍ فَاَصْبَحَ مَرِيْضًا وَبَعْدَ اَيَّامٍ دَخَلَ عَلَيْهِ اُنَاسٌ مِنْ اَخْوَانِهٖ وَجِيْرَانِهٖ فَوَجَدُوْهُ قَدْ مَاتَ وَرَاْسُهٗ عَلٰى لَبِنَةٍ.

ترجمہ:

عمر جُعفی نے فرمایا:

حضرت داؤدالطائی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے ان کی بیماری کا سبب یہ تھا کہ وہ دوران تلاوت ایسی آیت پر پہنچے جس میں جہنم کی آگ کا ذکر تھا۔اس رات انہوں نے اس آیت کا کئی مرتبہ تکرار کیا تو صبح بیمار ہوگئے۔چند دن بعد آپ کے پاس آپ کے بھائی اور پڑوسی آئے تو دیکھا حضرت وفات پا چکے ہیں اوران کا سر کچی اینٹ پر ہے۔

بکاۂ العلم الربانیان ۱۳۳

حلیۃ الاولیاء ۷-۳۴۰

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال

يَقُوْلُ ابْنُ السَّمَاكِ :

دَخَلْتُ عَلٰى دَاوٗدَ الطَّائِيِّ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ عَلَى التُّرَابِ وَتَحْتَ رَأْسِهٖ لَبِنَةٌ ، فَبَكَيْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حَالِهٖ ،وَقُلْتُ:

يَادَاوٗدُ لَقَدْ فَضَحْتَ الْقُرَّاءَ – يَعْنِي بِاِقْبَالِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا – ثُمَّ ذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَوْلِيَاءِهٖ فَقُلْتُ:

يَادَاوٗدُ سَجَنْتَ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تُسْجَنَ ، وَعَذَّبْتَ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تُعَذَّبَ ، فَالْيَوْمَ تَرٰى ثَوَابَ مَاكُنْتَ تَرْجُوْ ، وَكُنْتَ لَهٗ تَنْصِبُ وَتَعْمَلُ.

ترجمہ:

ابن سماک فرماتے ہیں:

جس دن حضرت داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا میں ان کے پاس حاضر ہوا وہ گھر میں

بکاء العلم الربانیین ۱۳۳

حلیۃ الاولیاء ۷-۳۴۲

تھے مٹی پر لیٹے تھے اور ان کے سر کے نیچے کچی اینٹ بطور تکیہ تھی۔ جب میں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو میں رو دیا میں نے عرض کی۔

اے داؤد! آپ نے قراء کو رسوا کر دیا ہے۔ کیونکہ قراء دنیا اکٹھی کرنے میں متوجہ ہیں۔ پھر میں نے ان انعامات کا تذکرہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کیلئے تیار کئے ہیں۔

میں نے عرض کی:

اے داؤد! آپ نے اپنے نفس کو قیدی بنائے جانے سے پہلے ہی قید کر دیا اور نفس کو عذاب دیئے جانے سے پہلے ہی عذاب دے دیا۔

پس جس کی امید رکھتے تھے اور جس کیلئے آپ محنت کرتے تھے اور اعمال صالحہ بجالاتے تھے۔ آج اس کا اجر وثواب دیکھیں گے۔

-☆-

موت کو نگاہوں کے سامنے رکھنے والے کو
دنیا کی فراخی یا تنگی کی کوئی پرواہ نہیں

قَالَ شَمِيطُ بْنُ عَجْلَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

مَنْ جَعَلَ الْمَوْتَ نُصْبَ عَيْنَيْهِ، لَمْ يُبَالِ بِضِيقِ الدُّنْيَا وَلَا بِسَعَتِهَا.

ترجمہ:

جناب شمیط بن عجلان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس خوش نصیب نے موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ لیا پھر اسے دنیا کی تنگی یا فراغی کا کوئی خوف نہیں۔

-☆-

اے ابن آدم

تو تنہا مرے گا اور تنہا قبر میں داخل ہوگا

عَنْ اَبِی عَامِرٍ الْخَزَّازِ قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ :
يَا ابْنَ اٰدَمَ تَمُوْتُ وَحْدَکَ وَتَدْخُلُ الْقَبْرَ وَحْدَکَ وَتُبْعَثُ وَحْدَکَ وَتُحَاسَبُ وَحْدَکَ ۔[1]

ترجمہ:

ابو عامر الخزاز نے بیان کیا کہ میں نے سنا حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ ارشاد فرما رہے تھے:

کہ اے آدم کے بیٹے! تو اکیلا فوت ہوگا اور تنہا قبر میں داخل ہوگا اور تنہا قبر سے اٹھایا جائے گا اور تیرے اعمال کا حساب صرف تجھ سے لیا جائے گا (نہ کہ غیر سے)۔

اس راہ کے لئے کر لے سامان فراہم تو   جس راہ میں کوئی انسان ساتھی نہ تراہوگا
انسان موت سے غافل ہے   لیکن موت اس سے غافل نہیں

(۱) موت کے سائے ۳۸۹

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ:
اَضْحَكَنِيْ ثَلَاثٌ وَاَبْكَانِيْ ثَلَاثٌ:
اَضْحَكَنِيْ مُؤَمِّلُ دُنْيَا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُهُ،
وَغَافِلٌ وَّلَيْسَ بِمَغْفُوْلٍ عَنْهُ،
وَضَاحِكٌ بِمِلْءِ فِيْهِ وَلَايَدْرِيْ اَرْضَى اللّٰهَ اَمْ اَسْخَطَهُ،
وَاَبْكَانِيْ فِرَاقُ الْاَحِبَّةِ مُحَمَّدٍ وَّحِزْبِهٖ،
وَهَوْلُ الْمُطَّلَعِ عِنْدَ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ،
وَالْوُقُوْفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ تَبْدُ السَّرِيْرَةُ عَلَانِيَةً،
ثُمَّ لَا اَدْرِيْ اِلَى الْجَنَّةِ اَمْ اِلَى النَّارِ۔

ترجمہ:

حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تین آدمیوں پر مجھے ہنسی آتی ہے اور تین آدمیوں پر رونا۔ مجھے اس شخص پر ہنسی آتی ہے جو دنیا پر امید لگائے ہوئے ہے اور موت اس کے تعاقب میں ہے۔
اور وہ شخص جو غافل ہے۔موت کو بھول چکا ہے لیکن مغفول نہیں۔موت اسے نہیں بھولی۔
اور جو زور سے ہنستا ہے اور اسے معلوم نہیں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا ہے یا ناراض۔
مجھے دوستوں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا فراق اور موت کی ہولناکیاں اور اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کا غم گھلائے جا رہا ہے۔جس دن کہ تمام راز فاش ہو جائیں گے اور معلوم نہیں کہ میرا ٹھکانہ جنت ہو گا یا جہنم۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ
ملک الموت کے انتظار میں رہتے اور
روزانہ ایک ہزار نفل ادا کرتے

قَالَ سُحَيْمٌ مَوْلَى بَنِيْ تَمِيْمٍ :

جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَاَوْجَزَ فِيْ صَلَاتِهِ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ :

اَرِحْنِيْ بِحَاجَتِكَ، فَاِنِّيْ اُبَادِرُ. فَقُلْتُ :

وَمَا تُبَادِرُ؟ قَالَ :مَلَكُ الْمَوْتِ. وَكَانَ يُصَلِّيْ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ رَكْعَةٍ.

ترجمہ:

سُحَیم مولی بنی تمیم بیان کرتے ہیں:

میں عبداللہ بن عبداللہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے نماز مختصر کر دی پھر میری طرف متوجہ ہوئے

اور فرمایا:

کیا کام ہے مجھے اپنا کام بیان کر کے راحت دو۔ میں جلدی میں ہوں۔ میں نے عرض کی آپ کو کیا جلدی ہے؟

فرمایا:

مجھے ملک الموت کا انتظار ہے۔ اور وہ ہر روز ایک ہزار نفل پڑھا کرتے تھے۔

-☆-

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

رات لمبی ہے اسے سو کر چھوٹا نہ کیجئے

دن صاف وشفاف ہے اسے گناہوں سے آلودہ نہ کیجئے

اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ قَالَ:

سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ:

اَللَّيْلُ طَوِيْلٌ فَلَا تُقَصِّرْهُ بِمَنَامِكَ ،وَالنَّهَارُ نَقِيٌّ فَلَا تُدَنِّسْهُ بِآثَامِكَ.

جناب حسن بن علی نے فرمایا:

میں نے سنا حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ بیان فرما رہے تھے:

اے انسان رات طویل ہے اسے اپنی نیند کے ذریعے مختصر نہ کر اور دن صاف وشفاف ہے تو اسے اپنے گناہوں سے آلودہ نہ کر۔

-☆-

ہمارے اسلاف کی زبان سے نکلے ہوئے یہ کلمات صرف کلمات نہیں بلکہ حکمت ودانائی کے وہ چمکتے موتی ہیں کہ مرورزمانہ سے جن کی چمک دمک میں ذرہ فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے جیسے انسانیت بیدار ہوتی ہے ان پر از حکمت کلمات کی تاثیر بڑھتی چلی جاتی ہے۔رات کی گھڑیاں بڑی طویل ہیں ان ساعتوں میں طویل سجدے کئے جاسکتے ہیں۔ان ساعتوں میں تلاوت کلام الٰہی کے مزے لئے جاسکتے ہیں۔ان ساعتوں میں ذکر الٰہی اور تسبیح ومناجات کے کیف سے مکیف ہوا جاسکتا ہے۔

ان گھڑیوں کو نیند کی نذر کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔غافل انسان اللہ تعالیٰ کا عرفان کیسے حاصل کرسکتا ہے۔اہل عرفان کو جو کچھ ملا ان رات کی طویل وسعید ساعتوں میں ملا ہے۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

-☆-

دنیا ویران ہے لیکن
دنیا سے ویران وہ دل ہے جو اسے آباد کرتا ہے
آخرت آباد گھر ہے لیکن
آخرت سے آباد وہ دل ہے جو اسے طلب کرتا ہے

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

اَلدُّنْيَا خَرَابٌ وَاَخْرَبُ مِنْهَا قَلْبُ مَنْ يَعْمُرُهَا وَالْآخِرَةُ دَارُ عُمْرَانٍ وَاَعْمَرُ مِنْهَا قَلْبُ مَنْ يَطْلُبُهَا وَيَقُوْلُ:

اَخُوْكَ مَنْ عَرَّفَكَ الْعُيُوْبَ وَصَدِيْقُكَ مَنْ حَذَّرَكَ مِنَ الذُّنُوْبِ.

اور میں نے ان سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے:

دنیا ویران ہے اور وہ دل اس سے بھی زیادہ ویران ہے جو اسے آباد کرتا ہے۔ آخرت آباد گھر ہے اس سے زیادہ آباد وہ دل ہے جو (نیک اعمال کے ساتھ) اس کا طلبگار ہے۔ اور فرمایا کرتے:

تیرا بھائی وہ ہے جو تیرے عیوب تجھ پر ظاہر کرتا ہے اور تیرا دوست وہ ہے جو تجھے گناہوں سے روکتا ہے۔

جوشخص موت کوزیادہ یادرکھتا ہے
اس پرموت آسان ہوجاتی ہے اور
اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ کردیتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ فَمَا مِنْ عَبْدٍ اَكْثَرَ ذِكْرَهُ اِلاَّ اَحْیَ اللّٰهُ قَلْبَهُ وَهَوَّنَ عَلَیْهِ الْمَوْتَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

موت کوکثرت سے یادکیاکروجوشخص موت کوزیادہ یادرکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ کر دیتا ہےاوراس پرموت آسان کردیتا ہے۔

نہ جانے بجھ کے رہ جائے یہ کس دم چراغ زندگی بھڑکاہوا ہے

-☆-

موت کو کثرت سے یاد کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ یُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَیُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا فَاِنْ ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ الْغِنٰی هَدَمَهٗ وَاِنْ ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ الْفَقْرِ اَرْضَاكُمْ بِعَیْشِكُمْ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت انس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو اس لئے کہ وہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے ۔اور (انسان کو) دنیا میں زاہد بنا دیتا ہے ۔اگر تم اسے تونگری کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ امارت کے غرور کو مٹا دے گا ۔اور اگر مفلسی میں یاد کرو گے تو وہ تمہیں تمہاری حالت پر راضی کر دے گا۔

رہ وفا میں وہ دو گام چل کے بیٹھ گئے
بسر حیات ہوئی جن کی عیش وعشرت میں

موت کا دروازہ کھلا ہے اور
ہر روز قبور میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن
ہمیں اس کا احساس تک نہیں

نَرَى بَابَ الْمَوْتِ مَفْتُوْحًا وَالْقُبُوْرُ تَزِيْدُ ، هَاهُوَ كُلَّ يَوْمٍ يُطْرِقُنَا وَفِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ يُنْذِرُنَا ، وَلٰكِنْ هَلْ سَأَلْنَا اَنْفُسَنَا مَاهِيَ دَارُنَا الثَّانِيَةُ وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ بَابٌ وَكُلُّ النَّاسِ دَاخِلُهٗ .

يَالَيْتَ شِعْرِى بَعْدَ الْمَوْتِ مَا الدَّارُ .
اَلدَّارُ جَنَّةُ الْخُلْدِ اِنْ عَمِلْتَ بِهَا
يَرْضَى الْاِلٰهُ وَاِنْ قَصَّرْتَ فَالنَّارُ .[1]

ترجمہ:

ہم موت کا دروازہ کھلا دیکھتے ہیں اور قبریں دن بدن زیادہ ہو رہی ہیں۔ موت ہر روز ہمارا

(1) این نحن من ھؤلاء صفحہ ۲۰
دیوان ابی العتاھیہ صفحہ ۸۶۸

دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے اور ہر لمحہ ہمیں خبردار کر رہی ہے۔ لیکن کیا ہم نے اپنے آپ سے کبھی پوچھا ہمارا دوسرا گھر کونسا ہے؟ اور ہم جانتے ہیں کہ موت ایک دروازہ ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے۔

ہائے افسوس موت کے بعد ہمارا دوسرا گھر کونسا ہوگا؟

اگر تو نے ایسے اعمال کیے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا تو پھر تیرا گھر جنت ہے اور اگر تو نے کوتاہی کی تو تیرا گھر نار جہنم ہے۔

-☆-

نیک اعمال کرنے والے اہل ایمان اور
بداعمالیاں کرنے والے لوگ
نہ انکی زندگی ایک جیسی نہ انکی موت ایک جیسی

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ [1]

ترجمہ:

کیاخیال کررکھا ہے ان لوگوں نے جوارتکاب کرتے ہیں برائیوں کا کہ ہم بنادیں گے انہیں ان لوگوں کی مانند جوایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ یکساں ہوجائے ان (دونوں) کا جینااور مرنا۔بڑاغلط فیصلہ ہے جووہ کرتے ہیں۔

-☆-

(۱)سورہ جاثیہ ۲۱

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ؀ ۲

ترجمہ:

اورنہیں یہ توبہ (جس کے قبول کرنے کا وعدہ ہے) ان لوگوں کے لئے جو کرتے رہتے ہیں برائیاں (ساری عمر) یہاں تک کہ آجائے کسی ایک کو ان میں سے موت (تو) کہے بے شک میں توبہ کرتا ہوں اب۔ اور نہ ان لوگوں کی توبہ جو مرتے ہیں اس حال میں کہ وہ کافر ہیں۔ انہیں کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے عذاب دردناک۔

-☆-

(۲) سورۂ نساء ۱۸

مرکز ذکر و فکر موت ہی ہو

اَمَّا بَعْدُ!

فَجَدِيْرٌ بِمَنِ الْمَوْتُ مَصْرِعُهُ،

وَالتُّرَابُ مَضْجَعُهُ،

وَالدُّوْدُ اَنِيْسُهُ،

وَمُنْكِرٌ وَنَكِيْرٌ جَلِيْسُهُ،

وَالْقَبْرُ مَقَرُّهُ،

وَبَطْنُ الْاَرْضِ مُسْتَقَرُّهُ،

وَالْقِيَامَةُ مَوْعِدُهُ،

وَالْجَنَّةُ اَوِالنَّارُ مَوْرِدُهُ،

اَنْ لَّايَكُوْنَ لَهٗ فِكْرٌ اِلَّا فِي الْمَوْتِ وَلَاذِكْرٌ اِلَّا لَهٗ وَلَا اسْتِعْدَادُ اِلَّا لِاَجْلِهٖ.

ترجمہ،

امابعد!

جاننا چاہئے کہ جس شخص کا عنوان فراق موت ہو،

فرش زمین خواب گاہ،

حشرات الارض جلیس،

منکر نکیر ہم کلام،

قبر مقام،

شکم زمین جائے آرام،

میدان حشر مقام حساب،

جنت یا جہنم دائمی مستقر ہو (یعنی آخری ٹھکانہ ہو)۔

تو اسے موت کے علاوہ کسی دوسری چیز کے فکر و ذکر میں مبتلاء نہ ہونا چاہئے اور اسے ہمہ وقت موت کی تیاری میں منہمک رہنا چاہئے۔

-☆-

دعائے مغفرت سے
اموات کو فائدہ پہنچتا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ:

كَانَ رَجُلٌ يَخْتَلِفُ اِلَى الْجَنَائِزِ ، فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا ، فَاِذَا اَمْسٰى وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَقَابِرِ ، فَقَالَ:

آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ ، وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ ، وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ ، لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ، قَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ :

فَاَمْسَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَلَمْ آتِ الْمَقَابِرَ فَاَدْعُوَ كَمَا كُنْتُ اَدْعُوْ ، فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا اَنَا بِخَلْقٍ كَثِيْرٍ قَدْ جَاؤُوْنِىْ ، فَقُلْتُ:

مَنْ اَنْتُمْ ؟ وَمَا حَاجَتُكُمْ ؟ قَالُوْا : نَحْنُ اَهْلُ الْمَقَابِرِ ، اِنَّكَ كُنْتَ عَوَّدْتَنَا مِنْكَ هَدِيَّةً ، قُلْتُ : وَمَا هِيَ ؟ قَالُوْا:

اَلدَّعَوَاتُ الَّتِيْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِهَا قُلْتُ : فَاِنِّيْ اَعُوْدُ لِذٰلِكَ . فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ (1)

(1) المنجات　　۳۰۲

ترجمہ،

جناب انس بن منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ ایک آدمی کی عادت تھی وہ جنازوں میں شریک ہوتا اور ان پر نماز پڑھتا جب شام ہوتی وہ قبرستان کے دروازے میں کھڑا ہو جاتا اور کہتا:

آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ ، وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ ، وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ،

اللہ تمہاری وحشت میں تمہارا مونس وغمخوار ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہاری نیکیاں قبول کر لے۔

صرف اتنے ہی کلمات کہتا تھا اس سے زیادہ نہ کہتا تھا۔ اس آدمی کا بیان ہے:

ایک رات شام کو میں قبرستان نہ گیا اور ان کے لئے دعا نہ کی جس طرح میں ان کیلئے دعا کرتا تھا جب میں سو گیا میں نے دیکھا بہت سارے لوگ میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا:

آپ کون لوگ ہیں؟ اور آپ کو کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا: ہم قبرستان والے ہیں۔ تم روزانہ ہدیہ بھیجتے تھے آج نہیں بھیجا میں نے کہا:

میں کون سا ہدیہ بھیجتا تھا۔ انہوں نے کہا وہ دعا جو تو شام کے وقت کرتا تھا۔ میں نے کہا میں ایسا ضرور کیا کروں گا اس کے بعد میں نے یہ دعا کبھی نہ چھوڑی۔

-☆-

قَالَ بَشَّارُ بْنُ غَالِبٍ:

رَأَيْتُ رَابِعَةَ فِي مَنَامِي، وَكُنْتُ كَثِيرَ الدُّعَاءِ لَهَا، فَقَالَتْ لِي: يَابَشَّارُ! هَدَايَاكَ تَاتِيْنَا عَلَى أَطْبَاقٍ مِنْ نُوْرٍ، مُخَمَّرَةٍ بِمَنَادِيْلِ الْحَرِيْرِ. قُلْتُ:

وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: هٰكَذَا دُعَاءُ الْأَحْيَاءِ إِذَا دَعَوْا لِلْمَوْتٰى وَاسْتُجِيْبَ

لَهُمْ ، جَعَلَ ذٰلِكَ الدُّعَاءَ عَلٰى اَطْبَاقِ النُّوْرِ، وَ خُمِّرَ بِمَنَادِيْلِ الْحَرِيْرِ، ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ اِلَى الَّذِيْ دُعِيَ لَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى ، فَقِيْلَ لَهٗ:

هٰذِهٖ هَدِيَّةُ فُلَانٍ اِلَيْكَ۔[1]

حضرت بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں حضرت رابعہ -رحمہا اللہ علیہا- کے لئے بہت دعائیں کرتا تھا۔ میں نے انہیں خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا:

اے بشار! تیرے عطیات نور کے تھال میں رکھ کر ریشم کے رومالوں سے ڈھانپ کر ہمارے پاس آتے ہیں میں نے عرض کی: یہ کیسے فرمایا:

ایسے ہی ہوتا ہے جب زندہ لوگ اپنے فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کریں اور ان کی دعا قبول کر لی جائے تو اس دعا کو نور کے بڑے بڑے برتنوں میں رکھ کر ریشم کے رومالوں سے ڈھانپ کر فوت شدہ لوگوں کے پاس لایا جاتا ہے ان سے کہا جاتا ہے:

یہ فلاں کا ہدیہ ہے یہ اس نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔

-☆-

حَكٰى عُثْمَانُ بْنُ سَوَادِ الطَّفَاوِيُّ وَكَانَتْ اُمُّهٗ مِنَ الْعَابِدَاتِ ، وَكَانَ يُقَالُ لَهَا : رَاهِبَةٌ ، قَالَ:

لَمَّا اُحْتُضِرَتْ رَفَعَتْ رَاْسَهَا اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ : يَاذُخْرِيْ وَيَا ذَخِيْرَتِيْ وَمَنْ عَلَيْهِ اعْتِمَادِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ ، لَاتَخْذُلْنِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَلَا تُوْحِشْنِيْ فِيْ قَبْرِيْ ، قَالَ:

فَمَاتَتْ ، فَكُنْتُ آتِيْهَا كُلَّ جُمُعَةٍ وَاَدْعُوْ لَهَا ، وَاسْتَغْفِرُ لَهَا وَلِاَهْلِ الْقُبُوْرِ،

(۱) الجیات ۳۰۲

فَرَاَيْتُهَا لَيْلَةً فِيْ مَنَامِيْ فَقُلْتُ لَهَا:

يَا اُمَّاه ! كَيْفَ اَنْتِ ؟ قَالَتْ : يَابُنَيَّ ! اِنَّ لِلْمَوْتِ لَكَرْبٌ شَدِيْدٌ ، وَاَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فِيْ بَرْزَخٍ مَحْمُوْدٍ ، يُفْتَرَشُ فِيْهِ الرَّيْحَانُ ، وَيُتَوَسَّدُ فِيْهِ السُّنْدُسُ وَالْاِسْتَبْرَقُ اِلٰى يَوْمِ النُّشُوْرِ ، فَقُلْتُ :

اَلَكِ حَاجَةٌ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، لَا تَدَعْ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ مِنْ زِيَارَتِنَا فَاِنِّيْ لَاُسَرُّ بِمَجِيْئِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا اَقْبَلْتَ مِنْ اَهْلِكَ ، فَيُقَالُ لِيْ:

يَا رَاهِبَةُ ! هٰذَا ابْنُكِ قَدْ اَقْبَلَ ، فَاُسَرُّ وَيُسَرُّ بِذٰلِكَ مَنْ حَوْلِيْ مِنَ الْاَمْوَاتِ [1]

عثمان بن الطفاوی کہتے ہیں میری ماں عابدہ زاہدہ تھی اوراس کا نام راہبہ تھا۔جب اس کی موت کاوقت قریب آیااس نے اپناسرآسمان کی طرف اٹھایااس نے عرض کی:

اے میرے خزانے میرے زخیرے اے وہ ذات جس پر مجھے اپنی زندگی کا اعتماد ہے مجھے موت کےوقت رسوانہ کرنا اورمیری قبر میں مجھے وحشت کے خوف میں مبتلانہ کرنا۔

عثمان فرماتے ہیں جب ان کا انتقال ہوگیا میں ہر جمعہ انکے پاس آتاان کے لئے دعا کرتا استغفارکرتاان کیلئےاورقبرستان کے لئے ۔ایک رات میں نے اپنی ماں کوخواب میں دیکھا میں نے ان سے کہاں اماں آپ کیسی ہیں؟اس نے جواب دیا:

اے میرے پیارے بیٹے !موت کی تکلیف بہت سخت ہے۔میں الحمدللہ قابل ستائش برزخ میں ہوں۔جس میں پھول بچھائے جاتے ہیں اورچھوٹے اوربڑے تکیے ہیں قیامت تک۔میں نے اپنی والدہ سے کہا:میرے لائق کوئی خدمت انہوں نے کہاں:

ہاں جوتو میری زیارت کرتا ہےاس کونہ چھوڑنا جب تو اپنے گھر والوں سےقبرستان نکلتا ہے جمعہ کےدن مجھے تیری آمد کی بہت خوشی ہوتی ہے میرے پڑوسی کہتے ہیں:

تیرابیٹا آرہاہے میں بھی خوش ہوتی ہوں اورمیرے اردگرد سب لوگ خوش ہوتے ہیں۔

(۱) المجابیات ۲۰۱

قبور کی زیارت کیجئے کیونکہ
قبور تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۷)	جلد۲	صفحہ۶۷۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۷۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد۲	صفحہ۷۷
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد۲	صفحہ۸۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۲۳۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۶۹۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۰۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۳۹۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۲۱۷۰)	جلد۲	صفحہ۴۶۳

ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قبروں کی زیارت کرو یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۴۰۰)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۲۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۵۰۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۵۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۱۴۱)	جلد ۵	صفحہ ۹۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۱۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۹۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۱۴۳)	جلد ۵	صفحہ ۹۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۱۴۴)	جلد ۵	صفحہ ۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۵۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۰۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۱۱)	جلد ۱۶	صفحہ
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۴۸)	جلد ۱۶	صفحہ
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۲۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۴
قال المحقق	صحیح		

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی
میں موت کو محبوب رکھتا ہوں اس لئے کہ
مجھے اپنے رب سے ملاقات کا اشتیاق ہے

قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اُحِبُّ الْفُقَرَاءَ تَوَاضُعًا لِرَبِّیْ ، وَاُحِبُّ الْمَوْتَ اشْتِیَاقًا اِلٰی رَبِّیْ ، وَاُحِبُّ الْمَرَضَ تَكْفِیْرًا لِخَطِیْئَتِیْ .

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں فقراء سے محبت کرتا ہوں اپنے رب کیلئے عجز و انکساری کرتے ہوئے ۔

موت سے محبت کرتا ہوں اپنے رب سے ملاقات کی اشتیاق پر ۔

اور میں بیماری سے محبت کرتا ہوں کہ یہ میرے گناہوں کا کفارہ ہے ۔

کتاب العلم الرباعیات　　۶۲

حلیۃ الاولیاء　　۱-۲۱۷

تاریخ الاسلام للذہبی　　۳-۲۰۲

موت کی یاد

قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

اُعْبُدُوا اللّٰهَ كَاَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ ، وَعُدُّوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتٰى ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ قَلِيْلاً يُغْنِيْكُمْ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ يُلْهِيْكُمْ ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْبِرَّ لَايَبْلٰى ، وَاَنَّ الْاِثْمَ لَايُنْسٰى.

ترجمہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردہ لوگوں کی فہرست میں شمار کرو۔ جان لو! وہ قلیل مال جو تمہیں۔ دوسرے لوگوں سے۔ بے پرواہ کردے بہتر ہے اس کثیر سے جو تمہیں غافل کردے۔ اور جان لو! نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ فراموش نہیں کیا جاتا۔

-☆-

بکاء العلم الربانیان ۶۳

حلیۃ الاولیاء ۲۱۴-۱

تاریخ دمشق ۱۶۶-۴۷

السیر ۳۵۰-۲

زندگی وموت

اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے

هُوَالَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ [1]

وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے پس جب کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے "کن" (ہوجا) وہ ہوجاتا ہے۔

-☆-

اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ [2]

وہ اللہ جس کیلئے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی نہیں معبود سوائے اس کے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ غافر ۶۸

(۲) سورۃ الاعراف ۵۸

کلمات طیبات کے ورد کرنے والے کی قبر سے اعلیٰ قسم کی خوشبو

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ:

قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ وَّوُضِعَ عَلٰى قَبْرِهٖ وَسُوِّىَ عَلَيْهِ التُّرَابُ قَالَ:

فَشَمَمْنَامِنْ تُرَابِ قَبْرِهٖ رَائِحَةً طَيِّبَةً مِّنْ جُمِيْعِ الطِّيْبِ. قَالَ:

وَكَانَ ابْنُ غَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَايَكَادُ اَنْ يَتَكَلَّمَ اِلَّااَنْ يَقُوْلَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَاِنْ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ اَجَابَ ثُمَّ عَادَ اِلٰى هٰذَاالْكَلَام.

ترجمہ:

حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن غالب شہید ہوئے اور انہیں قبر میں اتارا گیا اور قبر پر مٹی ڈال دی گئی تو قبر سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی جو کہ ہر قسم کی خوشبو سے

کتاب الزہد لامام احمد بن حنبل ۴۴۷

عالم برزخ ۳۴۴

بہتر تھی جسے ہم نے محسوس کیا۔اور ابن غالب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ہمیشہ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ .

اللہ پاک ہے، سب تعریف اسی اللہ کیلئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اے اللہ! تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلامتی بھیج اگر ان سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ جواب دینے کے بعد پھر انہی کلمات کو دہراتے یعنی اپنے کلام کے خاتمے پر پھر تکبیر وتحمید کے ساتھ درود شریف پڑھتے۔

-☆-

برے اعمال کی وجہ سے
قبر میں جہنم کی لو اور بدبو

عَنِ الْبَرَّاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:
فَیَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِی فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ : اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوْا لَهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَی النَّارِ، فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا ، وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهُ ، حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهُ ، وَیَاْتِیْهِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْهِ ، قَبِیْحُ الثِّیَابِ ، مُنْتِنُ الرِّیْحِ، فَیَقُوْلُ:
اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ ، هٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ ، فَیَقُوْلُ : مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُکَ الْوَجْهُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ ، فَیَقُوْلُ :
اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ ، فَیَقُوْلُ : رَبِّ لَاتُقِمِ السَّاعَةَ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۱۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۲
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔آسمان سے منادی کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ کہا ہے۔اس کے لئے آگ کا بستر بچھادو،اسے آگ کا لباس پہنادو،اس کے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے۔اس کی قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے حتی کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں دھنس جاتی ہیں۔پھر اسکے پاس ایک بدصورت غلیظ کپڑوں والا بدترین بدبو والا شخص آتا ہے اور کہتا ہے:

تجھے برے انجام کی مبارک ہو۔یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔کافر کہتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بڑا ہی بھدا ہے۔تو (میرے لئے) برائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔وہ جواب میں کہتا ہے میں تیرے برے اعمال ہوں تب کافر کہتا ہے اے میرے رب قیامت قائم نہ کرنا۔

-☆-

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۵۴۱)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	هذا الحديث حسن		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۳۵۵۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	هذا الحديث صحيح		
صحيح سنن ابوداؤد	رقم الحديث (۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۸۴۴۳)	جلد۱۴	صفحہ۲۰۲
قال حمزة احمد الزين	اسناده صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۸۵۴۱)	جلد۱۴	صفحہ۲۲۵
قال حمزة احمد الزين	اسناده صحيح		
جامع الاصول	رقم الحديث (۸۶۴۴)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۱
قال المحقق	اسناده حسن		

وَلَمَّا مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ حَزِنَ عَلَیْهِ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ حُزْنًا شَدِیْدًا فَرَآهُ فِی الْمَنَامِ فِیْ حَالٍ حَسَنَةٍ ، فَقَالَ:

یَا اَخِیْ ! قَدْ اَرَاکَ فِیْ حَالٍ یَسُرُّنِیْ فَمَا صُنِعَ الْحَسَنُ ؟ قَالَ:

رُفِعَ فَوْقِیْ بِسَبْعِیْنَ دَرَجَةً ، قُلْتُ:

وَلِمَ ذَاکَ ؟ وَقَدْ کُنَّا نَرٰی اَنَّکَ اَفْضَلُ مِنْهُ ؟ قَالَ:

ذَاکَ بِطُوْلِ حُزْنِهٖ [1]

ترجمہ:

جب حضرت خواجہ محمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ہوا تو آپ کے ایک مصاحب شدید غم میں مبتلا ہوئے تو اس نے آپ کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا تو اس نے کہا:

بھائی جان! میں آپ کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جس سے میرا دل خوش ہوگیا ہے۔

بتایئے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ کیا معاملہ ہوا؟ آپ نے فرمایا:

آپ کو مجھ سے ستر درجہ بلند کردیا گیا۔ میں نے کہا:

کس وجہ سے؟ حالانکہ ہمارے خیال میں آپ ان سے افضل وبرتر ہیں۔انہوں نے فرمایا:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقام ان کے طویل حزن کی وجہ سے ہے۔

-☆-

(۱) حلیۃ الاولیاء والدار الآخرۃ ۵۷

ذکر الٰہی کی کثرت
بلند درجات پر فائز کر دیتی ہے

وَلَمَّا مَاتَتْ رَابِعَةُ رَأَتْهَا اِمْرَأَةٌ مِنْ اَصْحَابِهَا وَعَلَيْهَا حُلَّةُ اِسْتَبْرَقٍ وَخِمَارُ سُنْدُسٍ وَكَانَتْ كُفِنَتْ فِيْ جُبَّةٍ وَخِمَارٍ مِنْ صُوْفٍ ، فَقَالَتْ لَهَا:

مَا فُعِلَتِ الْجُبَّةُ الَّتِيْ كَفَنَّاكِ فِيْهَا وَخِمَارُ الصُّوْفِ ؟ قَالَتْ:

وَاللّٰهِ اِنَّهُ نُزِعَ عَنِّيْ وَاُبْدِلْتُ بِهٖ هٰذَا الَّذِيْ تَرَيْنَ عَلَيَّ ، وَطُوِيَتْ اَكْفَانِيْ وَخُتِمَ عَلَيْهَا ، وَرُفِعَتْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ ، لِيَكْمُلَ لِيْ بِهَا ثَوَابُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ:

فَقُلْتُ لَهَا : لِهٰذَا كُنْتِ تَعْمَلِيْنَ اَيَّامَ الدُّنْيَا ؟ فَقَالَتْ:

وَمَا هٰذَا مِنْ كَرَامَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِاَوْلِيَائِهٖ ، فَقُلْتُ لَهَا:

فَمَا فُعِلَتْ عَبْدَةُ بِنْتُ اَبِيْ كِلَابٍ؟ فَقَالَتْ:

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ سَبَقَتْنَا وَاللّٰهِ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ، قَالَتْ: قُلْتُ:

وَبِمَ وَقَدْ كُنْتِ عِنْدَ النَّاسِ؟ اَيْ اَكْثَرَ مِنْهَا . قَالَتْ:

اِنَّها لَمْ تَكُنْ تُبَالِيْ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ اَصْبَحَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَاَمْسَتْ. قَالَتْ:

فَقُلْتُ: فَمَا فُعِلَ اَبُوْ مَالِكٍ؟ تَعْنِيْ ضَيْغَمًا: قَالَتْ:

يَزُوْرُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَتٰى يَشَاءُ، قَالَتْ: قُلْتُ:

فَمَا فُعِلَ بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ؟قَالَتْ:

بَخٍ بَخٍ اُعْطِيَ وَاللّٰهِ فَوْقَ مَا كَانَ يَاْمَلُ ،قَالَتْ: قُلْتُ:

مُرِيْنِيْ بِاَمْرٍ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ،قَالَتْ: عَلَيْكِ بِكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ،

فَيُوْشِكُ اَنْ تَغْتَبِطِيْ بِذَالِكِ فِيْ قَبْرِكِ.

ترجمہ:

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا جب انتقال ہوا تو آپ کی اصحاب میں سے ایک عورت نے آپ کو دیکھا کہ آپ ریشم کا ایک حُلّہ پہنے ہوئے ہیں اور سندس کا دوپٹہ اوڑھے ہوئی ہیں حالانکہ انہیں اون کے بنے ہوئے جبہ اور دوپٹہ میں کفن دیا گیا تھا۔اس دیکھنے والی نے آپ سے کہا:

اس جبے کا کیا بنا جس میں ہم نے آپ کو کفن دیا تھا اور اون کے اس دوپٹے کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب دیا:

اللہ کی قسم! وہ مجھ سے اتار لیا گیا اور اس کے بدلے وہ پہنایا گیا جو تو دیکھ رہی ہے۔میرا کفن لپیٹ دیا گیا اور اس پر مہر لگا دی گئی اور اسے علیین میں بلند کر دیا گیا تاکہ اس کے بدلے اسکا ثواب قیامت کے دن مجھے مکمل کر کے دیا جائے۔

وہ دیکھنے والی عورت کہتی ہے میں نے کہا کیا اس لئے آپ دنیا میں نیک اعمال کیا کرتی رہیں۔آپ نے فرمایا:

یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرامت ہے اس کے دوستوں کیلئے۔میں نے ان سے کہا:

عبدہ بنتِ ابی کلاب کا کیا بنا؟ انہوں نے فرمایا:

اللہ کی قسم! وہ بہت دور بہت دور ہم سے بہت آگے بلند درجات لے گئیں۔

میں نے کہا: وہ کس وجہ سے؟ حالانکہ آپ لوگوں کے درمیان ان سے زیادہ عبادت گزار مشہور تھیں۔ انہوں نے فرمایا:

انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کس حالت میں صبح کرتی ہیں اور کس حالت میں شام کرتی ہیں۔

میں نے آپ سے کہا:

ابو مالک ضیغم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا:

وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا جب چاہے دیدار کر لیتے ہیں۔

وہ کہتی ہیں میں نے کہا: بشر بن منصور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا:

واہ واہ! اللہ کی قسم! جتنی امید کی جا سکتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ انہیں مرتبہ عطا فرمایا۔ وہ کہتی ہیں میں نے عرض کی:

مجھے کوئی وصیت کیجیے جس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو۔ وہ وقت دور نہیں جب تو اپنی قبر میں اس ذکر کی وجہ سے رشک کرے گی۔

-☆-

جنت سے کم ہر نعمت حقیر ہے
جہنم سے کم ہر مصیبت عافیت ہے

وَالسَّعِيْدُ هُوَ الَّذِيْ يَنْجُوْ مِنَ النَّارِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔

فَكُلُّ نَعِيْمٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ حَقِيْرٌ، وَكُلُّ بَلَاءٍ دُوْنَ النَّارِ عَافِيَةٌ۔

ترجمہ:

سعید اور خوش بخت تو وہ ہے جو جہنم کی آگ سے نجات پا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ پس جس کو آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب ہے۔ جنت سے کم ہر نعمت حقیر ہے اور جہنم کی آگ سے کم ہر مصیبت عافیت ہے۔

-☆-

آل عمران ۱۸۵

اہوال القبور ۱۰،۱۱

از عبدالحمید کشک

قُصُوْرُهَا ذَهَبٌ وَالْمِسْکُ طِيْنَتُهَا وَالزَّعْفَرَانُ حَشِيْشٌ نَابِتٌ فِيْهَا

ترجمہ:

جنت کے محلات سونے کے ہیں اور ان میں استعمال ہونے والا مصالحہ کستوری ہے اور زعفران فرش ہوگا جو جنت میں بچھا ہوگا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نیز
دوسروں کیلئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند ہو
جہنم سے بچاتا اور جنت میں داخل کرتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَيُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِىْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۷۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۷۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۷۲۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۵۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۲۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۲۰۲)	جلد ۳۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو یہ پسند ہو کہ وہ جہنم کی آگ سے بچالیا جائے اور اسے جنت کی نعمتوں میں داخل کر دیا جائے پس اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں کیساتھ ایسا سلوک کرے جیسا سلوک کہ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

-☆-

صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۲۳۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۶۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۶۷۶)	جلد ۸	صفحہ ۷۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۰۱)	جلد ۶	صفحہ ۵۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۰۳)	جلد ۶	صفحہ ۵۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۷۹۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

استغفار

موت کے بعد کی منزل آسان کرتا ہے

وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ:

رَأَيْتُ أَبِي فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَوْتِهِ كَأَنَّهُ فِي حَدِيْثِهِ، فَدَفَعَ إِلَيَّ تُفَاحَاتٍ فَأَوَّلْتُهُنَّ الْوَلَدَ، فَقُلْتُ:

أَيُّ الْأَعْمَالِ وَجَدْتَ أَفْضَلَ؟ فَقَالَ: اَلْإِسْتِغْفَارُ، أَيْ بُنَيَّ!

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے حضرت عبداللہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں اپنے والدگرامی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو موت کے بعد دیکھا گویا وہ جوانی کی عمر میں ہیں۔ انہوں نے مجھے سیب دیئے۔ میرے نزدیک ان سیبوں کی تعبیر اولاد ہے۔ میں نے عرض کی:

اعمال صالحہ میں سے آپ نے کس عمل کو افضل پایا؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! استغفار۔

رحلۃ الخلو والدار الآخرۃ ۷۱

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی
اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت

ابو محمد ہروری بیان کرتے ہیں کہ جس رات شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی میں ان کے پاس موجود تھا۔ آپ رات بھر یہی دو شعر پڑھتے رہے۔

كُلُّ بَيْتٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ   غَيْرُ مُحْتَاجٍ اِلَى السُّرُجِ

وَجْهُكَ الْمَامُوْلُ حُجَّتُنَا   يَوْمَ يَاْتِي النَّاسُ بِالْحُجَجِ

ترجمہ:

باری تعالیٰ جس گھر -دل- میں تو ساکن ہو اسے کسی چراغ و فانوس کی ضرورت نہیں۔

اس دن کہ لوگ اپنی اپنی حجت (نیک اعمال) لے کر آئیں گے، تیرا چہرہ (کہ جس کی زیارت کی ہمیں امید ہے) ہماری حجت ہوگی (یعنی ہمارے پاس ایک یہی عمل ہوگا)۔

خانہ دل میں ہے روشن تیری الفت کا چراغ

اب یہاں ہر روشنی کا داخلہ ممنوع ہے

-☆-

ہم موت کو کیوں نہیں پسند کرتے

سلیمان بن عبدالملک نے ابوحازم سے دریافت کیا کہ ہم موت کو کیوں نہیں پسند کرتے؟

عبدالجبار بن عبدالعزیز کو سلیمان بن عبدالملک (اموی بادشاہ) نے ابوحازم کے پاس یہ دریافت کرنے کیلئے بھیجا کہ موت کو ہم کیوں نہیں پسند کرتے۔

ابوحازم نے جواب دیا:

لِاَنَّکُمْ اَخْرَبْتُمْ اٰخِرَتَکُمْ وَعَمَرْتُمْ دُنْیَاکُمْ فَاَنْتُمْ تَکْرَھُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا مِنَ الْعُمْرَانِ اِلَی الْخَرَابِ قَالَ:

صَدَقْتَ فَکَیْفَ الْقُدُوْمُ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ:

اَمَّا الْمُحْسِنُ فَکَالْغَائِبِ یَقْدَمُ عَلٰی اَھْلِہٖ وَاَمَّا الْمُسِیْءُ فَکَالْاٰبِقِ یَقْدَمُ عَلٰی مَوْلَاہُ فَبَکَا سُلَیْمَانُ وَقَالَ:

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا لَنَا عِنْدَاللّٰہِ یَا اَبَا حَازِمٍ؟ قَالَ:

اَعْرِضْ نَفْسَکَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ مَالَکَ عِنْدَاللّٰہِ قَالَ:

یَااَبَا حَازِمٍ وَاَنّٰی اُصِیْبُ ذٰلِکَ ؟ قَالَ : عِنْدَ قَوْلِہٖ:

اِنَّ الْاَبْرَارَلَفِی نَعِیْمٍ ، وَاِنَّ الْفُجَّارَلَفِیْ جَحِیْمٍ.

قَالَ سُلَیْمَانُ : فَاَیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ؟ قَالَ : قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ.

تم موت اس لئے پسند نہیں کرتے کہ تم نے اپنی آخرت خراب کرلی ہے اوراپنی دنیا آباد کرلی ہے۔اسی لئے تم آبادی سے ویرانے کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتے۔(سلیمان نے کہا) آپ نے سچ فرمایا:

(نیز یہ بھی فرمایئے) کہ اللہ عزوجل کے روبرو پیشی کا کیا مفہوم ہے؟ (ابوحازم نے) فرمایا:

جس طرح نیک آدمی پردیس سے اپنے اہل وعیال کے پاس آتا ہے۔ یا سرکش غلام بھاگا ہوا اپنے مالک کے پاس واپس آتا ہے۔(یہ سن کر) سلیمان بن عبدالملک رو پڑے اور کہا:

یا ابا حازم! کاش ہم جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیشی کے وقت ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔(ابوحازم نے) فرمایا:

اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پیش کرو تو تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا۔(یعنی اپنے اعمال پرکھلو تو سلیمان بن عبدالملک نے) کہا:

کہ اے ابا حازم! میں یہ چیز کہاں سے حاصل کروں؟ (ابوحازم نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس قول میں:

اِنَّ الْاَبْرَارَلَفِی نَعِیْمٍ. وَاِنَّ الْفُجَّارَلَفِیْ جَحِیْمٍ.

بیشک نیک لوگ نعمتوں (عیش وآرام) میں ہوں گےاور برے لوگ جہنم میں۔

سلیمان نے پھر سوال کیا اللہ کی رحمت کہاں ہے؟ ابوحازم نے جواب دیا: نیکی کرنے والے کے پاس۔

سورہ الانفطار　۱۴-۱۳

موت کے سائے　۲۸

موت کو کثرت سے یاد کرنے والا دنیا کے مال و اسباب کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا اور جو اپنی گفتگو کو اپنا عمل شمار کرتا ہے اس کی لایعنی باتیں کم ہو جاتی ہیں

قَالَ الازاعي : كتب الينا عمر بن عبدالعزيز - رحمه الله - برسالة لم يحفظها غيري وغير مكحول :

اما بعد ! فانه من أكثر ذكر الموت رضي من الدنيا باليسير ، ومن عد كلامه من عمله قل كلامه فيما لا ينفعه .

جناب اوزاعی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا کہ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز - رحمۃ اللہ علیہ - نے ہماری طرف ایک خط لکھا

حمد و صلاۃ کے بعد!

جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے وہ تھوڑی دنیا پہ راضی رہتا ہے اور جو اپنے کلام کو اپنا عمل شمار کرتا ہے اس کا کلام کم ہوتا ہے ان باتوں میں جو فائدہ نہیں دیتیں ۔

الدرر المشتہاۃ　　جلد ۱　　صفحہ ۲۱۹

احیاء علوم الدین　　جلد ۳۱　　صفحہ ۱۱۲

موت نے دنیا کو رسوا کر دیا اب یہاں کسی عقل مند کیلئے جائے فرحت نہیں
جو بندہ مومن اپنے دل میں موت کی یاد بساتا ہے دنیا اس کی نظر میں چھوٹی
ہو جاتی ہے اور تمام متاعِ دنیا بے وقعت ہو جاتا ہے

قَالَ الحسن البصری – رحمه الله – :

فضح الموت الدنيا ، فلم يترک لذى لب فيها فرحا ، وما ألزم عبد قلبه ذكر الموت الا صغرت الدنيا عليه ، وهان عليه جميع ما فيها .

حضرت امام حسن بصری – رحمۃ اللہ علیہ – نے فرمایا:

موت نے دنیا کو رسوا کر دیا اس میں کسی عقل مند کیلئے کوئی خوشی و فرحت نہیں چھوڑی اور جو بندہ اپنے دل میں موت کے ذکر کو لازم رکھتا ہے تو اس کی نگاہوں میں دنیا چھوٹی ہو جاتی ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بے وقعت ہو جاتا ہے۔

-☆-

الدرر المنتقاة جلد ۱ صفحہ ۷۶۸

بندہ مومن کی حفاظت اس کی وفات کے بعد

قَالَ عمر – رضی الله عنه – :

یحفظ الله العبد المؤمن بعد وفاته کما حفظه فی حیاته .

حضرت عمر – رضی اللہ عنہ – نے ارشاد فرمایا:

اللہ بندہ مومن کی اس کی وفات کے بعد ایسے حفاظت فرماتا ہے جیسے اس کی زندگی میں اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

-☆-

الدرر المنتخبۃ جلد ۱ صفحہ ۷۵۹

موت کی تمنا

موت کی تمنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا اور موت کی دعا مانگنے سے روکا ہے۔ کسی بھی مسلمان کو کوئی پریشانی آئے، دکھ یا تکلیفوں میں مبتلا ہوا سے چاہئے کہ اس حالت میں بھی صبر کا دامن تھامے، موت کی تمنا و آرزو ہرگز نہ کرے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَاتَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَمَنَّوْهُ ، فَمَنْ کَانَ دَاعِیًا لَا بُدَّ فَلْیَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِیْ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۱۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۹۶۱)	جلد ۲۳	صفحہ ۳۷۸

موت نہ مانگو اور نہ موت کی تمنا کرو پس جو آدمی ضرورہی دعا مانگنا چاہتا ہوتو وہ یوں کہے:

اے اللہ! جب تک میرے لئے حیاۃ-زندگی-بہتر ہے مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو اس وقت مجھے موت عطا کر دینا۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵٦۷۱)	جلد۴	صفحہ۱۸۱۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦۳۵۱)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲٦۸۰)	جلد۴	صفحہ۲۳۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۵۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹٦۰)	جلد۲	صفحہ۳۷۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۸۲۹)	جلد۹۷	صفحہ۳٦۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۸۳۱)	جلد۹۷	صفحہ۳٦۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۸۳۲)	جلد۹۷	صفحہ۳٦۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۱۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۵۴)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲٦۹۱)	جلد۱۰	صفحہ۵۵۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۰۹۹)	جلد۱۱	صفحہ۱۰۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۱۳)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث ،

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلّی اللہ علیہ

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۴۷۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح بالفاظ مختصر		
صحیح سنن ترمذی	رقم الحدیث (۹۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۷۲۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۸۳۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۵۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۳۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۰۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

وآلہ وسلم -نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے نازل ہونے کی وجہ سے موت کی تمنا وآرزو نہ کرے اگر وہ ضرور ہی تمنا کرنے والا ہو تو یوں کہے:

اے اللہ! مجھے حیاۃ -زندگی- دیئے رکھنا جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت دینا جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

لَایَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ ، وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّأْتِیَهٗ، إِنَّهٗ إِذَامَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ ، وَإِنَّهٗ لَا یَزِیْدُالْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ إِلَّاخَیْرًا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۱۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۳۲)	جلد۴	صفحہ۱۵۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۹)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۱۵)	جلد۷	صفحہ۳۸۵
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۶۸)	جلد۷	صفحہ۳۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۷۴)	جلد۸	صفحہ۲۲۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ اس کے آنے سے پہلے اسکی دعا کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی مرجائے گا تو اس کے عمل منقطع ہوجائیں گے۔ بے شک مومن کی عمر مومن میں خیر ہی کا اضافہ کرتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَا یَتَمَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ یَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ یَسْتَعْتِبُ ۔ (۱)

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۸۰۷۲) — جلد ۸ — صفحہ ۱۶۱
قال احمد محمد شاکر — اسنادہ صحیح
مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۵۴۳) — جلد ۲ — صفحہ ۱۸۰
جامع الاصول — رقم الحدیث (۱۰۲۸) — جلد ۲ — صفحہ ۳۸۱
قال المحقق — صحیح

(۱) صحیح البخاری — رقم الحدیث (۵۶۷۳) — جلد ۴ — صفحہ ۱۸۱۶
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۷۲۳۵) — جلد ۴ — صفحہ ۲۲۶۱
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۷۵۶۸) — جلد ۷ — صفحہ ۳۳۹
قال احمد شاکر — اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۸۰۷۲) — جلد ۸ — صفحہ ۱۶۷
قال احمد شاکر — اسنادہ صحیح
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۳۰۰۰) — جلد ۷ — صفحہ ۲۶۷
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح
مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۵۴۲) — جلد ۲ — صفحہ ۱۷۹

ترجمة الحديث ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے وہ نیکی میں اور بڑھ جائے ۔اگر وہ بد ہے تو ہو سکتا ہے وہ بد اعمال سے توبہ کر لے۔

-☆-

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۵۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۱
قال المحقق	صحیح		

لمبی عمر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۴)	جلد۳	صفحہ۳۱۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد۴	صفحہ۱۳۹
قال المحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	جلد۱	صفحہ۴۸۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶۱۱)	جلد۱۳	صفحہ۴۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶۲۸)	جلد۱۳	صفحہ۴۲۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۰۵۰)	جلد۱	صفحہ۷۴۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۵۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

-☆-

جناب ابو سلمہ سے ایک روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِسْلَامُهُمَا جَمِيْعًا فَكَانَ اَحَدُهُمَا اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ،ثُمَّ تُوُفِّيَ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قبیلہ بلی سے دو آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور دونوں نے اکٹھے اسلام قبول کیا۔ان میں سے ایک دوسرے سے (اللہ کی بندگی اور نیک اعمال بجا لانے میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا۔ان میں سے جو ریاضت ومجاہدہ کرنے والا تھا اس نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔پھر اس کے بعد دوسرا آدمی ایک سال تک زندہ رہا پھر وہ بھی وصال کر گیا۔

قَالَ طَلْحَةُ:

فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَذِنَ لِلَّذِىْ تُوُفِّيَ الْآخِرُ مِنْهُمَا ،ثُمَّ خَرَجَ فَاَذِنَ لِلَّذِىْ اسْتُشْهِدَ ،ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ فَاِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ　رقم الحدیث (۱۸۳۶)　جلد ۴　صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی:　اسنادہ صحیح

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر ہوں وہ دونوں بھی میرے ساتھ ہیں۔ جنت سے ایک نکلنے والا نکلا تو اس نے اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جوان میں سے بعد میں فوت ہوا تھا۔ پھر نکلنے والا نکلا تو اس نے اسے اجازت دی جو شہید ہوا تھا۔ پھر میری طرف پلٹا اس نے کہا:

لوٹ جاؤ تمہارا ابھی جنت داخل ہونے کا وقت نہیں آیا۔

فَاَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوْا لِذٰلِکَ،فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَدَّثُوْهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ:

مِنْ اَيِّ ذٰلِکَ تَعْجَبُوْنَ ؟۔

صبح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے یہ خواب بیان کیا تو لوگ اس سے متعجب وحیران ہوئے۔ یہ بات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی اور صحابہ کرام نے آپ سے مکمل بات بیان کر دی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں کونسی چیز ہے جس سے تم متعجب وحیران ہو رہے ہو؟

فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا كَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ، ثُمَّ اسْتُشْهِدَ وَدَخَلَ الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهٗ سَنَةً ؟ قَالُوْا : بَلٰى ، قَالَ :

وَاَدْرَکَ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَلّٰى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ ؟ قَالُوْا : بَلٰى

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

فَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ ان دو آدمیوں میں سے عبادت میں

زیادہ اجتہاد کرنے والا تھا پھر وہ شہادت سے بھی سرفراز ہوا۔اور یہ دوسرا (اسکا ساتھی جو اس جیسا بھی نہ تھا) جنت میں اس سے پہلے داخل ہو گیا۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا یہ دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا۔انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ

!آپ نے فرمایا:

اس دوسرے نے رمضان مبارک نہیں پایا اور اس کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال میں اتنی اتنی نمازیں نہیں پڑھیں۔انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ !(اس نے رمضان کے روزے بھی رکھے اور سال بھر نمازیں بھی پڑھیں)۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان دونوں کے درجات کے درمیان آسمان وزمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۲۵)	جلد۴	صفحہ۳۵۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۳)	جلد۲	صفحہ۱۸۲
قال احمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۸۰)	جلد۸	صفحہ۳۰۲
قال احمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۸۲)	جلد۷	صفحہ۲۲۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۱۸
قال المحقق	حسن		

جوانی کے شر سے بڑھاپے کا خیر بہتر، بہت بہتر ہے

قِيْلَ لِشَيْخٍ كَبِيْرٍ مِنْهُمْ:

أَتُحِبُّ الْمَوْتَ ؟ قَالَ : لَا ، قِيْلَ : وَلِمَ ؟ قَالَ:

ذَهَبَ الشَّبَابُ وَشَرُّهُ وَجَاءَ الْكِبَرُ وَخَيْرُهُ إِذَا قُمْتُ ، قُلْتُ : بِسْمِ اللّٰهِ وَإِذَا قَعَدْتُ قُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَبْقٰى لِيْ هٰذَا.

ترجمہ:

اسلاف میں سے ایک عمر رسیدہ شیخ سے کہا گیا:

کیا آپ اپنے لئے موت پسند کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔پوچھا گیا کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا:

جوانی اور اس کا شر جا چکا اور اب بڑھاپا اور اسکا خیر آ گیا۔جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو کہتا ہوں بسم اللہ۔اور جب میں بیٹھتا ہوں تو کہتا ہوں الحمدللہ۔پس میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ نعمت باقی رہے۔

جب تک زندگی ہے
اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیجیے، اس کی بندگی کر لیجیے
مرنے پر بندگی اور یادِ الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا

رُؤِیَ بَعْضُهُمْ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ:

نَدِمْنَا عَلٰی اَمْرٍ عَظِیْمٍ ، نَعْلَمُ وَلَا نَعْمَلُ ، وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ ، وَاللّٰهِ تَسْبِیْحَةٌ اَوْ تَسْبِیْحَتَانِ ، اَوْ رَکْعَةٌ اَوْ رَکْعَتَانِ فِي صَحِیْفَةِ اَحَدِنَا اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

ترجمہ:

دنیا سے گئے ہوئے کسی فرد کو خواب میں دیکھا گیا تو اس نے کہا:

ہم امرِ عظیم پر شرمسار ہیں ہم جانتے ہیں اور عمل نہیں کر سکتے تم جانتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ اللہ کی قسم! ایک تسبیح یا دو تسبیحیں، ایک رکعت یا دو رکعت ہم میں سے کسی ایک کے نامہ اعمال میں اسے دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے محبوب ہے۔

مومن کی زندگی کا ہر دن اس کیلئے غنیمت ہے اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنا چاہیے

قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ:

كُلُّ يَوْمٍ يَعِيْشُ فِيْهِ الْمُؤْمِنُ غَنِيْمَةٌ.

ترجمہ:

اسلاف میں سے کسی نے فرمایا:

ہر دن جس میں مومن زندگی گزار رہا ہے اس کیلئے غنیمت ہے۔

-☆-

مومن کی باقی رہنے والی زندگی
وہ جوہر ہے کہ
ساری دنیا اس کی قیمت نہیں بن سکتی

قَالَ بَعْضُهُمْ :-

بَقِيَّةُ عُمْرِ الْمُؤْمِنِ لَاقِيْمَةَ لَهُ ، يَعْنِي :

اَنَّـهُ يُـمْـكِنُهُ اَنْ يَمْحُوَفِيْهِ مَاسَلَفَ مِنْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ بِالتَّوْبَةِ وَاَنْ يَجْتَهِدَ فِيْهِ فِيْ بُلُوْغِ الدَّرَجٰتِ الْعَالِيَةِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ ، فَاَمَّا مَنْ فَرَطَ فِي بَقِيَّةِ عُمْرِهٖ فَاِنَّهُ خَاسِرٌ ، فَاِنِ ازْدَادَ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ فَذَالِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ،

اَلْاَعْـمَـالُ بِـالْـخَـوَاتِيْمِ ، مَنْ اَصْلَحَ فِيْمَا بَقِيَ غُفِرَلَهُ مَا مَضٰى وَمَنْ اَسَاءَ فِيْمَا بَقِيَ اُخِذَ بِمَا بَقِيَ وَمَامَضٰى .

ترجمہ:

بعض اسلاف نے ارشاد فرمایا:

مومن کی باقی عمر اتنی ارفع چیز ہے کہ اس کی قیمت ہی نہیں ہوسکتی یوں سمجھئے مومن کیلئے ممکن ہے کہ وہ اس باقی عمر میں اپنے گذشتہ گناہوں کو توبہ کے ذریعے مٹادے اور اس عرصہ میں ریاضت ومجاھدہ کرے، اعمال صالحہ کے ذریعے درجات عالیہ تک پہنچے۔بہر حال جس نے اپنی باقی عمر میں کوتاہی کی وہ نقصان اٹھانے والا ہے اور اگر اس باقی زندگی میں گناہ اور بڑھ گئے تو خسران مبین (واضح نقصان) ہے۔

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر جس نے اپنی باقی عمر میں اصلاح کرلی، اعمال صالحہ بجالایا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے باقی عمر میں برے اعمال کئے تو اس کا گذشتہ گناہوں اور آئندہ گناہوں کے سبب مواخذہ ہوگا۔

-☆-

لطائف المعارف لابن رجب الحنبلی

صلہ رحمی کے سبب رزق میں کشادگی ہوتی ہے اور عمر لمبی ہوتی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ ، وَ يُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٢٠٦٧)	جلد٢	صفحہ٧١٦
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٥٩٨٦)	جلد٤	صفحہ١٨٩٦
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٥٥٧)	جلد٥	صفحہ١٣٢
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢١٠٣٠/٢٥٥٧)	جلد٤	صفحہ٣٥٢
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢١٢)	جلد٢	صفحہ١٠٥
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٣٤٢٥)	جلد١١	صفحہ٢٧٩
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (١٣٣٩٠)	جلد٨	صفحہ٢٥٣
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (١٤٩٣)	جلد١	صفحہ٣٦٩
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٣٥٨٨)	جلد٢٠	صفحہ٣٣
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد ضعیف مسلم بن خالد – وھو الزنجی – ضعیف یعتبر بہ فی المتابعات والشواھد		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو یہ چاہتا ہے کہ اسکا رزق کشادہ کر دیا جائے اور اس کی عمر لمبی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

-☆-

تہذیب الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۸۳۰) صفحہ ۴۲۵

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۳۵۸۵) جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۹

قال شعیب الارنووط حدیث صحیح، وھذا اسناد ضعیف لضعف رشدین بن سعد

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۳۸) جلد ۲ صفحہ ۱۸۰

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین غیر کامل بن طلحة الجحدري

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۳۹) جلد ۲ صفحہ ۱۸۱

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین غیر ھاشم بن القاسم، فقد روی لہ ابن ماجہ، وھو ثقة أخو لف، وقد توبع

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۳۹) جلد ۱ صفحہ ۴۲۵

قال الالبانی صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۴۰) جلد ۱ صفحہ ۴۲۵

قال الالبانی صحیح

سلسلة الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث (۲۷۶) جلد ۱ صفحہ ۵۲۰

قال الالبانی متفق علیہ من حدیث انس

مرنے والوں میں جنتی کون؟

ارکان اسلام بجالاتے ہوئے فوت ہو جائے تو وہ صدیقین وشہداء میں سے ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ، فَمِمَّنْ اَنَا؟ قَالَ:

مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۲۱۲)	جلد۳	صفحہ۳۴۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال المحقق:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد۱	صفحہ۵۱
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰۰۳)	جلد۱	صفحہ۵۸۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث :

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور پانچ نمازیں ادا کروں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان کی راتوں میں قیام کروں تو میں کن میں سے ہوں گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔

-☆-

مرتبہ شہادت ایک بلند و بالا مرتبہ ہے یہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے ہر ایک کے مقدر میں نہیں لیکن جو آدمی خلوص دل سے ارکان اسلام بجالاتا ہے اسے بھی مرتبہ شہادت سے سرفراز کردیا جائے گا۔

کلمہ طیبہ کا اخلاص سے ورد کرنے والا، اس پاکیزہ کلمہ سے اپنی کشت ایمان کو تازہ کرنے والا، لا الٰہ الا اللہ کے ذریعے اپنے ایمان کی تجدید کرنے والا، پانچوں وقت سر بندگی جھکانے والا، بارگاہ الٰہی میں سر جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا کیف لینے والا، اپنے سر کو ہر در سے اٹھا کر درِ خداوندی پر جھکانے والا، اذان کی صدائے دلنواز سن کر مساجد کا رخ کرنے والا، اپنے حلال وطیب مال سے زکاۃ ادا کرنے والا، راہ حق میں اپنا مال خرچ کرنے والا، جذبہ رضائے الٰہی سے سرشار ہو کر غرباء و مساکین کی خدمت کرنے والا، روزے رکھ کر اپنی روح کو قوت بخشنے والا، روزہ سے نفس کی انانیت توڑنے والا، سرکش نفس کے منہ میں شریعت اسلامیہ کی لگام ڈالنے والا، پھر ان سلے کپڑے پہن کر اللہ کے گھر بیت اللہ کا رخ کرنیوالا، دیوانوں کی طرح اس کے گھر کے چکر لگانے والا، اور منیٰ کی سرزمین میں اس کے نام پر جانور کے گلے چھری چلانے والا، شہداء، صدیقین کا مرتبہ پا جاتا ہے۔

شہید کو عذابِ قبر نہیں ہوتا۔شہید سے منکر نکیر سوال نہیں کرتے ،شہید کے لئے قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے۔ارکان اسلام پر کاربند مرتبہ شہید پر ہی فائز نہیں ہوتا بلکہ صدیقین کے مرتبہ کو بھی پا جاتا ہے۔مرتبہ صدیق بہر حال مرتبہ شہید سے بلند بہت ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ارکان اسلام پابندی وخلوص سے بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنے لطف وکرم سے مالا مال فرمائے۔

-☆-

عَنْ عَمْرِ و بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :
جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – رَجُلٌ مِنْ قَضَاعَةِ فَقَالَ لَهُ:
إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۵۸۶
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۳۶۸۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۷۴۹)	جلد۱	صفحہ۳۵۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۰۰۳)	جلد۱	صفحہ۵۸۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۲۵۱۵)	جلد۲	صفحہ۲۲۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۵۸۶
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۳۶۸۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۷۴۹)	جلد۱	صفحہ۳۵۹
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بنو قضاعہ قبیلہ کا ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور نمازیں ادا کروں اور ایک ماہ کے روزے رکھوں اور رمضان میں قیام کروں اور زکوۃ ادا کروں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اس پر فوت ہو جائے تو وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۰۰۳) جلد ۱ صفحہ ۵۸۷
قال الالبانی صحیح

صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۵۱۵) جلد ۲ صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی صحیح

موت سے قبل اعمال صالحہ کی توفیق جس سے
اس کے اردگرد والے راضی ہو جاتے ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ، قِيْلَ : كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ ؟ قَالَ :
يَفْتَحُ لَهُ عَمَلاً صَالِحاً بَيْنَ يَدَیْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضَى عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ.

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۷۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۸۴۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۵۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۰۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

جب اللہ تعالٰی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس سے نیک کام کرواتا ہے۔ عرض کیا گیا: وہ بندے سے کیسے نیک کام کرواتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی اس کی موت سے پہلے اسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے اردگرد والے اس سے راضی ہوجاتے ہیں۔

-☆-

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ، قِيْلَ : كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ ؟ قَالَ : يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ .

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالٰی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس سے نیک کام کرواتا ہے۔ عرض کیا گیا: وہ بندے سے نیک کام کیسے کرواتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی اس کی موت سے پہلے اسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے۔ پھر اسی نیک عمل پر اس کی روح قبض فرماتا ہے۔

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۵۷)	جلد۳	صفحہ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۱۹)	جلد۴	صفحہ۱۴۷
قال المحقق	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۷۵)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱)	جلد۲	صفحہ۵۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۵
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۷۶۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۱

اللہ تعالیٰ جس بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
اسے موت سے قبل پاک وصاف کردیتا ہے
یعنی اعمال صالحہ کی توفیق سے نوازتا ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : إِذَاأَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا طَهَّرَهٗ قَبْلَ مَوْتِهٖ ، قَالُوا : وَمَا طُهُوْرُ الْعَبْدِ ؟ قَالَ : عَمَلٌ صَالِحٌ یُلْهِمُهٗ إِیَّاهُ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ عَلَیْهِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے موت سے پہلے پاک کر

صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۳۰۶) — جلد۱ — صفحہ۱۱۷
قال الالبانی — صحیح
کنزالعمال — رقم الحدیث (۳۰۷۶۷) — جلد۱ — صفحہ۱۱۱

دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: بندے کی پاکی کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
عمل صالح کی اسے توفیق دے دیتا ہے یہاں تک کہ اسی پر اس کی روح قبض کی جاتی ہے۔

-☆-

عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحمقِ الْخزَاعِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ ، قِيْلَ : وَمَا عَسَلُهُ ؟ قَالَ: يَفْتَحُ لَهُ عَمَلاً صَالِحًا قَبْلَ مَوْتِهِ ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس کو نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے۔

عرض کیا گیا:

نیک اعمال کی توفیق سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مرتے وقت اس سے کوئی نیک کام کرا دیتا ہے۔ پھر اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۷۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶

زمانہ صبر میں دین پر استقامت اختیار کرنے والے سنت مبارکہ کو مضبوطی سے تھامنے والے کیلئے پچاس شہیدوں کا اجر وثواب ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۸۱۳
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۸۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱۳
صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۲۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی	صحیح		

تمہارے بعد ایک صبر کا زمانہ آئے گا اس میں جو دین حق پر مضبوطی سے قائم ہوگا -سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مضبوطی سے تھامے گا- اس کو تمہارے پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

-☆-

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَزْوَانٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ، أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ ، قَالُوْا : يَانَبِيَّ اللّٰهِ ، أَوْمِنْهُمْ ؟ قَالَ :

بَلْ مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت عقبہ بن غزوان -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تمہارے بعد صبر کے دن آئیں گے ان ایام میں جو مضبوطی سے دین پر قائم ہوگا جس پر تم آج ہو- یعنی سنتِ مبارکہ پر کاربند ہوگا- اس کو تمہارے پچاس شہیدوں کے برابر اجر ملے گا۔ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اس زمانے کے پچاس شہیدوں کے برابر اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلکہ تمہارے پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

-☆-

کنز العمال رقم الحدیث (۳۰۹۷۶) جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۸

دین پر استقامت اختیار کرنے والے کو
جنت کی بشارت

اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ :

استقامت کا مرتبہ کرامت سے بلند ہے۔ جس آدمی کو دین پر استقامت نصیب ہو جائے وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ ایسے بختوں والے کا خاتمہ ان شاء اللہ ایمان پر ہوگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ o نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ o

ترجمۃ:

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کی، نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے، (اور انہیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ تمہیں مبارک ہو وہ جنت جس کا

سورۃ حم السجدہ ۳۰-۳۱

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، ہم تمہارے حامی و مددگار ہیں دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس (آخرت) میں ہر وہ چیز ہے جس کی تمہارے نفس خواہش کریں گے اور تمہارے لئے وہ چیز ہے جو تم مانگو گے، یہ مہمان نوازی ہے غفور رحیم کی طرف سے۔

-☆-

استقامت اختیار کرنے والوں پر اللہ ذوالجلال کا انعام ہے کہ:

ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ انہیں اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں کہ کوئی خوف نہ رکھو اور نہ غمگین ہو وو۔ اور تمہیں خوش خبری ہے اس جنت کی جس کا تم سے وعدو کیا گیا ہے۔ جس خوش قسمت افراد پر فرشتے نازل ہوں یقیناً اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

اس دنیا میں انسان اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ لرزاں وتر ساں رہتا ہے۔ اسے وہی فرشتے کہتے ہیں دنیا سے رخصتی کے وقت تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی غم کھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ کریم کا کرم ہے ایسا خوش نصیب آدمی ایمان کی بہاریں ساتھ لے کر دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔

فرشتے اسے کہتے ہیں تمہیں مبارک ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جنت کی مبارک فرشتوں کی زبانی اسے ہی ملے گی جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ یاد رہے فرشتے کوئی کام خود بخود نہیں کرتے بلکہ ان کا ہر کام حکم الٰہی کے تحت ہوتا ہے۔

دنیا اور آخرت میں جس کے معاون و مددگار، جس کے حامی و ناصر فرشتے ہوں اور جس پر کرم فرمانے والا اللہ ذوالجلال ہو اس کے باایمان رخصتی پر کیسے شک رہ جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتوں کی دوستی ان کی مدد کا تقاضا ہے کہ انسان دولت ایمان ساتھ لے کر دنیا سے رخصت ہو۔ خدا نخواستہ اگر وقت نزع شیطان اپنا داؤ لگانا بھی چاہے گا تو اس آدمی پر اس کا داؤ اس کا وار بے کار ہوگا جس کے مددگار فرشتے ہوں گے اور جس پر لطف و کرم کرنے والا اللہ ہوگا۔

فرشتے صاحبِ استقامت افراد سے فرمائیں گے:

جنت میں تمہارے لئے ہر وہ نعمت ہے جس کے بارے میں تمہارا جی چاہے، تمہارا نفس خواہش کرے اور جنت میں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو تم مانگو گے۔

سبحان اللہ! جنت کی نعمت اسے ہی ملے گی جو دنیا سے با ایمان رخصت ہوگا۔ اور جنت کے انعامات اسی کیلئے ہیں جو نعمت ایمان سے مالا مال بارگاہ الٰہی میں پہنچے گا۔

اللہ تعالیٰ ان صاحب استقامت سے کس درجہ راضی وخوش ہوگا کہ آواز آئے گی:

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ یہ غفور رحیم اللہ کی طرف سے مہمان نوازی ہے جس کا مہمان نواز اللہ ہو اس کے بختوں کو سلام۔

-☆-

دین پر استقامت اختیار کرنے والے
اصحاب جنت ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی تو ان پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ اصحاب جنت ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ جزا ہے اس کی جو وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

اہل استقامت کو اصحاب جنت قرار دیا ہے اور جنت میں داخلہ ایمان سے ہوگا اور جنت کی دائمی وابدی نعمتیں اسے ملیں گی جو نعمت ایمان ساتھ لے کر جائے گا۔ اہل استقامت کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حکیم میں ان کے جنتی ہونے کا اعلان فرما رہا ہے۔

-☆-

الاحقاف　۱۴،۱۳-۴۶

جناب ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ

اور استقامت علی الدین

لَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنِ حَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
لَا تَبْكُوْا عَلَيَّ فَاِنِّيْ لَمْ اَتَنَطَّفْ بِخَطِيْئَةٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ.

ترجمہ:

جب حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا وقت وفات آیا (تو آپ کے عزیز واقارب رونے لگے) آپ نے فرمایا:

مجھ پر رونے کی ضرورت نہیں جب سے میں اسلام لایا ہوں میں نے ایک گناہ بھی نہیں کیا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس درجہ خوش بخت اور پاک باطن تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے باطن کو پاک وطیب فرمادیا۔

یہی صحابی رسول حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب سے غلامی

سیر اعلام النبلاء ۱-۲۰۴

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے جب سے اسلام کی آغوش میں آئے اس وقت سے ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا اور ان کا دامن معصیت کے داغ سے مبرا و منزا رہا۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

-☆-

عماد الدین ابواسحاق مقدسی رحمہ اللہ علیہ

اور استقامت علی الدین

قَالَ الضِّیَاءُ:

سَمِعْتُ خَالِیْ مُوَفَّقُ الدِّیْنَ یَقُوْلُ:

مِنْ عُمْرِیْ اَعْرِفُهٗ ،مَاعَرَفْتُ اَنَّهٗ عَصَی اللّٰهَ مَعْصِیَةً.

ترجمہ:

ضیاءالدین المقدسی فرماتے ہیں:

میں نے اپنے خالوموفق الدین مقدسی کو سنا آپ فرماتے تھے:

جتنی میری عمر ہے اس وقت سے میں انہیں جانتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اس طویل عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی کی ہو۔

-☆-

سیراعلام النبلاء ۲۲-۵۰

فَلَمَّا جَاءَهُ الْمَوْتُ جَعَلَ يَقُوْلُ:

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَتَشَهَّدَ.

جب ان کا وقت وفات آیا تو انہوں نے کہنا شروع کردیا:

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ.

پھر اس کے بعد قبلہ رخ ہوئے کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور جان جان آفرین کے حوالے کردی۔

-☆-

سیر اعلام النبلاء جلد ۲۲ صفحہ ۵۱

مرنے سے پہلے سچی توبہ کرنے والا جنت جاتا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا ، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ :

أَلِيَ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ : لا ، فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :

اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَىٰ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ :

أَنْ تَقَرَّبِي ، وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ : أَنْ تَبَاعَدِي ، وَقَالَ :

قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدَاهُ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ.

صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۱۵۱) جلد ۳ صفحہ ۲۲۱
قال الالبانی صحیح

ترجمة الحديث،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر وہ نکلا اس ارادے سے کہ توبہ کرے۔پس وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا میرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا: نہیں۔پس اس نے اس (راہب) کو قتل کردیا۔

پھر اس نے پوچھنا شروع کردیا کہ کیا میرے لیے توبہ ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا کہ فلاں بستی میں چلے جاؤ۔پس اس کو موت نے آلیا اس حال میں بھی وہ اپنا سینہ اس بستی کی طرف گھسیٹ رہا تھا۔ اس کو لینے کیلئے رحمت اور عذاب کے فرشتے آگئے اور جھگڑنے لگے۔

پس اللہ تعالٰی نے زمین کو حکم دیا جو بستی کی طرف جاتی تھی کو سکڑ جا اور جس طرف سے آرہا تھا اس کو حکم دیا کہ پھیل جا اور فرمایا:

دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو پس انہوں نے اس کو نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب پایا۔پس اللہ تعالٰی نے اس کو بخش دیا۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶۱۳)	جلد۴	صفحہ۱۴
قال المحقق	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۹۵۰۵)	جلد۱۳	صفحہ۴۰۶
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۶۷)	جلد۲	صفحہ۲۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۶)	جلد۴	صفحہ۲۱۱۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد۲	صفحہ۲۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
کنزالعمال	رقم الحدیث (۱۰۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۴۵۹)	جلد۲	صفحہ۸۲۲
قال الالبانی	صحیح		

توبہ، سچی توبہ انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے جو آدمی اپنی غلطیوں اور معصیتوں پر نادم وشرمسار ہو۔اس کی یہ ندامت وشرمساری اس کیلئے بہت مفید ہے کیونکہ اس کا شرمندہ ہونا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ اس کا اپنے خالق ومالک پر ایمان ہے ۔اور اسے یہ یقین کامل ہے کہ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں اپنی کوتاہیوں کا حساب دینا ہے ۔اس تصور سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتا ہے اور عہد کرتا ہے:

اے کریم! مجھے معاف کر دے، میں آئندہ اس جرم کا ارتکاب نہیں کروں گا۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی قطاریں بہتی ہیں اور یہ آنسو اس کے گناہوں کے داغوں کو مٹا دیتے ہیں۔بلکہ ندامت وشرمساری کے یہ آنسو اللہ کی بارگاہ میں یوں مقبول ہوتے ہیں کہ اس کے تمام جرم معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی سوچ دل کے آئینہ کی طرح چمکنے لگتی ہے۔یہی چیز اس کے سعید ہونے کی علامت ٹھہرتی ہے۔

-☆-

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – تَائِبًا مِنَ الزِّنٰى ، وَقَالَ: طَهِّرْنِي وَفِي الْحَدِيْثِ:

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَ سِعَتْهُمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۳۲۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۳۹۴)	جلد۳	صفحہ۲۱۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۳۵)	جلد۶	صفحہ۲۱۴
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۷۵۱۹)	جلد۲	صفحہ۱۳۱۴

ایک آدمی حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پاس زنا سے توبہ کرتے ہوئے آیا۔ اور عرض کی:

یا رسول اللہ مجھے پاک کردیں۔اور حدیث میں ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کہ اس نے ایسی پختہ توبہ کی کہ اگر اس کو ایک امت میں تقسیم کر دیا جائے تو ان سب پر وسیع ہو جائے۔

-☆-

فِي حَدِيْث مُسْلِم عَنِ الْغَامِدِيَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهُ ۔[1]

ترجمة الحديث:

مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت غامدیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول لینے والا بھی ویسی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٦٩٥)	جلد٣	صفحہ١٣٢٢
کنز العمال	رقم الحدیث (١٣٥٣٥)	جلد١	صفحہ٥١٠
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٣٢٣٣)	جلد٣	صفحہ١٣٥
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٣٣٩٣)	جلد٣	صفحہ٣١٧
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (٣٣٣٣)	جلد٣	صفحہ٦٧
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (٧١٥٩)	جلد٦	صفحہ٣٣١
السنن الکبری	رقم الحدیث (٧٢٣١)	جلد٦	صفحہ٣٦٠

تقوی اختیار کرنے والا

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [1]

ترجمہ:

وہ خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے نکلنے کا راستہ بنالیتا ہے اور اسے رزق وہاں سے دیتا ہے جہاں اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

-☆-

تقوی:

خوف وخشیت الٰہی وہ دولت ہے جس کے سبب انسان گناہوں اور معصیتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جو انسان ہر لمحہ اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے رب تعالیٰ اس پر کمال درجہ مہربانی فرماتا ہے۔ درج بالا آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ تقوی اختیار کرنے والے سے ایک وعدہ فرمارہا ہے۔

(۱) سورۂ طلاق ۲،۳

یَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا.

اللہ تعالیٰ اس کیلئے نکلنے کا راستہ بنالیتا ہے زندگی میں بے شمار مصائب وآلام آتے ہیں۔ بہت زیادہ تنگیاں آتی ہیں۔صاحب تقوی کو اللہ تعالیٰ ان تنگیوں سے بحسن وخوبی نکال لیتا ہے۔پھر انسان کیلئے سب سے بڑی سختی اس کی جان کنی کی سختی ہے۔متقی شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس سختی سے بطریق احسن نکال لے گا۔موت کی سختی سے نکلنے کی واحد صورت انسان کا باایمان رخصت ہونا ہے۔تو گویا متقی سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے دنیا سے باایمان لے جائے گا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا۔[1]

اور جو آدمی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا فرمادیتا ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ کریمانہ ہے جو اللہ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔موت کے وقت آسانی تب ہی ہوگی جب نعمت ایمان ساتھ ہوگی تو دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ جو متقی ہے وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

موت کے وقت تنگی سے نکلنے کا مفہوم یہ ہوگا کہ اس کی زبان پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوجائے اور موت کے وقت آسانی کا مفہوم بھی یہی ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا امیدوار بنتے ہوئے اپنی زبان سے خالق ومالک کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے اس دنیا سے روانہ ہو۔

-☆-

(۱) سورۃ طلاق ۴

سرحدِ اسلام کا پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جانے والا

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :

رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲۰
صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۳۴۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۵۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۲۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۸۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث؛

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

ایک دن اور رات دین کی حفاظت کے لئے گھوڑے کو تیار کرنا، سرحد اسلام پر پہرہ دینا، دشمن اسلام کی تاک میں رہنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے۔اور اگر وہ مر جائے تو جو نیک اعمال وہ کیا کرتا تھا اس کا مسلسل اسے اجر وثواب ملتا رہے گا۔اور قبر میں اس کو رزق دیا جائے گا اور منکر نکیر کے سوالوں سے امن میں رہے گا۔

-☆-

غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۱۷۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۷۱
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۴
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۴

سرحد اسلام کا پہرہ دیتے ہوئے مرنے والے کا
قیامت تک اجر و ثواب بڑھتا جائے گا
قبر میں منکر نکیر کے سوالوں سے محفوظ رہے گا

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِىْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ يُنَمّٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۳۰)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۰۰)	جلد۲	صفحہ۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۲۴)	جلد۱۰	صفحہ۴۸۲

ترجمۃ الحدیث،

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر میت کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس کے جو فی سبیل اللہ سرحد اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے وفات پا گیا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیامت تک ملتا رہتا ہے اور قبر میں منکر نکیر کے سوالوں سے امن میں رہتا ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۷٦۷) جلد ۳ صفحہ ۳۲۸

قال محمود محمد محمود الحدیث اسنادہ صحیح رجالہ ثقات

اللہ سے حسن ظن

عَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ، اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ.

ترجمة الحديث،

حضرت واثلہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کیلئے ویسا ہی ہوں۔ اگر وہ اچھا گمان رکھتا ہے تو خیر و بھلائی اس کیلئے ہے اور اگر وہ اچھا گمان نہیں رکھتا تو اس کا وبال اس پر ہے۔

صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۴۳۱۵) — جلد ۲ — صفحہ ۷۹۵
قال الالبانی: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ — رقم الحدیث (۱۶۶۳) — جلد ۴ — صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی: اسنادہ صحیح

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ ، اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهٗ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے گمان کے مطابق ہوں۔ اگر وہ اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کی اچھائی اس کیلئے ہے اور اگر وہ بُرا گمان رکھتا ہے تو اس کا وبال بھی اس کیلئے ہے۔

-☆-

اللہ کے بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھے اگر کوئی غلطی وجرم سرزد ہوجائے تو فوراً بارگاہ الٰہی میں رجوع کرے۔ اس ذات وحدہ لاشریک سے معافی مانگے اور یہ ظن و گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے گناہ کو معاف کردیا ہے اس نے میرے جرم پر قلم عفو پھیر دیا ہے۔ اس نے میری معصیتوں سے سے درگزر فرمادیا ہے۔ وہ رحیم ہے وہ کریم ہے، وہ غفور ہے، وہ شکور ہے۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا گمان رکھے گا تو وعدہ الٰہی کے مطابق اس کا اچھا ثمر بھی اسے ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی عنایتیں اس آدمی کی طرف لپک لپک کر آئیں گی اور رب تعالیٰ کا کرم اسے اپنے حصار میں لے لے گا۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۸۸۸)	جلد۳	صفحہ۴۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۵۳)	جلد۹	صفحہ۹۷

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الاَسْقَعِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ،فَلْيَظُنَّ بِيْ مَاشَاءَ.

ترجمة الحديث:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے بندے کے میرے بارے میں گمان کے مطابق ہوں ۔اب اس کا جو جی چاہے میرے بارے میں گمان کرے۔

-☆-

بندے کو اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے بھی رہنا چاہئے اور اس کے کرم کا امیدوار بھی رہنا چاہئے وہ بڑا رحیم ہے، وہ بڑا کریم ہے ۔اس کا دریائے جودوکرم جب لہریں مارتا ہے تو نا پید کنار سمندر کا روپ دھار لیتا ہے ۔اس وقت جو بھی اپنا دامن اس کے کرم سے بھرنا چاہے بھر سکتا ہے۔

اس کی عنایات کریمانہ کا بادل جب برستا ہے تو موسلا دھار برستا ہے، لگاتار برستا ہے، اتنا برستا ہے کہ کوئی جگہ بھی اس کے کرامات خیر سے محروم نہیں رہتی ۔اس دوران اگر بندہ اپنا برتن سیدھا رکھے، اپنے ظرف کا منہ رحمت خداوندی کی طرف کردے تو چشم زدن میں اس کا کشکول بھر جائے گا۔ اس کی محرومیاں ختم ہو جائیں گی ۔اس کی بدنصیبیوں کا دور یکسر بدل جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کی

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۸۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۱۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۲۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عنایات سے مالا مال کر دیا جائے گا۔

ایک عبد، ایک بندے کا رب تعالیٰ کے بارے میں گمان ہونا چاہیے کہ وہ اس پر ضرور کرم فرمائے گا۔ اس کی معصیتوں کو معاف فرمائے گا اور اسے سچی توبہ کی توفیق بخش دے گا۔

-☆-

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ:

لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۵۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۶۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۱۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۶۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۱۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۳۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۷۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸۶
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال سے تین دن پہلے ارشاد فرما رہے تھے:

تم میں سے کوئی بھی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھے۔

-☆-

مرتے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا خاتمہ ایمان کی علامت ہے۔وہ مرنے والا بیک وقت دل میں دو چیزیں رکھے۔وہ اپنے گناہوں سے ڈرے بھی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار بھی رہے۔جو مرتے وقت اپنے گناہوں سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔اور جو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا امیدوار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے اور اسے سزاوار جنت قرار دیتا ہے اور اپنے سرمدی و ابدی انعامات سے اسے سرفراز فرماتا ہے۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۶۷)	جلد۴	صفحہ۴۹۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۵۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۷)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

اللہ تعالٰی سے حسن ظن رکھنے والے ایک جوان کا وصال

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ لَہٗ:

کَیْفَ تَجِدُکَ ؟ قَالَ : اَرْجُوْ اللّٰہَ وَاَخَافُ ذُنُوْبِیْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَآمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی	حسن صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۸۳۴)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۰

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کی عیادت کیلئے گئے اور وہ مرنے کے قریب تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا:

تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟اس نے کہا:

اللہ تعالیٰ سے امید مغفرت رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بندے کے دل میں ایسی جگہ (مرتے وقت) پر دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرماتا ہے جس کی وہ آرزو کرتا ہے اور اسے محفوظ رکھتا ہے،امن میں رکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔

-☆-

موت کے وقت انسان پر جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا غلبہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے اشتیاق میں وہ موت کو بخوشی گلے لگا لیتا ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۱)	جلد۴	صفحہ۵۴۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۸۳)	جلد۱	صفحہ۵۰۳
قال الالبانی	حسن		

اللہ تعالیٰ کا جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا کَرِهَ لِقَائِیْ کَرِهْتُ لِقَاءَهٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۰۴)	جلد۴	صفحہ
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۹۸)	جلد۳	صفحہ۱۸۱۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۱۹)	جلد۴	صفحہ۲۲۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۸۶)	جلد۳	صفحہ۳۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد۲	صفحہ۸۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۴)	جلد۱	صفحہ۳۸۹
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے جب میرا بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کرنا ناپسند کرے تو میں بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہوں۔

-☆-

مرتے وقت انسان کو اللہ تعالٰی اور اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہونا چاہیے۔اور اس درجہ محبت کا غلبہ ہو کہ وہ ہر چیز کو بھول کر اسی کا ہو رہے پھر جواباً رحمت الٰہی اسے اپنے گلے لگا لے گی۔

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک عشق الٰہی کی آگ میں جلا ہوا وجود موذن رسول محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت آیا تو آپ کی اہلیہ محترمہ کی زبان سے نکلا:

وَاحَرَبَاہ............ہائے افسوس

آپ نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۰۳)	جلد۲	صفحہ
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۸۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۶۹۷)	جلد۷	صفحہ۱۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۱۰)	جلد۹	صفحہ۲۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۴۳)	جلد۲	صفحہ۱۰
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح الاسناد		

وَاطَرَبَاہ.......... واہ واہ مقام خوشی ومسرت

غَدًا نَلْقٰی مُحَمَّدًا وَاَحِبَّۃٗ

کل حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے محبوبوں سے ملاقات ہوگی۔

آخری لحات یہ حسن ظن، یہ اللہ کی رحمتوں پر امید انسان کی نجات اور اس کے رفع درجات کیلئے کافی ہے اور یہی امید انسان کو نجات ابدی کا پروانہ عطا کرتی ہے۔

ابوالنضر حبان فرماتے ہیں: مجھے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یزید بن اسود الجرشی کی موت کا وقت تھا کہ وہ-حضرت واثلہ- ان کے پاس پہنچے۔اس وقت وہ شدت کرب میں تھے۔میں نے آپ سے عرض کی: وہ ثقیل ہیں۔ان کو متوجہ کیا گیا لیکن اس وقت ان کے ہوش سلامت نہیں۔

جب انہوں نے سنا کہ حضرت واثلہ تشریف لائے ہیں تو انہوں نے نیم غنودگی میں ہی اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور انہیں تلاش کرنا شروع کر دیا۔میں جان گیا ان کا اس وقت ارادہ کیا ہے میں نے حضرت واثلہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔

اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ تَقَعَ یَدُہٗ فِیْ یَدِ وَاثِلَۃَ ، ذَالِکَ لِمَوْضِعِ یَدِ وَاثِلَۃَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَضَعُھَا مَرَّۃً عَلٰی صَدْرِہٖ وَمَرَّۃً عَلٰی وَجْھِہٖ وَمَرَّۃً عَلٰی فِیْہِ.

ان کا ارادہ تھا کہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں آجائے کیونکہ یہی حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے جس نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو چھوا تھا۔

پس انہوں نے اس دست مبارک کو(حضرت واثلہ کے ہاتھ کو اپنے) سینے سے ملانا شروع کر دیا، کبھی وہ اپنے چہرے پر پھیرتے اور کبھی اپنے منہ پر رکھتے۔

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مجھے اس کی خبر دیجئے۔

آپ کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا ظن ہے؟ انہوں نے فرمایا:

میرے گناہوں نے مجھے غرق کر دیا میں ہلاکت کے قریب ہوں لیکن میں اپنے رب کی رحمت کا امیدوار رہوں۔ حضرت واثلہ نے اتنا سن کر اللہ اکبر کہا اور تمام لوگوں نے بھی حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی تکبیر سن کر اللہ اکبر کہا۔ انہوں نے فرمایا:

اللہ اکبر میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ، فَلْیَظُنَّ بِیْ مَاشَاءَ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے بندے کے میرے بارے میں گمان کے مطابق ہوں۔ اب اس کا جو جی چاہے میرے بارے میں گمان کرے۔

-☆-

قَالَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ:

دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَعُوْدُهٗ فَذَهَبَ بَعْضُ الْقَوْمِ یُرَجِّیْهِ فَقَالَ:

اِنِّیْ لَاَرْجُوْرَبِّیْ وَقَدْ صُمْتُ لَهٗ ثَمَانِیْنَ رَمَضَانَ.[1]

ترجمة الحديث:

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو عبدالرحمٰن کے پاس پہنچے ان کی تیمارداری کیلئے کچھ لوگوں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے کرم کی امید دلانا شروع کی تو آپ نے فرمایا:

میں اپنے رب کے لطف و کرم کا امیدوا رہوں کیونکہ میں نے اس کی رضا کیلئے اسی (۸۰) سال رمضان کے روزے رکھے۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۱۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۱۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

(۱) الثبات عند الممات

عمل صالح پر زندگی کا اختتام

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ،

وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ،

وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث،

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خلوص دل سے لاالہ الا اللہ کہا اور اسی پر وہ

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۴۴) جلد۲ صفحہ۱۳
قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۹۸۵) جلد۱ صفحہ۵۷۹
قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۳۱۷) جلد۱۶ صفحہ۵۹۰
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح

فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے روزہ رکھا اور اسی پر وہ فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صدقہ کیا اور اسی پر وہ فوت ہو گیا وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

روزہ کے افطار کے وقت یا
روزہ مکمل ہونے کے بعد
وفات پانے والا جنت میں داخل ہوگا

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ خُتِمَ لَهُ بِصِیَامِ یَوْمٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ ،

أَیْ مَاتَ بَعْدَ صَوْمِهٖ أَوْ عِنْدَ إِفْطَارِهٖ عَقْبَ صَوْمِهٖ.

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۱۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۹۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۳۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۶۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۳
قال المحقق	حذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کی زندگی کا اختتام دن بھر روزے پر ہوا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یعنی روزے کے بعد فوت ہو جائے یا روزے کے بعد افطاری کے وقت فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

دوران حج انتقال کر جانے والا
قیامت کے دن لبیک اللھم لبیک کہتا اٹھے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاَقْعَصَتْهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ بِثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۹۵۱) — جلد۱ — صفحہ۲۸۷
قال الالبانی — صحیح

صحیح سنن ابوداؤد — رقم الحدیث (۳۲۳۸) — جلد۲ — صفحہ۳۰۹
قال الالبانی — صحیح

صحیح سنن ابوداؤد — رقم الحدیث (۳۲۳۹) — جلد۲ — صفحہ۳۰۹
قال الالبانی — صحیح

صحیح سنن ابوداؤد — رقم الحدیث (۳۲۴۰) — جلد۲ — صفحہ۳۱۰
قال الالبانی — صحیح

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا وہ اپنی سواری سے گر گیا، اس کی گردن ٹوٹ گئی (اور وہ مرگیا) حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور ان ہی دونوں کپڑوں میں اسے دفن کر دو۔ نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ یہ قیامت کے دن لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

-☆-

صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۳۲۲۱)	جلد۲	صفحہ۳۱۰
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۰۳۲)	جلد۲	صفحہ۴۱۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۶۷۹)	جلد۴	صفحہ۳۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۶۸۰)	جلد۴	صفحہ۳۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد۴	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد۴	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۴)	جلد۴	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد۴	صفحہ۹۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۶)	جلد۴	صفحہ۹۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۸۲۷)	جلد۴	صفحہ۹۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۵۷)	جلد۹	صفحہ۲۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۵۸)	جلد۹	صفحہ۲۷۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۵۹)	جلد۹	صفحہ۲۷۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۶۰)	جلد۹	صفحہ۲۷۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۸۴)	جلد۳	صفحہ۵۱۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۲۳۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۳۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۹۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۰۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۵۹۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۸۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰
قال الالبانی	صحیح		

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف ہجرت کرنے والا اگر
دوران ہجرت انتقال کرجائے تو
اس کی مغفرت ہوجاتی ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر گھر سے ہجرت کرکے نکل جائے۔ پھر اسے موت آئے اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

-☆-

صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْ لِی فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

اِذَا قَالَ حِیْنَ یُمْسِی فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَوْکَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِذَا قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ مِثْلَہٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۰۶)	(۶۳۲۳)	
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۷)	جلد۳	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۶۶)	جلد۱۳	صفحہ۳۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۴۷)	جلد۱۳	صفحہ۳۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۲)	جلد۷	صفحہ۲۹۲
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۳)	جلد۷	صفحہ۲۹۲
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۵)	جلد۷	صفحہ۲۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۷)	جلد۷	صفحہ۲۹۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۹)	جلد۷	صفحہ۲۹۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۳۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۵)	جلد۳	صفحہ۳۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۰)	جلد۳	صفحہ۳۳۷
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۷۶۳)	جلد۹	صفحہ۱۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۳۵)	جلد۹	صفحہ۱۷۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۳۶)	جلد۹	صفحہ۱۷۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۳۱)	جلد۹	صفحہ۲۱۶
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	جلد۱	صفحہ۶۸۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۳۷۵)	جلد۳	صفحہ۳۳۷

سید الاستغفار (بخشش کیلئے کی جانے والی دعاؤں کی سردار) دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ ، وَاَبُوْءِ لَکَ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْ لِی فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا غلام ہوں، میں تیرے عہد و پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں، اور میں اپنے کیے ہوئے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

جب کوئی شام کے وقت کہے اور فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا یا جنت والوں میں سے ہو گا

اور جب وہ صبح کے وقت کہے اور اس روز فوت ہو جائے تو بھی اسی طرح جنتی ہو گا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۶۵۰)　جلد۱　صفحہ۳۱۱
قال الالبانی　صحیح
الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۹۵۱)　جلد۱　صفحہ۵۰۲
قال المحقق　صحیح

کم از کم دس آیات کی تلاوت کے ساتھ قیام کرنے والا اگر اسی رات انتقال کر جائے جنت جائے گا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۴
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۷۴۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۵

ترجمة الحديث؛

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔

اور جس آدمی نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام قانتین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

اور جس آدمی نے ہزار آیات کے ساتھ قیام کیا تو اس کا نام قنطار لینے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۲۵۷۲)　جلد۶　صفحہ۳۱۰
قال شعیب الارنؤوط　اسنادہ حسن
صحیح سنن ابی داؤد　رقم الحدیث (۱۳۹۸)　جلد۱　صفحہ۳۸۷
قال الالبانی　صحیح
صحیح ابن خزیمہ　رقم الحدیث (۱۱۴۴)　جلد۱　صفحہ۵۶۷
قال الالبانی　اسنادہ جید

گھر سے نکلتے وقت کلمات طیبات پڑھ کر نکلنے والا
اگر راستہ میں انتقال کر جائے تو
جنت جائے گا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
مَنْ قَالَ – يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ – بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، يُقَالُ حِينَئِذٍ:
هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ : كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۴۲۶) جلد ۳ صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی: صحیح
صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۰۹۵) جلد ۳ صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۶۴۱۹) جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۶
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں، میرا اللہ تعالیٰ پر ہی توکل ہے، گناہ سے پھرنا نہیں اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

تو اس کو کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت سے سرفراز کر دیا گیا، تیری کفایت کر دی گئی تجھے (اللہ کے غضب سے) بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے:

تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیسے چل سکتا ہے جسے ہدایت دے دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۳)	جلد ۱	صفحہ
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۸۳۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۹
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۶۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۵
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۶

مدینہ طیبہ میں مرنے والا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ یَمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا ، فَإِنِّی أَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِهَا .

صحیح الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۱۱۹۵) — جلد۲ — صفحہ۵۲
قال الالبانی — صحیح
صحیح الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۱۱۹۶) — جلد۲ — صفحہ۵۲
قال الالبانی — صحیح
صحیح الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۱۱۹۷) — جلد۲ — صفحہ۵۲
قال الالبانی — صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۵۴۳۷) — جلد۵ — صفحہ۲۶
قال احمد محمد شاکر — اسنادہ صحیح
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۳۷۴۱) — جلد۹ — صفحہ۵۷
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۹۱۷) — جلد۳ — صفحہ۵۸۷
قال الالبانی — صحیح

ترجمة الحديث،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو استطاعت رکھتا ہو مدینہ منورہ میں مرنے کی اسے چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں جا کر مرے۔پس بے شک میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ منورہ میں فوت ہوگا۔"

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد۳	صفحہ۵۲۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۷۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۷۱)	جلد۴	صفحہ۲۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۹۱۱)	جلد۱۱	صفحہ۳۲۵
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۹۳)	جلد۲	صفحہ۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۹۴)	جلد۲	صفحہ۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۴۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۹۷)	جلد۲	صفحہ۱۸۴
قال المحقق	صحیح		

میدان جنگ میں شہید ہونا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔[1]

ترجمۃ:

اور نہ کہا کرو انھیں جو قتل کیے جاتے ہیں اللہ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اسے) سمجھ نہیں سکتے۔

-☆-

حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب میدان بدر میں کئی مسلمان شہید ہوئے تو لوگوں نے کہنا شروع کیا:

فلاں مر گیا وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہو گیا۔ غیرت الٰہی اس کو برداشت نہ کر سکی کہ جن لوگوں نے اس کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں انھیں مردہ کہا جائے۔ اس لئے یہ آیت نازل فرما کر اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ کہنے سے سختی سے روک دیا۔ بلکہ بتایا کہ وہ زندہ ہیں۔

(۱) سورۃ البقرہ، ۱۵۴

شہداء کی زندگی کس قسم کی ہے؟ اس پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب روح المعانی تصریح کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ كَثِيْرٌ مِنَ السَّلَفِ اِلٰى اَنَّهَا حَقِيْقِيَّةٌ بِالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ وَذَهَبَ الْبَعْضُ اِلٰى اَنَّهَا رُوْحَانِيَّةٌ وَالْمَشْهُوْرُ تَرْجِيْحُ الْاَوَّلِ.

یعنی سلف صالحین کی اکثریت کا یہی مذہب ہے کہ شہداء کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی زندگی ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ صرف روحانی زندگی ہوتی ہے۔ لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔

صاحب تفسیر مظہری بیان فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِيْ لِاَرْوَاحِهِمْ قُوَّةَ الْاَجْسَادِ فَيَذْهَبُوْنَ مِنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاؤُوْنَ وَيَنْصُرُوْنَ اَوْلِيَاءَهُمْ وَيُدَمِّرُوْنَ اَعْدَاءَهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جسموں کی قوت دیتا ہے۔ وہ زمین، آسمان اور جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ اور وہ (شہداء) اپنے دوستوں کی امداد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

جب شہداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو انبیاء اور صدیقین اُمت جو شہیدوں سے مرتبہ و شان میں بالاتفاق اعلیٰ اور برتر ہیں ان کی زندگی میں کیوں کر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی زندگی کی وجہ سے ان کے جسم خاکی بھی صحیح و سلامت رہتے ہیں۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا ہے۔

جنگ احد کے چھیالیس سال بعد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن جبیر کی قبر (دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے) سیلاب کی وجہ سے جب کُھل گئی تو ان کے اجساد طاہرہ یوں تر و تازہ اور شگفتہ و شاداب پائے گئے جیسے انھیں کل ہی دفن کیا گیا ہو۔[1]

اس بیسوی صدی کا واقعہ ہے کہ جب دریائے دجلہ حضرت عبداللہ بن جابر اور دیگر شہداء کی

(1) موطا امام مالک

قبروں کے بالکل نزدیک پہنچ گیا۔ تو حکومت عراق نے ان شہداء کرام کی نعشوں کو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کے جوار میں منتقل کرنا چاہا تو ان حضرات کی قبریں کھودیں گئیں۔ تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی ان کے پاک جسم صحیح وسلامت پائے گئے۔ ہزارہا مخلوق نے اسلام کا یہ معجزہ اور قرآن کی اس آیت کی صداقت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

یعنی اس زندگی کی ماہیت وحقیقت تم اپنے عقل وحواس سے نہیں سمجھ سکتے۔ اگر تمہاری عقل نہ سمجھ سکے تو تم انکار کی جرأت نہ کرنا۔

-☆-

تفسیر ضیاء القرآن (سورۃ البقرہ) جلد ۱ صفحہ ۱۵۴

فی سبیل اللہ شہداء کو مردہ بھی گمان نہ کیجئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق بھی کھاتے ہیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ o فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ [1]

ترجمہ:

نہ گمان کیجئے انہیں جنہیں قتل کر دیا گیا اللہ کی راہ میں، مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔ شاد ہیں ان (نعمتوں) سے جو عنایت فرمائی ہیں انہیں اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اور خوش ہو رہے ہیں بسبب ان لوگوں کے جو ابھی تک نہیں آ ملے ان سے ان کے پیچھے رہ جانے والوں سے کہ نہیں ہے کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ خوش ہو رہے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر اور (اس پر) کہ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر ایمان والوں کا۔

-☆-

(۱) آل عمران ۱۶۹۔۱۷۱

اللہ رب العزت نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۴ میں تو یہ حکم فرمایا کہ زبان سے مت کہو کہ شہید مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ یہاں یہ تاکیدی حکم دیا جا رہا ہے کہ تمہارے دل میں بھی یہ گمان نہ گزرے کہ راہ خدا میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے مردہ ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں اپنے رب کی جناب سے رزق بھی دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے جس خصوصی لطف و احسان سے انھیں نوازا ہے اس پر وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

البتہ اس زندگی کی حقیقت ہمارے فہم و ادارک سے ماوراء ہے۔ اور کسی چیز کا ہمارے فہم کی رسائی سے بالاتر ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ روح کی ماہیت آج تک سرِّ مکتوم ہے۔ اس کو نہ سمجھ سکنا اس کے عدم کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ ہم شہداء کو زندہ یقین کرتے ہیں کیونکہ ہمارے رب نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ ہم ان کو مردہ نہیں کہتے ہم انھیں مردہ خیال بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارے رب نے انھیں مردہ کہنے اور انھیں مردہ خیال کرنے سے تاکیداً منع کیا ہے۔

ہمارے رب کا ہر ارشاد حق ہے اور اس کا ہر فرمان سچاً ہے اور واجب الاذعان ہے۔ ہم عقل کے غلام نہیں کہ عقل جس کو تسلیم کرے اس کو مان لیں اور جس کو تسلیم نہ کرے اس کا انکار کردیں۔ ہم تو اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں اور اس پر نازل ہونے والی وحی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے۔ وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں۔ جنتی میوے کھاتے ہیں۔ طلائی قندیلیں جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں۔ جب انھوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائی تو کہا:

ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انھیں تمھاری خبر پہنچاؤں گا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی صحیح ہے اور اللہ کی کتاب کی یہ آیت بھی سچی ہے۔ جنت میں رہتے ہوئے شہداء کی روحوں کا تعلق اپنے بدنوں سے قائم ہے اور وہ اپنے بدنوں کے ساتھ زندہ ہیں۔ اسی حیات کی وجہ سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہر سال شہداء احد کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور انہیں اپنی دعاؤں اور تسلیمات سے محظوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے جمال جہاں افروز کے دیدار سے بھی انہیں شاد کام فرمایا کرتے۔[1]

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

حَیَاۃُ الشُّھَدَاءِ مُحَقَّقَۃٌ۔

شہداء کا زندہ ہونا ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

وَاَنَّ الْاَرْضَ لَاتَاْکُلُ اَجْسَادَالْاَنْبِیَاءِ وَالشُّھَدَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْمُؤَذِّنِیْنَ الْمُحْتَسِبِیْنَ وَحَمَلَةِ الْقُرْآنِ ۔

یعنی زمین انبیاء کرام، شہیدوں، علمائے ربانیین، ثواب کے لئے اذان دینے والوں اور قرآن کے حافظوں کے جسم نہیں کھاتی۔

شہداء جب اللہ تعالٰی کی شان بندہ پروری اور ذرّہ نوازی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں کہ اپنے پیچھے جن مسلمانوں کو وہ چھوڑ آئے ہیں وہ بھی راہ خدا میں جان دینے کے بعد انہی عنایات اور نوازشات سے بہرہ ور کیے جائیں گے۔

-☆-

(۱) خزائن العرفان

شہید کے لئے چھ(6) انعامات

خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے مغفرت

جان نکلتے وقت جنت کا نظارہ

عذاب قبر سے محفوظ

فزع اکبر سے مامون

زیور ایمان پہنایا جانا

حور عین سے شادی

ستر رشتہ داروں کی شفاعت

عَنِ المِقْدَامِ بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ:
يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلّٰى حِلْيَةَ الْإِيْمَانِ ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ....

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کیلئے چھ انعام (خصلتیں) ہیں:

اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

اسے جان نکلتے وقت اس کا جنت میں ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

وہ عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے۔

فزع اکبر سے امن میں ہوگا۔

اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔

صحیح الجامع الصغیر وزیادة	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جلد۲	صفحہ۹۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۶۳)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۹۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد۷	صفحہ۶۱۲
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۲۹۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۲۹۳
قال المنذری	اسنادہ احمد حسن		
مشکوة المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۲	صفحہ۱۲
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۱۹۳۶۰)	جلد۲	صفحہ۳۳۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۵۱۶)	جلد۵	صفحہ۴۱۰

حورعین سے اس کی شادی کی جائے گی۔

اور وہ اپنے عزیز واقربا میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم بے پایاں ہے جب بھی اس کی رحمت کا بادل برستا ہے تو خوب برستا ہے لیکن ایک شہید پر اس کی رحمت وعنایت کا جوبن نرالا ہے ملاحظہ ہو۔

يُغْفَرُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ:

اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر جس خوش نصیب نے اپنی جان کی بازی لگادی۔اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے جس نیک بخت نے جام شہادت اپنے لبوں سے لگایا اس کی گزشتہ زندگی نہ معلوم کیسی ہوگی۔یہ ضروری نہیں کہ اس کی زندگی ایک متقی وپرہیز گار سی گزری ہو اور وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا خیال رکھنے والا ہو۔ہوسکتا ہے اس کی زندگی معصیت کے داغوں سے پر ہو اسکی کتاب زندگی کا ہر ورق داغوں سے بھرا پڑا ہو۔ہوسکتا ہے اس کی بائیں جانب بیٹھنے والے فرشتے نے دفتر کے دفتر سیاہ کئے ہوں۔لیکن جب ازلی سعادت نے کروٹ لی جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہوگیا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرلیا۔

ایسے خوش نصیب پر کرم الٰہی دیکھئے اس کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اللہ الکریم اس کی زندگی کے سارے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔اس کی معصیتوں سے درگزر کردیا جاتا ہے۔بائیں طرف والا فرشتہ جتنے دفتر سیاہ کرتا رہا ان سب کو دھو دیا جاتا ہے۔اور اسے پاک وصاف کرکے جنت کی دہلیز تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ:

اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لئے جو انعامات تیار کیے ہیں وہ اسے دکھادیے جاتے ہیں۔

شہید فی سبیل اللہ کس قدر رحمت الٰہیہ سے بھر پور ہے کہ ادھر اس کی جان نکل رہی ہوتی ہے

ادھر اسے اسکے جنتی محلات دکھادیئے جاتے ہیں ۔جنتی محلات ،انکی دلکشی، انکا حسن و جمال، جنتی باغات، ان باغات میں لگے پھل اور پھول، وہاں چہچہاتے پرندے، اور پھر ان سے گزرتی نہریں سب اس کی نگاہوں کے سامنے کردی جاتی ہیں ۔وہ ان کے حسن میں یوں کھو جاتا ہے کہ اسے تکلیف کا احساس تک نہیں ہوتا اور وہ ربّ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ لے کر راہی جنت ہوتا ہے ۔

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

قبر ایسی جگہ ہے جس کے تصور سے بڑوں بڑوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال نہ ہوتو وہاں کون راحت پا سکتا ہے ۔

راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے کو نوید سنائی جارہی ہے کہ اے خوش نصیب! تو نے اپنا خون اللہ کی راہ میں بہادیا ۔تجھے قبر سے گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم تیرے شامل حال ہے ۔وہ اللہ تجھے قبر کے عذاب سے مامون ومحفوظ فرمائے گا اور جو انسان قبر کی سختی و تنگی اور اس کے عذاب سے بچ گیا سمجھ لیجئے وہ ابدی انعامات سے اور مالا مال ہو گیا ۔

يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ:

قیامت کی گھبراہٹ بہت بڑی گھبراہٹ ہے جلال الٰہی عیاں ہوگا ۔کسی کو اس کی اجازت کے بغیر بات کرنے کی طاقت نہ ہوگی ۔سورج پوری شدت سے آگ برسا رہا ہوگا ۔نفسی نفسی کا عالم ہو گا تمام رشتہ داریاں اور تمام تعلقات ٹوٹ چکے ہونگے ۔الا ماشاء اللہ ماں باپ ،بہن بھائی میاں بیوی، بیٹا بیٹی سب پر عجب گھبراہٹ ہوگی ۔کہ وہ ایک دوسرے سے بھاگ رہے ہوں گے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا ۔

اس عالم گھبراہٹ میں راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا فی سبیل اللہ شہید ہونے والا امن وسکون میں ہوگا ۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں مزے سے وقت گزار رہا ہوگا ۔

يُحَلّٰى حِلْيَةَ الْإِيْمَانِ:

شہید کو قیامت کے دن ایمان کا زیور پہنا دیا جائے گا پورا محشر اس کے زیور ایمان کی چمک دمک کو دیکھ رہا ہوگا۔ یہ اس بات کی نشانی ہوگی کہ اسے کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں، اسے کوئی رنج و تکلیف نہیں۔ کیونکہ اسکا خالق و مالک اس سے راضی ہے اور اس اللہ نے اسے ایمان کا زیور پہنایا ہے۔

زیور سے لدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ زیورات پہننے والا کنگال و مفلس نہیں یہ دولت سے لبریز ہے۔ یہ فارغ البال ہے اس طرح قیامت کے بھرے مجمع میں جسے ایمان کا چمکتا زیور پہنایا جائے گا جس کی چمک کے سامنے آفتاب و ماہتاب کی چمک چہ معنی دارد۔ اس آدمی کے بارے میں واضح اعلان ہے کہ یہ مفلس و کنگال نہیں۔ اس کے پاس اصل زر ایمان پوری آب و تاب کے ساتھ ہے۔ اور یہ اس کے تمام اخروی مراحل میں اس کے کام آئے گا۔

يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ:

شادی کا دن انسانی زندگی کا بڑا اہم دن ہوتا ہے گویا وہ اس کی زندگی کا حسین ترین دن ہے۔ شادی کے دن کا بڑی بے تابی سے انتظار کیا جاتا ہے۔ تمام عزیز و اقارب اور اہل محبت کے دل بھی خوشی سے لبریز ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن شہید فی سبیل اللہ کی شادی کا دن ہے پھر اس کی شادی کا اہتمام کرنے والا سب سخیوں سے بڑا سخی، سب داتاؤں کا داتا خود اللہ ذوالجلال والاکرام ہے۔ تو جس کی شادی کا اہتمام کائنات کا فرمانروائے مطلق جل جلالہ کرنے والا ہو اس شادی کے دولہا کی خوشی کا عالم کیا ہوگا۔ اور اس شادی میں شریک باراتیوں کی مسرت و شادمانی قابل دید ہوگی۔

يَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ اِنْسَاناً مِنْ اَقَارِبِهٖ:

قیامت کے دن شہید کو اللہ تعالیٰ ایک اور اعزاز سے نوازے گا وہ اعزاز بہت بڑا اعزاز ہے۔

شہید کے خاندان کے وہ افراد جن کی زندگی معصیتوں کے داغوں سے داغدار رہی اور وہ گناہ اور نافرمانیاں کر کے جہنم کے مستحق ہوئے اللہ تعالیٰ شہید سے فرمائے گا:

اپنے قریبی رشتہ دار انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاوہ کتنے رشتہ دار لے جائے گا۔

ستر (۷۰) رشتہ داروں کو جنت لے جائے گا۔

اگر کسی آدمی کی شادی ہو اور اسکا کوئی بھائی کسی جرم کی سزا کے طور پر جیل میں ہو اس کے نکلنے کی کوئی امید نہ ہو اگر وہ اچانک شادی والے دن گھر پہنچ جائے تو شادی کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ بلکہ بھائی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ بھائی کی رہائی کی خوشی شادی سے زیادہ ہوگی۔

اب قیامت کا تصور کیجئے شہید کی شادی کا انتظام ہے اسکی شادی ہو رہی ہے۔ اسکا اہتمام اللہ ربُّ العزّت فرما رہا ہے پھر اس دولہا سے کہا جائے گا:

اب اپنے ان رشتہ داروں کے ناموں پر نشان لگاؤ جو اپنے برے اعمال کی سزا کے طور پر جہنم کے مستحق ہیں اپنے ایک دو نہیں ستر قریبی رشتہ دار جنت لے جاؤ۔

سبحان اللہ! شہید کا یہ اعزاز!

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ ہمیں بھی شہادت کی موت نصیب فرمائے (آمین)

بِرَحْمَتِکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

-☆-

شہید فی سبیل اللہ

قبر کے امتحان سے بری

عَنْ رَاشِدِبْنُ سَعْدٍ قَالَ:

اَنَّ رَجُلاًمِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِه وَسَلَّم قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

مَابَالُ الْمُؤْمِنِیْنَ یُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ إِلاَّ الشَّهِیْدَ قَالَ:

کَفٰی بِبَارِقَةِ السُّیُوْفِ عَلٰی رَأْسِهٖ فِتْنَةٌ.

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۱۹۱)	جلد۲	صفحہ۴۷۳
اسدالغابۃ	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد۶	صفحہ۴۰۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۳)	جلد۲	صفحہ۷۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۵۷)	جلد۲	صفحہ۲۹۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی	صحیح		
الدرالمنثور		جلد۲	صفحہ۱۵۵

ترجمة الحدیث،

حضرت راشد بن صالح روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی ایک آدمی نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا وجہ ہے کہ سوائے شہید کے تمام مومنین سے قبر میں امتحان لیا جائے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کے سر پر تلواروں کی چمک کا فتنہ ہی کافی ہے۔

-☆-

الدر المنثور		جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۲۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۷
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۲۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۵

فی سبیل اللہ مقتول شہید ہے
فی سبیل اللہ طبعی موت مرنے والا شہید ہے

عَنْ عَبْدِالْمَالِکِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ:

مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ ؟ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، قَالَ:

إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا قَلِيْلٌ ، قَالُوْا : فَمَنْ هُمْ ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۳۶)	جلد۲	صفحہ۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۴۳)	جلد۳	صفحہ۴۹۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۷۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۶
قال المحقق	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبدالملک بن ہارون بن عنترہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔نے عرض کی:

یا رسول اللہ! جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس طرح تو پھر میری امت کے شہید بہت کم ہونگے۔صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر شہید کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو طاعون کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پانی میں غرق ہو کر فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۵۵۴)	جلد۵	صفحہ۳۸۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد۳	صفحہ۳۹
اسدالغابۃ	رقم الحدیث (۳۱۱۰)	جلد۴	صفحہ۲۹۴
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۷۸)	جلد۸	صفحہ۱۲۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۸۸)	جلد۷	صفحہ۴۲۰
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۵۸۴)	جلد۱۶	صفحہ۴۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۸۷)	جلد۷	صفحہ۴۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسندابی داؤدالطیالسی	رقم الحدیث (۵۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۰۸
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۵	صفحہ۱۸۲
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۶۳۳)	جلد۵	صفحہ۱۸۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۸۶)	جلد۷	صفحہ۴۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

اللہ تعالیٰ کی راہ بھی کتنی عظیم راہ ہے فی سبیل اللہ اپنے گھر سے نکلنے والا گویا رحمت الٰہیہ کے حصار میں آ جاتا ہے۔ جب تک رحمت الٰہیہ اس کے اطراف میں اسے گھیرا ڈالے ہوئے ہے فرشتے ، قدسی اپنے پروں سے اس پر سائبان تانے کھڑے ہیں۔

اسلام کا یہ مجاہد مملکت اسلامیہ کی جغرافی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا اگر اس کے مقدر میں تلواروں کے سایوں میں موت نہیں تو اسے مایوس نہیں ہونا۔ کیونکہ اگر وہ بستر پر ہی اپنی جان دے گیا تو اسے شہید فی سبیل اللہ کا اجر وثواب ملے گا۔

یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ایک انعام ہے رب تعالیٰ جب دیتا ہے تو بے حد و بے حساب عطا فرماتا ہے۔ عقل جس کی پرواز محدود ہے وہ ان انعامات کا ادارک نہیں کر سکتی۔ پہلے تو اسے یہ ہی نہیں سمجھ میں آتا کہ طبعی موت مرنے والا بستر پر جان دینے والا اتنے اعلیٰ وارفع انعامات کا مستحق کیسے ہو گیا۔ لیکن اس عقل درماندہ کو یہ خبر ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دل دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت کی قدر کی جاتی ہے۔ واقعی ایک مخلص ورضائے الٰہی کے طلب گار پر عنایات الٰہیہ کی بارش کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

سواری کے گرانے سے مرنے والا شہید ہے

عَنْ اَبِی مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

مَنْ فَصَلَ – اَیْ : خَرَجَ – فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَھُوَ شَھِیْدٌ اَوْ وَقَصَتْہُ فَرَسُہٗ ، اَوْ بَعِیْرُہٗ ، اَوْلَدَغَتْہُ ھَامَّۃٌ ، اَوْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ شَھِیْدٌ وَاِنَّ لَہُ الْجَنَّۃَ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۴۱۶)	جلد۳	۹۰۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد۲	صفحہ ۱۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۱۴)	جلد۲	صفحہ ۲۳۲
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۶۴۱۴)	جلد۲	صفحہ ۱۰۹۵
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۶۵)	جلد۹	صفحہ ۲۸۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد۹	صفحہ ۴۷۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو مالک اشعری روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو اللہ کی راہ میں نکلا اور فوت ہو گیا یا مارا گیا وہ شہید ہے، یا اس کو اس کے گھوڑے نے گرا دیا اور وہ فوت ہو گیا تو وہ بھی شہید ہے، یا اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا تو بھی وہ شہید ہے، یا اسے موذی جانور نے ڈس لیا، یا وہ اپنے بستر پر فوت ہو گیا کسی بھی وجہ سے اگر اللہ کی رضا میں فوت ہو گیا تو وہ شہید ہے اور اس کیلئے جنت ہے۔

-☆-

ایک مرد مومن جذبہ جہاد سے سرشار ہے اس کے انگ انگ میں جانثاری کی تڑپ ہے وہ ہر لحہ اسلام کی سربلندی کے لئے فکرمند رہتا ہے۔

یہی سوچ وفکر اسے ایک دن کشاں کشاں میدان جہاد کی طرف لے جاتی ہے جہاں اسلام کے سپوت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں وہ دنیا اور تفکرات دنیا سے دور بہت دور نکل چکے ہیں انہیں وہاں نہ اپنی اولاد کا فکر ہے اور نہ اپنی جائیداد کا۔ وہ اپنا دامن دولت دنیا سے نہیں بلکہ دولت عقبیٰ سے بھرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف اپنے گھر کی چاردیواری میں سجدہ ہائے بندگی کر کے اپنے پروردگار کو راضی نہیں کرنا چاہتے بلکہ وہ تلواروں کی چھاؤں میں نیزوں اور تیروں کی بارش میں خالق ومالک کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

یہ بندہ مومن بھی گھر سے انہی جذبات کو لیکر نکلتا ہے وہ سر سے پاؤں تک اسی سعادت کو حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ اسکا جی چاہتا ہے جب قیامت کے دن پاک پروردگار مجاہدین اسلام کو بلائے اور ان کے سر پر عزت وکرامت کا تاج سجائے تو ان خوش بخت افراد میں میں بھی شامل ہوں۔ اسکے دل کی صدا ہے جب روز محشر اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ان لوگوں کو بلائے جنہوں

نے کلمہ حق کی سربلندی کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا تھا۔ دین پر مشکل وقت آنے پر انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگائی۔ اور بالآخر اپنے خون سے میدان جنگ کو رنگین کر گئے، ان میں میرا نام بھی ہو۔ لیکن اتفاق کہیے یا اسے تقدیر کا لکھا جانیے کہ وہ گھر سے نکلتا ہے اسلام دین حق کے لئے کچھ کر گزرنے کی تڑپ سر سے لیکر پاؤں تک جذبہ جانثاری ہے۔ لیکن راستہ میں اسکی سواری کو ٹھوکر لگتی ہے تو سنبھلنے کی بڑی کوشش کرتا ہے لیکن سنبھل نہ سکا بلکہ سواری سے گرتے ہی اپنی جان کی بازی ہار گیا۔

وہ تو بڑے جذبات لے کر نکلا تھا بڑے احساسات اس کے سینے میں مچل رہے تھے اس کا جذبہ جانثاری اسکا شوق شہادت کدھر گئے۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلی و تشفی دی اسے اپنے دامن کرم سے یوں مالا مال کر دیا کہ گرنے والے گر کر جان قربان کرنے والے کو اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا جہاد کرنے والے کو ملے گا۔

اگر قیامت کے دن شہید کے سر پر عزت و کرامت کا تاج مرصع ہو گا تو یہ گر کر مرنے والا بھی محروم نہ رہے گا۔ اگر شہید کو قیامت کے دن رحمت خداوندی اپنے حصار میں لے لگی تو جذبہ شہادت سے لبریز اس سواری سے گر کر جان دینے والے کو بھی رحمت الٰہیہ اپنے دامن میں لے لے گی۔ اگر جنتی محلات، اسکی رونقیں، جنت کے انعامات و کرامات ایک شہید کے چشم براہ ہیں تو جذبہ شہادت سے لبریز اس آدمی کے لئے بھی وہ انتظار میں ہیں۔ اور اسے اپنی آغوش میں لینے کے لیے بے قرار و بے تاب ہیں۔

-☆-

طاعون کے سبب مرنے والا شہید ہے

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ قَالَتْ : قَالَ لِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:
بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ قُلْتُ : بِالطَّاعُونِ،فَقَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ– :

اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۰)	(۵۷۳۲)	(۵۷۳۲)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۵۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۷۳۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۷۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۳۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۶۸)	جلد ۱۱	صفحہ
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یحیٰی ابن ابی عمرہ کیسے فوت ہوئے؟ میں نے جواب دیا:

طاعون کی وجہ سے تو وہ کہنے لگے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۶۴۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۵۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۹۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۲
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۰
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۴۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۳
فتح الباری	رقم الحدیث (۵۷۳۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۵

طاعون پہلی امتوں کے لئے عذاب تھا لیکن اس امت کے لئے رحمت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَنِ الطَّاعُوْنِ ؟ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۳۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۳۴)	(۲۲۱۹)	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۴
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۹۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: یہ ایک عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہے بھیجتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنین کیلئے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی علاقے میں طاعون واقع ہو جائے تو بندہ مومن کو اسی علاقہ میں صبر کرتے ہوئے رہنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے گی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے۔ تو ایسے مومن کے لئے شہید جیسا اجر وثواب ہے۔

-☆-

طاعون ایک وبائی مرض ہے جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو عموماً پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس سے آبادی کی اکثریت متاثر ہو جاتی ہے پہلی قومیں جب نافرمانیاں کرتیں اور انکی نافرمانیاں حد سے بڑھ جاتیں، یعنی انبیاء کرام کی تعلیمات کو پس پشت ڈالا جاتا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا استہزاء ومذاق اڑایا جاتا۔ جب یہ لوگ حد سے بڑھ جاتے تو اللہ تعالیٰ ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کرتا جو اس قوم کو ملیا میٹ کر دیتے۔

انہی عذاب میں سے ایک عذاب طاعون بھی تھا جب قوم سرکشی پر اتر آتی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے سے گریزاں ہوتی۔ احکامات الٰہیہ پر عمل کرنے والے افراد کو اذیتیں دیتی، انہیں مختلف النوع سزائیں دی جاتیں۔ بلکہ بسا اوقات انہیں کو ان گھروں سے نکال دیا جاتا، جب اس قوم کی شقاوت انتہا کو پہنچتی تو وہ اہل ایمان کو قتل کرنے سے دریغ نہ کرتے۔ بلکہ بعض ناہنجار تو انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی شہید کر دیتے۔ تو ایسی قوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب کی مستحق ٹھہرتی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہو جاتا کہ اب اس قوم کا قصہ تمام کر دیا جائے تو ایسی قوم کو ختم کرنے کے لئے جو عذاب نازل ہوتا اس میں سے ایک عذاب طاعون کی صورت میں بھی تھا۔ یہ جس قوم پر بصورت

عذاب نازل ہوتا اس قوم کا نام ونشان مٹ جاتا اور اسکا تذکرہ کرنے والا بھی کوئی نہ رہتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم رنگ وبو میں تشریف لائے آپ سراپا رحم وکرم بن کر تشریف لائے۔رحمۃ للعالمین کا تاج اپنے سر پر سجا کر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے آپکی امت پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا۔

یہ طاعون جو عذاب الٰہی تھا اس امت کے لئے اسے رحمت سے بدل دیا گیا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس کی ماہیت کو یوں بدلا گیا کہ اس کے سبب آنے والی موت کو شہادت کا درجہ دے دیا گیا۔اور طاعون سے مرنے والا شہید فی سبیل اللہ کا درجہ ومرتبہ پا گیا۔

اب اگر کسی خطہ میں طاعون آجائے تو وہاں سے کسی مسلمان کو بھاگنے کی اجازت نہیں۔وہ اسی علاقہ میں رہے اور کسی دوسرے علاقے کے رہنے والے کو اس طاعون زدہ علاقہ میں آنے کی اجازت نہیں۔تو جس علاقہ میں طاعون کی بیماری پھوٹ پڑی اگر ایک بندہ مومن صبر کا دامن تھامے رکھتا ہے۔اور حصول ثواب کی نیت رکھتا ہے اسکا یقین کامل ہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھ دیا ہے۔اگر وہ ایمان والا اس طاعون کی بیماری میں فوت ہو جائے تو وہ عنداللہ شہید فی سبیل اللہ کا مرتبہ پالیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں کرم نوازیوں سے شادکام ہوتا ہے۔

-☆-

قیامت کے دن اصحاب طاعون کی حاضری
ان کے زخم شہداء کے زخموں کی طرح ہوں گے
ان کے زخموں سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَأْتِي الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفُّونَ بِالطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ أَصْحَابُ الطَّاعُوْنِ: نَحْنُ شُهَدَاءُ فَيُقَالُ:

انْظُرُوْا فَإِنْ كَانَتْ جِرَاحُهُمْ كَجِرَاحِ الشُّهَدَاءِ تَسِيْلُ دَمًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ فَهُمْ شُهَدَاءُ فَيَجِدُوْنَهُمْ كَذٰلِكَ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۸۳۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۱۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۳
قال المحقق	حذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۵۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۸۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۶
فتح الباری (قولہ شل احد الشہید)	رقم الحدیث (۵۷۳۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۳۸

ترجمة الحديث:

حضرت عتبہ بن عبد-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شہید اور طاعون سے ہلاک ہونے والے آئیں گے تو اصحاب طاعون کہیں گے کہ ہم شہید ہیں۔پس کہا جائے گا کہ دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہیں اور ان سے خون جاری ہے کستوری کی خوشبو کی طرح پس وہ شہید ہیں۔پس وہ ان کو ایسا ہی پائیں گے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں فرمادیا کہ طاعون سے مرنے والا شہید ہے تو قیامت کے دن طاعون کی بیماری میں انتقال کرنے والے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونگے۔اور عرض کریں گے:

اے خالق و مالک! ہم شہید ہیں اور ہمیں انہی انعامات سے نوازا جائے جو انعامات تو نے شہداء کے لئے مقرر فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا۔

اے فرشتو! ان کے زخم دیکھو یہ زخم کیسے ہیں فرشتے جب ان کے زخموں کو دیکھیں گے تو وہ شہیدوں کے زخموں جیسے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا کرم ملاحظہ ہو۔

قیامت کے دن طاعون کی بیماری میں فوت ہونے والوں کے جسموں سے ایسے خون نکل رہا ہوگا جیسے شہداء کے جسموں سے نکلے گا۔اور ان کے خون سے بھی شہداء کی طرح کستوری کی خوشبو آئے گی اب یہاں ایک لمحہ کے لئے توقف کیجئے اور غور کیجئے!

طاعون جو پہلی قوموں پر عذاب تھا اس امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیسے رحمت بن گیا۔پہلی قوموں میں طاعون مرنے والوں کو جہنم لے گیا لیکن اس امت کو یہی طاعون جنت لے گیا۔پھر جنت کا معمولی درجہ نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ عطا کر گیا شہید فی الاسلام کا درجہ دے گیا۔

یہ سب کچھ کس کے صدقے ہے؟ جواب واضح ہے کہ یہ سب کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہے۔ غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سعادت ہے کہ اس کے دامن میں عذاب بھی رحمت سراپا رحمت بن جاتا ہے۔

تو جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے یہ انعامات ملیں ہم کلمہ گو مسلمانوں کو انکی غلامی پر ناز کرنا چاہیے۔ ان کی غلامی کی قدر کرنی چاہیے آپ کے ارشادات کو دل وجان سے قبول کرنا چاہیے۔ بلکہ ان پر یوں عمل کرنا چاہیے کہ ایک مردمومن کے بیٹھتے اٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، عبادت وریاضت، ذکروفکر میں سنت واطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک نظر آنی چاہیے۔ بلکہ وہ اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہک سے یوں معطر ہو کہ جہاں سے گزر جائے ان جگہوں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی مہک سے معطر کر دے۔ اور یہ خوشبو یہ مہک اس درجہ ہو کہ کسی اور کی غلامی کی بو کا نام ونشان تک نہ رہے اور فضا انوار وتجلیات کی بارش سے دھلی ہوئی محسوس ہو۔

-☆-

پیٹ کی بیماری میں فوت ہونے والا قبر کے عذاب سے محفوظ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ:

كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ وَخَالِدَ ابْنَ عُرْفُطَةَ ، فَذَكَرَا أَنَّ رَجُلاً تُوُفِّيَ ، مَاتَ بِبَطْنِهِ ، فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُوْنَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمْ لِلآخَرِ :

أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –:

مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِيْ قَبْرِهِ ؟ فَقَالَ الآخَرُ: بَلٰى.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۲۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۹۵
قال شعیب الارنوؤط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۱۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۱۰۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۱۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۱۰۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن یسار روایت کرتے ہیں میں سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ایک آدمی کا ذکر ہوا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا۔پس وہ دونوں خواہش رکھتے تھے کہ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا:

کیا یہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا جو کوئی پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو جائے اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا۔دوسرے نے کہا:

کیوں نہیں۔

-☆-

صحت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے جس آدمی کی صحت نہیں وہ کچھ نہ کچھ گنوا بیٹھا ہے۔پھر بیماری بیماری میں فرق ہوتا ہے پیٹ کی بیماری بھی عجب بیماری ہے اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو صحت وعافیت عطا فرمائے۔

پیٹ کی بیماری سے بے قراری لاحق ہوتی ہے اور بیمار آدمی اپنے آپ کو موت کے منہ میں سمجھتا ہے۔اور یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو قبر کے قریب سمجھتا ہے وہ گناہوں سے کنارہ کشی کی کوشش کرے گا بلکہ ہر لحہ اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگے گا۔

جیسے جیسے وہ اللہ الکریم کی بارگاہ میں گناہوں کی معافی کی التجائیں کرے گا دل کی زبان سے اس کے در رحمت پر دستک دے گا ویسے ویسے وہ گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف ہوتا جائے گا۔آخر کار وہ گناہوں سے بالکل مبرا و منزہ ہوگا۔

المعجم الکبیر رقم الحدیث (۴۱۰۴) جلد۴ صفحہ ۱۹۰
المعجم الکبیر رقم الحدیث (۴۱۰۵) جلد۴ صفحہ ۱۹۰
المعجم الکبیر رقم الحدیث (۴۱۰۶) جلد۴ صفحہ ۱۹۰
المعجم الکبیر رقم الحدیث (۴۱۰۹) جلد۴ صفحہ ۱۹۱

بیماری کے لمحات میں اللہ ذوالجلال کو یاد کرے گا، نیکی میں اضافہ کی کوشش کرے گا یہ سب کچھ بتوفیق الٰہی ہے۔ جب اللہ کی توفیق انسان کے بخت سنوارنے پر آ جائے تو پھر اس سے سعادت وفیروز بختی کی متاع کوئی نہیں چھین سکتا۔

پیٹ کی بیماری میں مبتلا اتنا پاک وصاف ہو جاتا ہے کہ جب اسکی روح جسم عنصری سے پرواز کرتی ہے تو نور میں ڈھلی ہوتی ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت انہی اعزازات سے نوازتی ہے جن اعزازات سے شہید فی سبیل اللہ کو نوازا جاتا ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمُ ۔

-☆-

پانی میں غرق ہونے والا شہید ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ :
اَلْمَطْعُوْنُ ، وَالْمَبْطُوْنُ ، وَالْغَرِقُ ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ ، وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۲۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۶۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۲۹)	(۷۲۰)	(۶۵۳)
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۶۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۴۰)	جلد ۹	صفحہ ۵۹۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۸۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۷۲
قال حمزۃ احمد الزین	رواہ البخاری		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۱

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شہداء پانچ ہیں:

طاعون سے فوت ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہونے والا اور پانی میں غرق ہونے والا اور کسی دیوار کے نیچے دب کر مر جانے والا، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۷۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۷۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۷

عورت کا حالت نفاس میں مرنا شہادت ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَادَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَّاحَةَ فَقَالَ:

أَتَدْرِيْ مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي؟ قَالُوْا: قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ:

إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ، وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءَ شَهَادَةٌ (يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرُرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ).

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۶۵۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۱۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۴۴۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۵۳۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی اور ارشاد فرمایا:

کیا تجھے معلوم ہے کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ جو مسلمان جنگ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہیں۔ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو جانا شہادت ہے، عورت کو بچے کی پیدائش کے وقت موت آنا شہادت ہے۔ اس کا بیٹا اسے جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

-☆-

ہمارا موجودہ معاشرہ اس عورت کو بڑا بدنصیب سمجھتا ہے جس کے ہاں بچے کی پیدائش ہونے والی ہو اور بوجہ پیدائش عورت اس دار فانی سے کوچ کر جائے۔ انسانی عقل بھی یہی سوچتی ہے کہ وہ عورت جس نے نو ماہ تک اپنے نور نظر کا انتظار کیا اور ہر طرح کا خیال رکھا کہ اس نئی آمدہ روح کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو نو ماہ کا طویل عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ لیکن جب پھل ملنے کا وقت آیا وہ خود موت کی وادی میں چلی جائے یقیناً وہ ایک بدنصیب عورت ہے۔

لیکن وہ ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت وکرم کا دوشالہ اوڑھے تشریف لائے۔ جن کے دامن میں دکھی انسانیت کے دکھ درد کے لئے بڑا سامان موجود ہے۔ اور پھر جنہیں بھیجنے والا خود رب العالمین جل جلالہ ہے بھلا وہ ایسی عورت کو بدنصیب کیسے رہنے دے سکتا ہے۔ جن کا دامن بیگانوں کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے وہاں اپنے کیسے محروم رہ سکتے ہیں۔

اس نبی رحمت سراپائے لطف وکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرما کر کہ جو عورت بچے کی پیدائش کی وجہ سے مر جائے وہ شہید فی سبیل اللہ کا درجہ پاتی ہے۔ انسانیت کو ورطہ حیرت میں ڈال

دیا اول تو انسانیت عورت کو کوئی مقام دینے کے لئے تیار نہ تھی۔

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو معاشرہ میں ایک باعزت وباوقار مقام عطا کیا۔ پھر وہی انسانیت ایسی عورت کو جو بچے کی ولادت کے وقت مر جائے اچھی نگاہ سے دیکھنے کی روادار نہ تھی۔ لیکن قربان جائیں آمنہ کے لال دریتیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے اولاً عورت کو معاشرہ میں وہ مقام ومرتبہ دیا کہ اس سسکتی ہوئی صنف نازک کو مسلم معاشرہ کا ہر فرد عزت وتکریم کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔

اب بچے کی ولادت پر موت آجانے پر وہ اعزاز بخشا کہ انسانیت اور انسان کی سوچ دم بخود ہے کہ کیا کوئی ایسا بھی عورت کا محسن وغمخوار ہو سکتا ہے، کیا کوئی ایسے زخمی دلوں پر مرہم رکھ سکتا ہے۔

حق یہ ہے کہ یہ اعزاز صرف حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اس سسکتی ہوئی عورت کو یاس ومحرومی میں لپٹی ہوئی حوا کی بیٹی کو وہ عزت دی کہ شہید فی سبیل اللہ کے مقام پر پہنچا دیا اور اسے انہی انعامات کا حق دار قرار دیا جو ایک شہید کے مقدر میں ہیں۔

قربان جائیں اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو رہتی دنیا کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے اور اس دو نمبر سمجھی جانے والی مخلوق کے سر پر وہ عزت واحترام کا تاج رکھ دیا کہ اس کی چمک ودمک کے سامنے چاند وسورج بھی شرما رہا ہے۔

-☆-

جل کرمرنے والا شہید کا ثواب پاتا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

اَلشُّهَدَاءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ ، وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ ، وَالْحَرِقُ شَهِيْدٌ ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدَةٌ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۷
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۳۸۷)	جلد ۷	صفحہ ۶۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۸۹،۳۱۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۴۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۴۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ شہداء کی چھ قسمیں ہیں:
طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والا شہید ہے، پانی میں غرق ہونے والا شہید ہے، پسلی کی بیماری میں فوت ہونے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے، حمل کی حالت میں فوت ہونے والی عورت شہید ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰۳)	جلد۳	صفحہ۳۶۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۴)	جلد۳	صفحہ۲۵۶
اسد الغابۃ	رقم الحدیث (۲۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۹۵
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۳۱۷۹، ۳۱۸۰)	جلد۵	صفحہ۱۲۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد۸	صفحہ۴۳۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۷۸)	جلد۲	صفحہ۳۰۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۴۵)	جلد۲	صفحہ۱۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد۲	صفحہ۱۵۳

سِل (پھیپھڑوں کی بیماری) سے مرنے والا شہادت کا ثواب لے جاتا ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ ، وَالْحَرْقُ شَهَادَةٌ ، وَالْغَرْقُ شَهَادَةٌ ، وَالسِّلُّ شَهَادَةٌ ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، حالت نفاس میں مرنا شہادت ہے، جلنے کی وجہ سے مرجانا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، سِل (پھیپھڑوں کی بیماری) سے موت کا آنا شہادت ہے، اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے موت بھی شہادت ہے۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۱۱۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۴۴۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۷
قال الالبانی	صحیح		

اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مرنے والا شہید ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ أُرِیْدَ مَالُهٗ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۲۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع والصغیر وزیادہ	رقم الحدیث (۶۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۳
قال الالبانی	صحیح		
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۳۸۸۳)	جلد ۳	۹۷
تاریخ بغداد		جلد ۹	صفحہ ۹۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے مال کو ناحق چھیننے کی کوشش کی گئی تو مال کا مالک اس سے لڑا اگر وہ مالک قتل ہو جائے تو شہید ہے۔

-☆-

عَنْ مُخَارِقٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ:

اَلرَّجُلُ يَأْتِيْنِي يُرِيْدُ مَالِي؟ قَالَ:

ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ؟ قَالَ:

فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ:

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ:

فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ السُّلْطَانَ، قَالَ: فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي (وَعَجِلَ عَلَيَّ؟ قَالَ:

قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ، أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المصنف	رقم الحدیث (۱۸۸۸۵)	جلد۹	صفحہ۳۸۵
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۹۳۹)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۰۳)	جلد۶	صفحہ۳۷۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۵۳۰)	جلد۳	صفحہ۴۵۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۳۲)	جلد۸	صفحہ۳۶۶

کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور میرا مال لینا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے اللہ یاد دلاؤ۔ عرض کی: اگر اسے -اللہ- یاد نہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے اردگرد موجود مسلمانوں سے مدد طلب کرو۔ اس نے عرض کی: اگر میرے اردگرد مسلمانوں میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سلطان یعنی حاکم وقت سے مدد طلب کرو۔ اس نے عرض کی:

اگر سلطان یعنی حاکم وقت مجھ سے دور ہو اور وہ مجھ سے جلدی مال چھیننا چاہتا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کے ساتھ اپنے مال کو بچانے کیلئے قتال کرو یہاں تک کہ تم آخرت شہیدوں میں شامل ہو جاؤ یا تم اپنے مال کو اس سے روک لو۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِي ؟ قَالَ:

فَلا تُعْطِهِ مَالَكَ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي ؟ قَالَ:

قَاتِلْهُ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي ، قَالَ:

فَأَنْتَ شَهِيْدٌ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ ؟ قَالَ:

هُوَ فِي النَّارِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو اپنا مال اسے نہ دے۔ اس نے عرض کی: اگر وہ مجھ سے لڑے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو بھی اس سے لڑ۔ اس نے عرض کی اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کی: اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۶۰)	جلد۱	صفحہ ۱۳۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۹۵)	جلد۲	صفحہ ۳۱۶
قال الحقق	صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۴۳۳)	جلد۳	صفحہ ۳۹۵

اپنی عزت کا دفاع کرتے ہوئے مرنے والا شہید ہے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (٦٤٤٥)	جلد٢	صفحہ١١٠٠
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٣٤٦٠)	جلد٣	صفحہ٢٠٠
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٠٩٢)	جلد٢	صفحہ١١٣
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٤٢١)	جلد٢	صفحہ١١٣
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٤٧٧٢)	جلد٣	صفحہ١٧٢
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے،
جو اپنے اہل خانہ کو بچانے کیلئے قتل ہوا وہ شہید ہے،
جو اپنے دین کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے،
اور جو اپنی جان بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے۔"

-☆-

الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
قال حسن محمد حسن	حدیث صحیح		

سواری سے گر کر مرنے والا شہید ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–:

مَنْ صُرِعَ عَنْ دَابَّتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اپنی سواری سے گر کر مر گیا وہ شہید ہے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ　جلد ۴　صفحہ ۲۳۱

صحیح الجامع الصغیر وزیادہ　رقم الحدیث (۶۳۳۶)　جلد ۲　صفحہ ۱۰۸۵

قال الالبانی　صحیح

ایک مومن حالت سفر میں ہے وہ اپنے بیوی بچوں سے دور ہے، اپنے وطن سے دور ہے، اپنے عزیزو اقارب سے دور ہے۔ اسکا یہ سفر سفر معصیت نہیں یعنی اس نے اپنے وطن سے دوری کسی برے مقصد کے لئے اختیار نہیں کی، یعنی چوری وڈاکہ زنی کے لئے سفر اختیار نہیں کیا، کسی کے مال وعزت پر ہاتھ ڈالنے کے لئے وہ سفر پر روانہ نہیں ہوا بلکہ اسکا سفر سفر خیر ہے وہ نیکی کے سفر پر روانہ ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے گھر سے نکلا ہے۔ وہ حصول علم دین کیلئے سفر کر رہا ہے یا دین حق کا معلم بن کر جا رہا ہے۔ وہ اہل ایمان کو دین کی نور بھری باتوں سے روشناس کرانے کیلئے نکلا ہے۔ یا غرباء ومساکین کی خدمت کی نیت سے وطن سے دور ہے۔ وہ اللہ تعالٰی کی رضا وخوشنودی کیلئے سفر پر ہے اس کا یہ سفر سفر فی سبیل اللہ ہے۔

وہ دوران سفر اسی جذبہ صادقہ سے لبریز ہے اور اسکے دل کی زبان خدائے بزرگ و برتر کی رضا کے لئے دعائیں مانگ رہی ہے۔ اس کی یہ تڑپ تڑپ صادق ہے وہ دنیا اور دنیا کی منفعت کے حصول سے بہت دور ہے۔ اسی عالم میں اچانک اس کی سواری بدکتی ہے سواری اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی جس سے وہ مومن سواری سے گر جاتا ہے۔ اسے ایسی چوٹ لگتی ہے تو وہ جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

اس صورت میں وہ اللہ کے کرم سے محروم نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی رحمت اور اسکا کرم اسے اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔ اور عنایات الٰہیہ کی پھوار اس پر یوں رہتی ہے کہ اسے اللہ تعالٰی شہداء اسلام کا مرتبہ ومقام عطا فرماتا ہے۔ اور اسے انہیں اعزازات سے نوازا جاتا ہے جو ایک شہید فی سبیل اللہ کو نوازا جاتا ہے۔ اے اللہ تیرا کرم لامحدود ہے تیرے کرم کو ہم اپنے محدود پیمانوں میں ماپ نہیں سکتے اے خالق ومالک!

تیری عنایات کا کوئی کنارہ نہیں انسان تو انسان رہا ساری مخلوق مل کر بھی تیری عنایات کی وسعت وگہرائی کا انداز نہیں لگا سکتی اے ساری کائنات کے فرمانروائے مطلق!

ہم تیرے عاجز وناتواں بندے تیرے در کے بھکاری تیری جناب میں بصد ادب

التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے بے پایاں لطف وکرم سے محروم نہ کرنا۔ تیری عنایت وتیرے فضل وکرم تیری رحمت کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے۔ بلکہ کل کائنات کی کیا حیثیت ہے تو بس اپنے جمال وکمال کے صدقے اپنے اس دیدار کے صدقے جو تو جنت میں اہل ایمان کو کرائے گا ہمیں اپنی مہربانیوں سے محروم نہ رکھنا۔

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم گنہگار ہیں، ہمارے پاس نیکی نام کی کوئی چیز نہیں ہمارا دامن معصیتوں کے داغوں سے پر ہے۔کوئی ایک بھی نیکی نہیں جو تیری بارگاہ لم یزل میں پیش کرسکیں۔ تیری ذات اقدس کے سامنے ہم اور ہماری نیکیوں کی حیثیت کیا ہے۔ ہم تو ایک مجرم کے روپ میں تیری جناب کریمی سے لولگائے ہیں ہمیں معاف کر دینا۔ ہمیں اپنے لطف وکرم سے محروم نہ رکھنا ہم تیرے کرم کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہماری زندگی ہماری حیات ہماری حیات کا اتار چڑھاؤ سب تیرے دست کرم میں ہے اے اللہ!

اے ارحم الراحمین! اپنے وجہ کریم کا صدقہ ہمیں بھی اپنی عنایات خسروانہ سے مالا مال کر دینا تیرا کیا جائے گا اور تیرا جا بھی کیا سکتا ہے بے مایہ اور بے ہنر کا بھلا ہو جائے گا۔

کریم کرم کردے کریم کرم کردے کریم کرم کردے

-☆-

موذی جانور کے ڈسنے سے مرنے والا شہید ہے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ ، أَوْقُتِلَ ، أَوْوَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ ، أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ ، أَوْمَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ ، بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ ، فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۶۳۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۹۵
قال الالبانی	حذا حدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۴۱۶)	جلد۳	صفحہ۹۰۹
قال الحاکم	حذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد۹	صفحہ۴۷۷

جواللہ کی راہ میں نکلا پس وہ فوت ہوگیا، یا قتل کردیا گیا، یا اس کو اس کے گھوڑے یا اونٹ نے گرا دیا، اسے کسی موذی جانور نے ڈس لیا، یا اپنے بستر پر مر گیا، اللہ کی راہ میں نکلنے والے کو اللہ تعالیٰ جیسے بھی موت عطا فرمادے وہ شہید ہے اور اس کیلئے جنت ہے۔

-☆-

الترغیب والترہیب　رقم الحدیث (۱۹۱۲)　جلد ۲　صفحہ ۲۳۲
قال المحقق　صحیح

پانی میں ڈوب کر مرنے والا
دو شہیدوں کا اجر و ثواب لے جاتا ہے

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لِلْمَائِدِ أَجْرُ شَهِيْدٍ ، وَلِلْغَرِيْقِ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فی سبیل اللہ سمندری سفر میں جس کا جی متلائے تے آئے اسے ایک شہید کا اجر ہے اور جو ڈوب کر مرگیا اسے دو شہید کا اجر ہے۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۶۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۷
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۵۱۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۹۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۹۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۹۳
قال الالبانی	حسن		

سمندری سفر میں قے آنے سے مرنے والا شہید کا اجر لے جاتا ہے

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِیْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدٍ ،وَالْغَرِيْقُ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فی سبیل اللہ سمندری سفر میں مائد (جس کو قے آئے) کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو کر مرا اس کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۵۱۸۷)	جلد۲	صفحہ۹۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۹۴)	جلد۵	صفحہ۱۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۹۳)	جلد۲	صفحہ۹۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۸

دیوار کے نیچے آ کر، تو وہ کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے

عَنْ اِبْنِ قَانِعٍ ، عَنْ رَبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اَلطَّعْنُ وَالطَّاعُوْنُ وَالْهَدَمُ ، وَأَكْلُ السَّبُعِ ، وَالْغَرَقُ ، وَالْحَرْقُ ، وَالْبَطْنُ ، وَذَاتُ الْجَنْبِ – شَهَادَةٌ.

ترجمة الحديث،

حضرت ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طعن، طاعون، عمارت کے نیچے دب جانا، درندوں کا کھا جانا، غرق ہونا، جل جانا، پیٹ کی بیماری، ذات الجنب سے موت سب شہادت ہے۔

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ رقم الحدیث (۳۹۵۳) جلد۲ صفحہ۷۳۲
قال الالبانی صحیح

ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنے والے کو
بادشاہ ظلماً قتل کردے وہ
شہیدوں کا سردار ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ ، فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ.

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۵
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۶۳۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۴۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۴
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۸۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۳۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذہبی	الصفار لا یدری من ھو؟		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء ہیں اور وہ آدمی جو جابر و ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا، پس اس نے اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا تو اس بادشاہ نے اسے قتل کر دیا تو وہ آدمی بھی شہداء میں شمار ہوگا۔

-☆-

صدق دل سے شہادت کی دعا مانگنے والا اگرچہ بستر پر ہی موت سے ہمکنار ہوا شہید ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ ، وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۱۷
صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۶۲۷۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۶
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۲	صفحہ۲۳۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مراتب پر فائز فرمائے گا اگر چہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ فوت ہو۔

-☆-

یہ دین دین اخلاص ہے، اللہ کا پسندیدہ دین دین اسلام صرف اور صرف مخلصین کے لئے ہے۔ یہاں ریا کاروں اور منافقین کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اسکا دامن کرم پوری آب وتاب کے ساتھ وا ہے ان افراد کے لئے جو رضائے الٰہی سے سرشار ہیں اور جن کے انگ انگ میں اللہ ذوالجلال کو راضی کرنے کا جذبہ کارفرما ہے۔

ایک مرد مومن خلوص سے دعا مانگتا ہے کہ یا اللہ! مجھے اپنی راہ میں جان قربان کرنے کی سعادت بخش دے۔ شہداء اسلام کے مبارک سلسلہ میں میرا نام بھی تحریر کر دے۔ دین حق کی خاطر میرے جسم کا خون بھی قبول فرمالے اور دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہونے کی سعادت ارزانی فرمادے۔

ایسا مخلص و بے ریا آدمی، اس نورانی جذبہ سے سرشار بندہ مومن اللہ کی رحمت سے کسی طور پر

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۶۲)	جلد۲	صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۳۳)	جلد۲	صفحہ ۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۲۰)	جلد۱	صفحہ ۴۱۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۹۷)	جلد۳	صفحہ ۳۶۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

محروم نہیں بلکہ اگر وہ میدان جہاد نہ جاسکا، دشمن سے مقابلہ کی نوبت نہ آئی، تیر وتفنگ چلانے کا موقع نہ مل سکا، اور وہ یہ نورانی اور سراپا خیر حسرت دل میں لئے ہوئے بستر پر ہی جان جان افریں کے حوالے کر گیا۔ تو اے اہل اسلام!

سن لیجئے کریم ورحیم اللہ نے اسے اپنی رحمت سے محروم نہیں رکھا اور نہ اسے اپنے فضل وکرم سے بعید رکھا بلکہ جس جذبہ ولگن سے وہ بارگاہ الٰہی میں التجا کرتا تھا۔ اللہ کی رحمت اسی جذبہ ومحبت سے اس کے استقبال کے لئے حاضر ہے۔ بلکہ جو جو انعامات ایک جانثار شہید راہ حق کو ملیں گے وہی انعامات اس کے مقدر میں بھی ہونگے۔ اور ایسے خوش نصیب کو قیامت کے دن شہداء کی جماعت میں شامل کر لیا جائے گا۔

اور انہیں بالا خانوں میں اسکا قیام ہوگا جہاں شہداء اسلام کو جگہ دی جائے گی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

-☆-

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ، صَادِقًا مِنْ قَلْبِہٖ ، أَعْطَاہُ اللّٰہُ أَجْرَ شَہِیْدٍ ، وَإِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے اللہ تعالی سے اس کی راہ میں خلوص دل کے ساتھ شہادت کی موت مانگی اللہ تعالی اسے شہید کا اجر عطا فرما دیتا ہے اگر چہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہوا ہو۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۱۳۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۳
صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۶۲۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۶
قال الالبانی	صحیح		

موت کے وقت لا الہ الا اللہ پڑھنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۹۹)	جلد۲	صفحہ۵۰۳
قال الحاکم	ہذا حدیث صحیح الاسناد		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۲	صفحہ۷۰۲
قال الحاکم	ہذا حدیث صحیح الاسناد		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۲۶)	جلد۱۶	صفحہ۲۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۳۳)	جلد۱۶	صفحہ۱۷۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۷۴۹)	جلد۸	صفحہ۳۳۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۱۲)	جلد۳	صفحہ۴۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث ۳۱۱۶	جلد۲	صفحہ۲۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۶۴۷۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۸۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث ۶۸۷	جلد۳	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
شرح السنۃ		جلد۳	صفحہ۳۱۷

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

رَأىٰ عُمَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَقِيلاً فَقَالَ:

مَالَكَ يَا أَبَا فُلاَنٍ؟ لَعَلَّكَ سَاءَتْكَ إِمْرَأَةُ عَمِّكَ يَاأَبَا فُلاَنٍ؟ قَالَ:

لاَ (وَأَثْنىٰ عَلىٰ أَبِيْ بَكْرٍ) إِلَّا أَنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – حَدِيثًا مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ إِلَّا الْقُدْرَةَ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لاَيَقُوْلُهَاعَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَشْرَقَ لَهَا لَوْنُهُ، وَنَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ:

إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا هِيَ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ:

تَعْلَمُ كَلِمَةً أَعْظَمَ مِنْ كَلِمَةٍ أَمَرَ بِهَا عَمَّهُ عِنْدَالْمَوْتِ:

لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ طَلْحَةُ: صَدَقْتَ، هِيَ وَاللّٰهِ هِيَ.

ترجمة الحديث:

حضرت طلحہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو بوجھل بوجھل سا دیکھا آپ نے ان سے پوچھا:

اے ابوفلاں! تجھے کیا ہوا؟

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد۲	صفحہ۱۷۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد۲	صفحہ۱۷۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

اے ابوفلان! شاید تجھے تیرے چچا کا امیر بننا ناگوار لگ رہا ہے۔انہوں نے کہا:

ایسی کوئی بات نہیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کی اور کہا:

سوائے اس کے کہ بے شک میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث پاک سنی مجھے کسی نے منع نہیں کیا کہ میں اس کے بارے میں ان سے سوال کروں مگر یہ کہ میں اس پر قدرت بھی رکھتا تھا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا۔میں نے ان سے سنا وہ فرمارہے تھے:

بے شک میں جانتا ہوں ایسا کلمہ جو بندہ اپنی موت کے وقت کہے تو اس کا چہرہ روشن ہوجائے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی سختی کو دور کردے گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

بے شک میں جانتا ہوں وہ کونسا کلمہ ہے۔انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ نے کہا: کیا تو جانتا ہے اس کلمے سے بہتر ہے جس کا آپ نے اپنے چچا کو موت کے وقت حکم دیا تھا:

لا الہ الا اللہ؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

آپ نے سچ کہا یہی کلمہ ہے اللہ کی قسم یہی کلمہ ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲)	جلد۱	صفحہ ۲۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۴۱۲)	جلد۱	صفحہ ۱۴۱۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۴)	جلد۹	صفحہ ۳۳۲

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت ملی کہ ۱۰ سال تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہے۔ آپ سر سے پاؤں تک محبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اکثر غمگین رہا کرتے تھے۔ انہیں انکی محبت کا یہ ثمر ملا کہ ایک دن فرمانے لگے۔

قَالَ الْمُثَنّٰی بْنُ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُ اَنَساً یَقُوْلُ:

مَامِنْ لَیْلَةٍ اِلَّا وَاَنَا اَرٰی فِیْهَا حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَبْکِیْ.

حضرت مثنی بن سعید فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے:

میری زندگی کی کوئی رات ایسی نہیں جس میں میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کی ہو پھر اتنا ذکر کر کے رونے لگ گئے۔

اے خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے ہمارے سروں کے تاج! آپکی اس قسمت پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز بخشا زہے نصیب:

احوال الابرار عند الاحتضار صفحہ ۲۱۶

الطبقات الکبری جلد ۷ صفحہ ۲۰

قَالَ اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ :

شَهِدْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَحَضَرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ: لَقِّنُوْنِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُبِضَ رَحِمَهُ الله ۔

ترجمہ:

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے تشریف لائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمانا شروع کر دیا

لَقِّنُوْنِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مجھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو

یہی کلمہ مبارکہ دہراتے دہراتے اپنی جان جان آفرین کے حوالہ کر دی۔

سبحان اللہ! بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہوتی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خود تو سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہے تھے۔ وہاں موجود حاضرین کو بھی سعادتوں سے محروم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ انہیں علم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے صدقے آخری وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوگا۔ اور ایسا ہوا بھی لیکن ساتھ ساتھ حاضرین کو بھی محروم نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ جن جن احباب نے اس موقع پر کلمہ طیبہ کی تلقین کی ہوگی اللہ رب العزت نے ان کے لئے بھی در جنت کشادہ کر دیا ہوگا۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ

احوال الابرار عند الاحتضار صفحہ ۲۲۰

کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا صفحہ ۲۳

البدایہ والنھایہ لابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۹۳

حضرت ماہان حنفی رضی اللہ عنہ

حضرت ماہان حنفی رضی اللہ عنہ جلیل القدر تابعی تھے۔عابد وزاہد اور ذکر الٰہی میں مگن رہنے والے تھے۔ اَمر بِالْمَعْرُوف وَنَهِي عَنِ الْمُنْكَر کے فریضہ سے غافل نہیں ہوتے تھے۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضرت ماھان حنفی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی آدمی سے ملتے تو فرماتے کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ جس سواری پر تم سوار ہوئے ہو وہ تم سے رب کو زیادہ یاد کرنے والی ہو۔ اور جس کپڑے کو تم پہنے ہو وہ تم سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہو اور ان کی خود یہ حالت تھی کہ ان کی زبان سے ہر وقت اللہ تعالٰی کی تسبیح جاری رہتی تھی۔

حضرت ماھان حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو جب حجاج بن یوسف نے سولی پر لٹکایا تو آپ مسلسل سبحان اللہ، لاالہ الا اللہ اللہ اکبر کہتے رہے۔

اس اللہ کے بندے کا جسد خاکی ایک ماہ تک سولی پر لٹکایا گیا انکی اس دوران حالت یہ تھی رات کے وقت ان کے جسم سے نور نکلتا تھا۔

یہ ہیں وہ اللہ والے جن کی زندگیاں ذکر الٰہی کرتے گزریں اور اللہ کی رضا کے طالب بن کر اس عالم رنگ وبو میں وقت گزارا۔ ان کے انگ انگ سے اللہ کی یاد کے سوتے پھوٹتے تھے۔ پھر اللہ رحمان ورحیم نے انہیں یہ اجر دیا کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ کی سعادت عطا فرمائی۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ اس وقت سبحان اللہ کہنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند کرنے کی ہمت ارزانی بھی فرمائی۔

جسم خاکی ایک ماہ تک سولی پر لٹکتا رہے تو گل سڑ جاتا ہے لیکن جن احباب کا وجود پہلے عشق الٰہی کی آگ میں جلا ہو وہ مزید کیا جلے گا پھر لوگ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے کہ ان کے جسم سے رات کے وقت نور نکلتا ہے۔

یہ نور نورِ ایمان ہے، یہ نور نورِ یقین ہے جو انہیں بارگاہ نور الانوار سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ جن کے ارشادات عالیہ پر زندگی بھر کاربند رہے اور ان کے خالق ومالک نے ایسی موت عطا فرمائی جس پر ہزار حیات قربان کردیں تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

-☆-

حلیۃ الاولیاء	جلد۴	صفحہ۳۶۴
تہذیب الکمال	جلد۲۷	صفحہ۱۷
حلیۃ الاولیاء	جلد۴	صفحہ۳۶۴
تہذیب الکمال	جلد۲۷	صفحہ۱۷۱
تہذیب التہذیب	جلد۱۰	صفحہ۴۴

حضرت سعید بن جُبَیر رضی اللہ عنہ کا

کٹا ہوا سر کہہ رہا تھا لا الہ الا اللہ

تابعی جلیل، امام القراء، عامل بالسنۃ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بھی حجاج بن یوسف کے ظلم وستم کا نشانہ بنے۔

عَنْ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

شَهِدْتُ مَقْتَلَ سَعِيْدٍ فَلَمَّا بَانَ رَأْسُهُ ، قَالَ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُتِمَّ الثَّالِثَةَ .

خلف بن خلیفہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے مقتل میں موجود تھا جب جلاد نے تلوار کا وار کیا تو آپ کا سر مبارک کٹ کر دور جا گرا اور اس کٹے ہوئے سر سے آواز آرہی تھی:

حلیۃ الاولیاء	جلد۴	صفحہ۲۹۱
الطبقات الکبریٰ لابن سعد	جلد۶	صفحہ۲۶۵
صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی	جلد۳	صفحہ۸۵
سیر اعلام النبلاء للذہبی	جلد۴	صفحہ۳۴۲

لاالہ الااللہ، لاالہ الااللہ میں نے یہ کلمہ طیبہ اونچی آواز میں دو مرتبہ سنا اور تیسری مرتبہ ان کی آواز مدہم ہوگئی۔

سبحان اللہ! یہ عظیم المرتبت اسلاف جن کا نام لیکر آج ہم زندگی کا کیف لے رہے ہیں۔ انکی ساری حیات اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرتے اور اپنے خالق و مالک جل جلالہ اور اپنے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرتے گزر گئی۔

جب ان کا آخری وقت آیا تو ان کی خدمت اسلام کا صلہ یہ ملا ایک ظالم وجابر کے ہاتھوں شہادت کی موت ان کا مقدر ہوگئی۔ پھر کیسا قابل رشک منظر ہے کہ سر کٹ کر دور جا گرتا ہے پھر بھی کٹے ہوئے سر سے لاالہ الااللہ، الاالہ الااللہ کی صدائے دلنواز بلند ہوتی ہے اور اہل ایمان کے ایمان کو اور قوت وجلا بخشتی ہے۔

-☆-

حضرت احمد بن نصر خزاعی

حضرت احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ سراپائے خیر و برکت نیکی کا حکم دینے والے حق بات برملا کہنے والے صاحب علم و فضل تھے۔

انہیں الواثق کے دور خلافت میں شہید کر دیا گیا تھا ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے قرآن کریم کو مخلوق کہنے سے انکار کر دیا تھا۔

حضرت ابوبکر المروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام اہلسنت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے خود سنا فرما رہے تھے:

احمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ قسم کے سخی تھے کہ اپنی جان کی سخاوت بھی کر گئے۔

قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّائِغُ:

بَصُرَهُ عَيْنَایَ – وَاِلَّا فَعُمِيَتَا وَسَمِعَ اُذُنَایَ – وَاِلَّا فَصُمَّتَا اَحْمَدَ بْنَ نَصْرِ الْخُزَاعِيَّ حَيْثُ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ يَقُوْلُ رَأْسُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

جعفر بن محمد الصائغ فرماتے ہیں

میری دونوں آنکھوں نے دیکھا - اگر نہ دیکھا ہو تو یہ اندھی ہو جائیں - میرے دونوں کانوں نے سنا - اگر انہوں نے نہ سنا ہو تو بہرے ہو جائیں - حضرت احمد بن نصر خزاعی کو جب شہید کیا گیا ان کا کٹا ہوا سر کہتا تھا: لا الٰہ الا اللہ

این سعادت بزور بازو نیست

یہ سعادت وکرم اللہ ذوالجلال کا خصوصی عطیہ ہے اور رب تعالٰی جیسے چاہے اپنے فضل وکرم سے نواز دے۔

یہ قابل رشک سعادت اے رحیم وکریم اللہ ہمارے مقدر میں بھی کر دے تو کریم تو رحیم ہے تیرا کیا جاتا ہے کل کائنات کا انتظام وانصرام تیرے دست قدرت میں ہے۔ اگر تو محض اپنے فضل وکرم سے مرتے وقت ہمیں بھی کلمہ طیبہ کی سعادت عطا فرما دے تو زہے نصیب۔

نُقِلَ عَنِ الْمُوَكَّلِ بِاَمْرِ الرَّأْسِ اَنَّهٗ سَمِعَ فِي اللَّيْلِ يَقْرَأُ يٰسٓ وَصَحَّ اَنَّهُمْ اَقْعَدُوْا رَجُلًا مَعَهٗ قَصَبَةٌ اَوْرُمْحٌ فَكَانَتِ الرِّيْحُ يُدِيْرُ رَأْسَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ فَيُدِيْرُهُ الرَّجُلُ.

حضرت احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے کٹے ہوئے سر پر ایک آدمی مقرر تھا اور وہ رات کو سنتا کہ آپ کا کٹا ہوا سر تلاوت قرآن کیا کرتا تھا۔

یہ بات درست ہے کہ آپ کے سر مبارک کو کسی لکڑی یا نیزہ پر رکھا گیا تھا مقرر شدہ آدمی آپ کے سر کو قبلہ سے پھیر دیتا - ہوا پھر آپ کے سر کو قبلہ رخ کر دیتی۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ يَا قَادِرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

سبحان اللہ! یہ سعادتیں یہ عزتیں کٹا ہوا سر تلاوت قرآن کرتا ہے۔ دھڑ سے الگ تھلگ سر سورہ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے۔ اسی ایک بات سے حضرت موصوف کے تعلق باللہ کا اندازہ

تاریخ بغداد للخطیب	جلد ۵	صفحہ ۱۷۷
سیر اعلام النبلاء للذہبی	جلد ۱۱	صفحہ ۱۶۸
احوال الابرار	---	صفحہ ۴۲۹

لگا یئے جس نے زندگی بھر قرآن کو مخلوق نہ کہا ان کے اس جرم کی پاداش میں انکا سر ان کے جسم سے جدا کر دیا گیا تو کلام خالق، قرآن کریم نے یہ اعزاز بخشا کہ ان کے کٹے ہوئے سر کو فنا کی وادی سے باہر نکال لایا۔ پھر یہی قرآن کریم اسی محبت والے کٹے ہوئے سر کی زبان، زبان شیریں بلکہ زبان اقدس سے جاری ہو گیا۔

ایسے قدسی صفات افراد کو لوگ چاہے جتنا ذلیل کرنا چاہیں وہ ان کے بس کی بات نہیں۔ ان کے چہرے کو زبردستی قبلہ سے پھیرا جاتا ہے لیکن خالق و مالک اس وقت موجود مخلوق کو دکھاتا ہے۔ جو میری شریعت سے نہ پھرا آج میں اسکا چہرہ قبلہ سے پھرنے نہیں دونگا۔ یہ عزتیں یہ اعزازات یہ اکرامات ایک خاک کے پتلے کو ہاں ہاں اگر خاک کا پتلا اپنی ذات کو اللہ کی ذات میں فنا کر دے تو پھر اللہ کی نوری مخلوق فرشتے اس کی تربت پر سلامی دیا کرتے ہیں۔

سنیے سنیے!

رُوِیَ فِی النَّوْمِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟قَالَ:

مَاکَانَتْ اِلَّاغَفْوَةٌ حَتّٰی لَقِیْتُ اللّٰهَ فَضَحِکَ اِلَیَّ ، وَقِیْلَ،اِنَّهٗ قَالَ:

غَضِبْتُ لَهٗ ،فَاَبَاحَنِی اَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهٖ.

حضرت احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا:

لمحہ بھر غفوہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی اور اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا:

میری ارباب بست و کشاد، جابر بادشاہوں سے ٹکر صرف اور صرف اللہ کے لئے تھی تو رب تعالیٰ نے اس کے صلہ میں میرے لئے مباح کر دیا کہ میں اس کے چہرہ انور کی زیارت کرتا رہوں۔

سیر اعلام النبلاء للذہبی　جلد ۱۱　صفحہ ۱۶۷

سبحان اللہ! مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ جو اللہ کے لئے ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہو گیا۔
وہ فرد بشر کتنا خوش نصیب ہے جسکی جب رب تعالیٰ سے ملاقات ہو تو رب تعالیٰ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ جسکی طرف اللہ الصمد مسکرائے اسکے نصیبوں پر کائنات قربان کر دی جائے تو حق ادا نہیں ہوتا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ اجازت مرحمت فرمادے اے آدم کے بیٹے! اے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام! اے شریعت اسلامیہ کے پاسبان! آجا میرے جمال کی زیارت کرتا جا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اسے کیا کہا جائے صرف اور صرف فضل خداوندی اور رحمت الٰہی ہی کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ بندہ تو بندہ ہے اسکے عمل تو بہر حال بندے کے عمل ہیں۔ ان کے صلہ میں زیارت الٰہی سبحان اللہ محض فضل الٰہی ہے۔

اے اللہ اے رحیم و کریم اللہ۔ اے وَسِعَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ فرمانے والے اللہ! ہم بھی تیری بارگاہ میں امید کی لو لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس تو اعمال صالحہ کی ایک لمبی فہرست تھی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ تو کریم ہے تیرا یہ نام کتنا پیارا اس نام کریم کے صدقے یہ رحم و کرم ہم پر بھی کر دے۔ اور ہمیں بھی اپنے جمال با کمال کی زیارت نصیب کر دے۔

اے اللہ! تجھے تیری ذات اقدس کا واسطہ، تجھے تیری صفات کا واسطہ، تیرے لوح و قلم کا واسطہ، تیرے حاملین عرش کا واسطہ، تیرے مقربین کا واسطہ، تیرے جبریل و میکائیل و اسرافیل کا واسطہ، ملک الموت کا واسطہ، ایک لاکھ چوبیس ہزار یا جتنے تیرے نبی و رسول آئے انکا واسطہ، اور سب رسولوں کے سردار سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ، یہ سعادت یہ کرم یہ نعمت بلکہ اکبر النعم ہمیں بھی نصیب فرما۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں محروم نہ کرنا منگتوں کو در سے محروم کرنا تیری شان شان نہیں۔ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مَنْ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ۔

-☆-

موت کے وقت پیشانی پر پسینہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ عَادَ اَخاً لَهٗ فَرَاٰى جَبِيْنَهٗ يَعْرِقُ فَقَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۸
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۵۳۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۰
قال محمود محمد محمود	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۴۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۰۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن بریدہ کے والد گرامی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بھائی کی عیادت کی تو انہوں نے ان کی پیشانی سے پسینہ نکلتا دیکھا تو اللہ اکبر کہا اور کہا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

مومن کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸٦۰)	جلد ۱٦	صفحہ ۳۸۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۱۳٧۲٧)	جلد ۹	صفحہ ۲۳۲
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (٦٦٦۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۱
قال الالبانی	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۴٦۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۸

جمعۃ المبارک، دن یا رات کو انتقال

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ :

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ أَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ إِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ ـ

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد۳	صفحہ۹۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۷۴)	جلد۱	صفحہ۵۳۵
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۲)	جلد۶	صفحہ۱۵۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۶۲)	جلد۳	صفحہ۳۰۵
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۸۷۷)	جلد۹	صفحہ۳۳۲
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۵۷۷۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۲۶)	جلد۴	صفحہ۳۷۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۲۵)	جلد۶	صفحہ۲۸۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنہ-منکر نکیر کے سوالات- سے بچالے گا۔

-☆-

جس مرنے والے کیلئے لوگ تعریفی کلمات کہیں اس کیلئے جنت واجب ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْهَا خَیْرٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ ، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْهَا شَرٌّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ:

فِدَاکَ اُمِّیْ وَاَبِیْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْهَا خَیْرٌ فَقُلْتَ: وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَیْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ : وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — :

مَنِ اثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنِ اثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا۔اس کے متعلق تعریفی کلمات کہے گئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔

(پھر)ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کے متعلق برے الفاظ کہے گئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ایک جنازہ گزرا اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۶۷)	(۲۶۴۲)		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۵۱۶۱)		جلد۴	صفحہ۴۴۳
قال المحقق	صحیح			
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۳۵۱۳)		جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۱۰۵۸)		جلد۱	صفحہ۵۳۸
قال الالبانی	صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۴۹۱)		جلد۲	صفحہ۲۲۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۹۳۱)		جلد۲	صفحہ۳۷
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۹۳۲)		جلد۲	صفحہ۳۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح			
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث(۵۹۵۰)		جلد۲	صفحہ۱۰۳۲
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث(۳۰۷۰)		جلد۲	صفحہ۴۴۳

واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی، ایک اور جنازہ گزرا اس کے متعلق برے الفاظ کہے گئے۔ تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس کے متعلق تم نے تعریفی کلمات کہے تھے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کے متعلق تم نے برے الفاظ کہے تھے اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۴۳)	جلد۷	صفحہ۳۱۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۱۹)	جلد۹	صفحہ۴۸۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۳۲)	جلد۹	صفحہ۳۸۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۸۰)	جلد۹	صفحہ۵۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۸۷۳)	جلد۱۱	صفحہ۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۳۶)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۰۶)	جلد۱۱	صفحہ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۲۳)	جلد۷	صفحہ۲۹۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۲۵)	جلد۷	صفحہ۲۹۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۲۷)	جلد۷	صفحہ۲۹۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

جس مرنے والے کیلئے
چار قریبی ہمسائے گواہی دیں کہ وہ نیک ہے
اس کی مغفرت ہو جاتی ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَشْهَدُ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَبْیَاتٍ مِنْ جِیْرَانِهِ الْاَدْنَیْنَ اَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اِلَّا خَیْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ : قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَکُمْ فِیْهِ وَغَفَرْتُ لَهٗ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۲۳)	جلد۴	صفحہ ۳۳۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۱۵)	جلد۳	صفحہ ۳۷۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۲۶)	جلد۷	صفحہ ۲۹۵
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث صحیح		

جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے حق میں اس کے چار قریبی ہمسائے گواہی دیں کہ ہمارے علم کے مطابق وہ نیک ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں نے اس کے بارے میں تمہارے علم کو قبول کر لیا اور جو تم اس کے متعلق نہیں جانتے وہ میں نے اس کیلئے معاف کر دیا۔

-☆-

مجمع الزوائد　　رقم الحدیث (۳۹۶۰)
جلد۳　　صفحہ۲۱

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۱۳۹۸) جلد۲ صفحہ۵۳۸

جس مرنے والے کیلئے
تین قریبی ہمسائے گواہی دیں کہ وہ نیک ہے
اس کی مغفرت ہوجاتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَشْهَدُ لَهٗ ثَلَاثَةُ اَبْیَاتٍ مِنْ جِیْرَانِهِ الْاَدْنَیْنَ بِخَیْرٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِیْ عَلٰی مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهٗ مَا اَعْلَمُ.

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۵۱۶۳) جلد۴ صفحہ۲۳۵
قال المحقق ھذا حدیث حسن
صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۵۱۲) جلد۳ صفحہ۳۷۸
قال الالبانی حسن لغیرہ
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۳۹۶۱) جلد۳ صفحہ۲۱
کنزل العمال رقم الحدیث (۴۲۷۳۵) جلد۱۵ صفحہ۱۲۳۳
مسندالامام احمد رقم الحدیث (۹۳۶۶) جلد۹ صفحہ۱۲۶

قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ حسن

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت فرماتے ہیں:

اگر مسلمان آدمی فوت ہو جائے اور اس کے تین قریبی ہمسائے اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں نے اپنے بندوں کے علم کے مطابق ان کی گواہی کو قبول کر لیا ہے اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں نے بخش دیا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۹۶۸) جلد ۹ صفحہ ۲۹
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ حسن
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۳۷۲۵) جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۸

قال حمزہ احمد الزین　　اسنادہ حسن

جس مسلمان کیلئے
دو آدمی خیر کی گواہی دے دیں
اللہ تعالیٰ اسے جنت داخل فرمائے گا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:
اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ :
فَقُلْنَا : وَ ثَلَاثَةٌ ؟ قَالَ:
وَثَلَاثَةٌ ، فَقُلْنَا : وَاثْنَانِ ؟ قَالَ:
وَاثْنَانِ ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْ عَنِ الْوَاحِدِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۸)	(۲۶۴۳)	
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۶۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۸

قال الالبانی		صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس مسلمان کے متعلق چار آدمی نیک ہونے کی گواہی دیں، اللہ تعالٰی اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا:

اور اگر تین آدمی گواہی دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اور تین بھی۔ پھر ہم نے عرض کیا: اگر دو آدمی گواہی دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۳)	جلد۲	صفحہ۳۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۲۸)	جلد۷	صفحہ۴۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد۱	صفحہ۲۵۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۰۷۲)	جلد۲	صفحہ۴۲۵
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۶۷۳۲)	جلد۳	صفحہ۵۳۵
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۳۱۳۹)	جلد۶	صفحہ۲۲۹

مشکاۃ المصابیح   رقم الحدیث (۱۶۰۶)   جلد ۲   صفحہ ۳۰۲

مومن کو بوقت وفات حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زیارت

سیدنا علی المرتضٰی امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کے پاس بوقت شہادت فرشتوں، حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- اور حضور سیدنا محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا تشریف لانا

عَنْ عمرو ذی مر قال :

لما اصيب علي - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - بالضربة ، دخلت عليه وقد عصب رأسه ، قال : قلت : يا امير المؤمنين ! أرني ضربتك ، قال : فحلها ، فقلت : خدش وليس بشيء . قال : اني مفارقكم ، فبكت ام كلثوم من وراء الحجاب ، فقال لها : اسكتي ، فلو ترين ما أرى لما بكيت ، قال : فقلت : يا امير المؤمنين ! ماذا ترى ؟ قال : هذه الملائكة وفود ، والنبيون ، وهذا محمد - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يقول :

يا علي أبشر فما تصير اليه خير مما أنت فيه .

الدرر المشفاة	جلد ا	صفحہ ۳۳۸
اسد الغابۃ		۳۰۳/۳

ترجمة الحديث:

جناب عمرو ذی مُر نے فرمایا:

جب سیدنا علی المرتضیٰ امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کو زخم آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے سر کو پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی:

امیر المؤمنین! مجھے اپنی چوٹ تو دکھایئے وہ فرماتے ہیں: آپ نے اسے کھول کر دکھایا تو میں نے کہا: کوئی بات نہیں یہ تو معمولی زخم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں چھوڑ کے جانے والا ہوں تو پردے کے پیچھے سے آپ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم -رضی اللہ عنہا- رونے لگیں تو آپ نے ان سے فرمایا:

خاموش ہو جاؤ جو میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتیں تو نہ روتیں۔ جناب عمرو ذی مُر نے فرمایا: میں نے عرض کی:

امیر المؤمنین! آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ فرشتے وفد بن کے آئے ہیں، انبیاء کرام -علیہم السلام- تشریف لائے ہیں اور یہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں جو فرمارہے ہیں:

اے علی! مبارک ہو اس جہاں کی طرف جارہے ہو جو بہتر ہے جس میں تم اب ہو۔

-☆-

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اَلَا اُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ ؟ قُلْنَا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ :

أُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِىْ عَقَرَ النَّاقَةَ ، وَالَّذِىْ يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهٖ ، يَعْنِي

قَرْنَهُ ، حَتَّى تَبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ .

ترجمة الحديث،

سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں لوگوں میں دوسب سے بدبخت آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ضرور بتایئے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ایک قوم ثمود کا احیمر جس نے حضرت صالح-علیہ السلام-کی اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور دوسرا اے علی! وہ جو تیرے سر پہ ضرب لگائے گا حتی کہ اس سے یہ داڑھی رنگین ہو جائے گی۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۲۱)	جلد ۳۰	صفحہ ۲۵۶
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ، دون قولہ: یا ابا تراب طویلا		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۶۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		

قال الذہبی علی شرط مسلم

الدرر المنتثرۃ جلد۱ صفحہ ۳۳۷

ایمان کے چھن جانے کا خطرہ

بندہ ظاہری طور پر جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن ہوتا وہ اہل جہنم سے ہے اسی طرح بندہ ظاہری طور پر اہل جہنم کے عمل کرتا ہے لیکن وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے اعمال کا انحصار ظاہری خاتمہ پر ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ، وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا .

ترجمة الحديث،

سیدنا سہل بن سعد ساعدی – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۹۳)	جلد۴	صفحہ ۲۰۳۶
الدرر المضیاۃ		جلد۱	صفحہ ۲۷۹

بندہ عمل کرتا ہے لوگوں کی نظروں میں اھل جنت جیسا عمل اور ہوتا وہ اھل نار۔اھل جہنم۔ سے ہے اور بندہ عمل کرتا ہے لوگوں کی نظر میں اھل نار۔اھل جہنم۔جیسا عمل حالانکہ وہ ہوتا اھل جنت میں سے ہے۔اعمال کا انحصار ان کے خاتمہ پر ہے

-☆-

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

مَا اَحَدٌ أَمِنَ عَلٰی اِیْمَانِهٖ اِلَّا یُسْلَبُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ اِلَّا سُلِبَهٗ .

سیدنا ابو درداء۔رضی اللہ عنہ۔نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اپنے ایمان کے معاملے میں اس بات پر بے خوف ہوتا ہے کہ اس کا موت کے وقت ایمان سلب نہیں ہوتا ایسے آدمی کا ایمان۔موت کے وقت۔سلب کرلیا جاتا ہے۔

العیاذ باللہ من ذالک .

-☆-

لَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – جَعَلَ یَبْکِیْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ أَمِنْ کَثْرَةِ الذُّنُوْبِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ اُسْلَبَ الْاِیْمَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ .

حضرت سفیان ثوری۔رحمۃ اللہ علیہ۔آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے رونا شروع کر دیا۔ایک آدمی نے آپ سے عرض کی:ابوعبداللہ!کیا گناہوں کی کثرت سے رو رہے ہیں؟آپ نے ارشاد فرمایا:نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتے ہوئے رو رہا ہوں کہ موت سے پہلے کہیں ایمان سلب نہ کرلیا

جائے۔

الدرر المنتقاۃ	جلد ۱	صفحہ ۲۷۹
مختصر منہاج القاصدین		صفحہ ۳۹

اس کا ترجمہ جواہر الحدیث سے لیا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – حُنَیْنًا ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ یُدْعٰی بِالْاِسْلَامِ :

هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ . فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِیْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَقِیْلَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! الرَّجُلُ الَّذِیْ قُلْتَ لَهٗ آنِفًا : اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَاِنَّهٗ قَدْ قَاتَلَ الْیَوْمَ قِتَالًا شَدِیْدًا وَقَدْ مَاتَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِلَی النَّارِ . فَکَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَرْتَابَ ، فَبَیْنَمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِکَ اِذْ قِیْلَ اِنَّهٗ لَمْ یَمُتْ ، وَلٰکِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِیْدًا ، فَلَمَّا کَانَ مِنَ اللَّیْلِ لَمْ یَصْبِرْ عَلَی الْجِرَاحِ

فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِذَالِكَ فَقَالَ :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ :

اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

ہم حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم– کے ساتھ غزوہ حُنین میں شریک ہوئے تو حضور –صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم– نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ اھلِ نار –جہنمیوں– میں سے ہے۔پس جب جنگ کا وقت آیا تو اس آدمی نے بہت شدت کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا تو اسے زخم آ گیا۔عرض کی گئی:

یارسول اللہ! آپ نے جس آدمی کے بارے میں ابھی فرمایا کہ وہ اھلِ نار میں سے ہے اس نے تو بہت شدت کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے اور وہ –جہاد کرتے ہوئے– مر گیا ہے۔تو حضور سیدنا نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

وہ جہنم میں گیا ہے –راوی کا بیان ہے کہ– قریب تھا کہ کچھ مسلمان وسوسوں میں مبتلا ہو جاتے تو لوگ اسی کشمکش و پیچ میں تھے کہ کہا گیا وہ –ابھی– مرا نہیں لیکن اسے سخت زخم آیا ہے۔جب

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۴۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۱/۱۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۸
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح		

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۱۹)	جلد ۶	صفحہ ۴۸۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۹۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۴۵۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

رات کا وقت ہوا تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا تو اس نے خودکشی کر لی۔ اس بات کی حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خبر دی گئی تو آپ نے کہا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَشْھَدُ اَنِّی عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ، اللہ سب سے بڑا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر سیدنا بلال۔رضی اللہ عنہ۔کو حکم ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو ندا دیں۔لوگوں میں اعلان کریں۔کہ جنت میں صرف مسلمان جان ہی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ۔کبھی کبھی۔اس دین کو رجلِ فاجر کے ذریعے تقویت پہنچاتا ہے۔

-☆-

انبیاءکرام-علیہم السلام-کو وصال سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ :
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :
إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ يُخَيَّرَ . فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ غُشِيَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ :
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى . قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : فَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُخَيَّرُ .

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرمایا کرتے تھے:

کسی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ وہ اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پس جب آپ کی تکلیف بڑھی اور آپ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں پھر فرمایا:

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا o اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۔

ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی نبی، صدیق، شھید اور صالحین اور یہ کتنے اچھے رفیق ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا۔

سیدہ عائشہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

پس مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

-☆-

الدرر المشکاۃ		جلد ۱	صفحہ ۲۰۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۴۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۸۴۳)	جلد ۱۸	صفحہ ۹۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۰

قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۰۶۸)	جلدے۶	صفحہ۳۹۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۸۶۸)	جلدے۹	صفحہ۴۰۱
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۱۲۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		

شرک وکفر

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ○

جہنم کی آگ ہے پیش کیا جاتا ہے انہیں اس پر صبح وشام اور جس روز قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) داخل کردو آل فرعون (فرعون کے پیروکاروں کو) شدید ترین عذاب میں۔

-☆-

وَالْمُرَادُ بِالنَّارِ هُنَا نَارُ الْقَبْرِ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَعْدَهَا:

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ.

آگ سے مراد اس جگہ قبر کی آگ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا:
اور جس روز قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) داخل کر دو آل فرعون (فرعون کے پیرو کاروں کو) شدید ترین عذاب میں ۔

-☆-

مومن: ۴۶

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

کاش تم دیکھو جب ظالم موت کی سختیوں میں (گرفتار) ہوں ۔ اور فرشتے بڑھا رہے ہوں (ان کی طرف) اپنے ہاتھ (اور انہیں کہیں کہ) نکالو اپنی جانوں کو ۔ آج تمہیں دیا جائے گا ذلت کا عذاب اس وجہ سے کہ تم بہتان لگاتے تھے اللہ تعالیٰ پر ناحق ۔ اور تم اس کی آیتوں (کے ماننے) سے تکبر کیا کرتے تھے ۔

-☆-

(۱) انعام:۹۳

کفر ونفاق

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

فَتُعَادُ رُوْحُہٗ فِی جَسَدِہٖ ، وَیَاْتِیْہِ مَلَکَانِ ، فَیُجْلِسَانِہٖ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَنْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ : ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِی ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَادِیْنُکَ ؟ فَیَقُوْلُ : ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ ؟ فَیَقُوْلُ : ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِی ، فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ : اَنْ کَذَبَ ، فَافْرِشُوْا لَہٗ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی النَّارِ ۔

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۲۸) جلد ۱ صفحہ ۱۱۷

قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۵۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۲۱)	جلد۴	صفحہ۳۶۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۵۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کافر کی روح جب اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ کافر کہتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں وہ آدمی جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ کون تھے؟ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو، اس کے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

-☆-

کافر کی قبر جہنم کا گڑھا بن جاتی ہے اس میں چاروں طرف آگ ہی آگ ہوتی ہے۔ اس کا بستر آگ کا، اس کا لباس آگ کا اور پھر جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جہاں سے جہنم کی تپش، لو اس کی قبر تک آتی ہے۔ قبر پہلے ہی آگ سے بھری ہے طرفہ یہ کہ جہنم کی طرف دروزہ کھول کر

اسے مزید عذاب میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۴۹)	جلد۲	صفحہ۲۵۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۴۳)	جلد۱۴	صفحہ۳۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۴۱)	جلد۱۴	صفحہ۳۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَلْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ اَبُوسَعِیْدٍ : وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْهِ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ:

بَیْنَمَا النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِی حَائِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ ، عَلَی بَغْلَةٍ لَهُ ، وَنَحْنُ مَعَهُ ، اِذْحَادَتْ بِهٖ فَکَادَتْ تُلْقِیْهِ ، وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ ، اَوْخَمْسَةٌ ، اَوْاَرْبَعَةٌ – قَالَ : کَذَا کَانَ یَقُوْلُ الْجُرَیْرِیُّ – فَقَالَ:

مَنْ یَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : اَنَا ، قَالَ : فَمَتٰی مَاتَ هٰؤُلَاءِ ، قَالَ : مَاتُوا فِی الْاِشْرَاکِ : فَقَالَ:

اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِی قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے یہ حدیث خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی بلکہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔انہوں نے بیان کیا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۳۹۲)	جلد۴	صفحہ۲۱۹۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۵۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا،قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرا دیتا۔وہاں چھ،پانچ یا چار قبریں تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

ان قبر والوں کے بارے میں کوئی آدمی جانتا ہے(یہ کون لوگ ہیں)۔ایک نے عرض کیا:

میں جانتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

یہ لوگ کب مرے؟اس آدمی نے عرض کیا:

شرک کے زمانہ میں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس امت کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے-ان سے امتحان لیا جاتا ہے-اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ کے حضور دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنائے جس طرح میں سنتا ہوں۔

-☆-

عمرو بن لُحَی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ:

وَلَقَدْ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِی تَاَخَّرْتُ ، وَرَاَیْتُ فِیْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ ، وَهُوَ الَّذِی سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔

ترجمة الحدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا کہ

میں پیچھے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا (ایک آدمی کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے۔بتوں کے نام پر۔سانڈ چھوڑے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٢١٢)	جلد١	صفحہ ٣٦٦
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٣٦٢٣)	جلد٣	صفحہ ١٣١٠
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٩٠١)	جلد٢	صفحہ ٦١٩
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٠٩١)	جلد٢	صفحہ ٣٣
السنن الکبری	رقم الحدیث (١٨٧٠)	جلد٢	صفحہ ٣٣٧
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٨٣١)	جلد٧	صفحہ ٨٣
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

یہود

عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

خَرَجَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ:

یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِی قُبُوْرِھَا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٣٧٥)	جلد١	صفحہ ٣٠٩
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٨٦٩)	جلد٤	صفحہ ٢٢٠٠

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۸۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۲
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۳۹۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۳۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۴۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور تحقیق سورج غروب ہو چکا تھا پس آپ نے ایک آواز سنی اور ارشاد فرمایا:

یہودیوں کو انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۱)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۱۹۷)	جلد۳	صفحہ۴۷٦

نمازی کو نماز سے روکنا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى

حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

ترجمة الحديث،

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ احزاب کے دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے جیسے انہوں نے ہمیں روکا اور ہمیں نماز وسطیٰ (یعنی نماز عصر) سے مشغول کردیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۰۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۴۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴۲
قال الالبانی:	صحیح		

منافقت

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝

اور تمہارے آس پاس بسنے والے دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور کچھ مدینہ کے رہنے والے پکے ہوگئے ہیں نفاق میں۔ تم نہیں جانتے ان کو ہم جانتے ہیں، ہم عذاب دیں گے انہیں دوبار پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی طرف۔

-☆-

(۱) سورۃ توبہ: ۱۰۱

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا
چغلی کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :

مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَکَّۃَ ، اَوِ الْمَدِیْنَۃِ ، سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِی قُبُوْرِھِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ : بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِىءُ مِنْ بَوْلِه ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ ،فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً ، فَقِيلَ لَهُ : يَارَسُولَ اللّٰهِ ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا ، قَالَ : لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ، أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- نے بیان فرمایا:

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ کے قریب سے گزرے تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱

قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۲۰۶۷) جلد ۲ صفحہ ۷۷
قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۲۰۶۸) جلد ۲ صفحہ ۷۸
قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۴۷) جلد ۱ صفحہ ۲۰۱
قال محمود محمد محمود الحدیث متفق علیہ
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۱۵۱) جلد ۳ صفحہ ۲۸۱
قال المحقق صحیح

ان دونوں -دو قبروں والوں- کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ پر عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

ہاں ان میں سے ایک اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کھجور کی ایک ٹہنی منگوائی اسے توڑ کر دو ٹکڑے کر دیے تو ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے عرض کی گئی:

یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں امید رکھتا ہوں جب تک یہ دو ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔

-☆-

پیشاب سے نہ بچنا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۳۴۸) — جلد ۱ — صفحہ ۲۰۱
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح
صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۱۲۰۲) — جلد ۱ — صفحہ ۲۶۲
قال الالبانی: صحیح

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۱۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۸۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۳۶)	جلد ۹	صفحہ ۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۷
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ عَامَّةَ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوْا مِنْهُ۔[1]

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوگا لہٰذا اس سے بچو۔

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۳

قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۵
قال المحقق	صحیح		
(۱) الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳۱۰)	جلد۱	صفحہ۳۱۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۷۳۶
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۷۷
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶۰)	جلد۱	صفحہ۱۹۳
قال المحقق	حسن		

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ — رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — :

تَنَزَّهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔[۱]

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پیشاب سے بچو! پس بے شک زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوگا۔

-☆-

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ — رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — يَقُوْلُ:

أَوَ مَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ ، كَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ ، قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ ، فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهٖ۔[۲]

(۱) صحیح الجامع الصغیر   رقم الحدیث (۳۰۰۲)   جلد ۱   صفحہ ۵۷۶
قال الالبانی: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب   رقم الحدیث (۱۵۹)   جلد ۱   صفحہ ۱۷۷
قال الالبانی   صحیح لغیرہ
الترغیب والترھیب   رقم الحدیث (۲۶۱)   جلد ۱   صفحہ ۱۹۴
قال المحقق   حسن
الارواء الغلیل   رقم الحدیث (۴۱۰)   جلد ۱   صفحہ ۳۱۰
قال الالبانی: صحیح
(۲) صحیح سنن ابوداؤد   رقم الحدیث (۲۲)   جلد ۱   صفحہ ۱۷
قال الالبانی   صحیح

ترجمة الحديث:

عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

کیا تو نہیں جانتا کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی کو کیا سزا ملی بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ جب پیشاب کسی جگہ لگ جائے اس کو قینچی سے کاٹ دیا جائے۔ ان کے ایک آدمی نے اس بات سے روکا اس لئے اس کو قبر میں عذاب ہوا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ   رقم الحدیث (۳۴۶)   جلد ۱   صفحہ ۲۰۰
قال محمود محمد محمود   الحدیث صحیح
صحیح ابن حبان   رقم الحدیث (۳۱۲۷)   جلد ۷   صفحہ ۳۹۷
قال شعیب الارنؤوط   اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۰
قال الالبانی	سندہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۸۴

غیبت

عَنْ اَبُوْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

بَیْنَمَا اَنَا اُمَاشِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہ وَسَلَّمَ – وَھُوَ آخِذٌ بِیَدِیْ وَرَجُلٌ عَنْ یَسَارِہٖ ، فَاِذَا نَحْنُ بِقَبْرَیْنِ اَمَامَنَا ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ ، وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ، وَبَلٰی فَاَیُّکُمْ یَأْتِیْنِیْ بِجَرِیْدَۃٍ ، فَاسْتَبَقْنَا فَسَبَقْتُہٗ ، فَاَتَیْتُہٗ بِجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا نِصْفَیْنِ ، فَاَلْقٰی عَلٰی ذَا الْقَبْرِ قِطْعَۃً ، وَعَلٰی ذَا الْقَبْرِ

قِطْعَةً ، وَقَالَ:

اِنَّهُ يُهَوَّنُ عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ اِلَّا فِي الْبَوْلِ وَالْغِيْبَةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو بکرہ ۔رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۵۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۹۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۹۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

میں حضور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ساتھ چل رہا تھا اور حضور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور آپ کی بائیں جانب بھی ایک آدمی تھا ۔ اچانک ہمارے سامنے دو قبریں تھیں تو حضور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

ان دو قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے، ان کو عذاب کسی کبیرہ گناہ کی بنا پر نہیں ہو رہا۔

ہاں! تم میں سے کون ہے جو کھجور کی ٹہنی لائے، ہم دونوں جلدی سے گئے تو میں پہلے پہنچ گیا تو آپ کی خدمت میں ایک کھجور کی ٹہنی پیش کر دی۔ حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے ایک ٹکڑا اس قبر پر اور دوسرا ٹکڑا دوسری قبر پر ڈال دیا اور ارشاد فرمایا:

ان دونوں پر عذاب ہلکا رہے گا جب تک دونوں ٹہنیاں تر رہیں گی۔

ان کو عذاب پیشاب اور غیبت کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

-☆-

لوگوں پر زبان طعن دراز کرنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يُؤْذِى النَّاسَ بِلِسَانِهِ وَيَمْشِي
بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيْمَةِ .

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا۔ان دو آدمیوں کے بارے میں جنہیں قبروں میں عذاب ہو رہا تھا:-

ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو تکلیف دیتا تھا (یعنی لوگوں کو برا بھلا کہتا تھا) اور چغلی کیا کرتا تھا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۲۴)	جلد۳	صفحہ۱۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۶)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		

جھوٹ بولنا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ وَاِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ

فَمَا يَفْرَغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۳
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم چل دیے اور ایک آدمی کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی لوہے کا ایک آنکڑا لیے اس کے سر کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کی ایک طرف بڑھتا اور اس کے جبڑے کو گدی تک چیر دیتا۔ وہ اس کے نتھنے کو بھی گدی تک چیر دیتا اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا۔ پھر وہ اس آدمی کی دوسری جانب کی طرف مڑتا اور اس جانب کے ساتھ بھی وہی کچھ کرتا جو اس نے پہلی جانب کے ساتھ کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری طرف سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب پہلے کی طرح صحیح ہو چکی ہوتی تھی۔ اور وہ اس کی طرف مڑتا اور اسی عمل کو دوہراتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٩٩٧٧)	جلد١٥	صفحہ١٣٣
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٠٠٣١)	جلد١٥	صفحہ١٣٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (١٠١١)	جلد٢	صفحہ٣٥٦
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢٩٨٣)	جلد٧	صفحہ٢٣٧
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢٩٨٥)	جلد٧	صفحہ٢٣٩
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢٩٨٦)	جلد٧	صفحہ٢٤١

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰی قَفَاهُ فَاِنَّهٗ الرَّجُلُ یَغْدُوْ مِنْ بَیْتِهٖ فَیَکْذِبُ الْکِذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٣٨٦)	جلد١	صفحہ٤١٠
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٠٤٧)	جلد٤	صفحہ٢٣٠٥
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٩٢)	جلد١	صفحہ٢٣٠
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٤٥٢٣)	جلد٤	صفحہ٣٠٣
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٤٥٢٩)	جلد٤	صفحہ٣٠٧
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٥٥)	جلد٢	صفحہ٤٢٧
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٨٢٥)	جلد١	صفحہ٤٢٣
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٥٧٨)	جلد١	صفحہ٣٧١
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (٧٦١١)	جلد٧	صفحہ١١٩

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۳۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

ترجمة الحديث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین علیہ السلام نے بیان کیا:

اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جس کے جبڑے کو، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ ایسا آدمی تھا جو صبح گھر سے نکلتا تو جھوٹ بولتا تھا اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پھیل جاتا تھا۔

-☆-

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

اَمَّا الَّذِىْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ ،فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۳۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۹۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا:

اور وہ آدمی جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا، پس وہ بہت جھوٹا آدمی ہے جو جھوٹی بات زبان سے نکالتا ہے وہ اس سے نقل کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا کے) کناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس اس کے ساتھ قیامت کے دن تک وہ معاملہ کیا جاتا رہے گا جو آپ نے دیکھا۔

-☆-

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۳

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۹)	جلد۳	صفحہ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد۱	صفحہ۴۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد۷	صفحہ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد۱۵	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

قرآن کریم سیکھنے کے بعد اسے نظر انداز کر دینا
فرض نماز ادا کیے بغیر سو جانا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا ، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ

اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۰
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال المحقق	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی ایک بھاری پتھر اٹھائے اس کے سر کے پاس کھڑا تھا۔ وہ پتھر کو اس کے سر پر پھینکتا اور اسکے سر کو کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اسے اٹھاتا اور اس کے واپس لوٹنے تک اس شخص کا سر پہلے کی طرح صحیح سلامت ہو چکا ہوتا۔ پھر وہ اس کے پاس واپس آتا اور اسی طرح کرتا جیسے اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

-☆-

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۱
قال الالبانی	صحیح		

السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۴۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَأْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفُضُهٗ ، وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۷۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۳۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

جبریل امین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

اور وہ پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ، وہ آدمی تھا جس نے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسے ترک کر دیا وہ فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔

-☆-

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْهِ بِالنَّهَارِ ، فَیُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳

قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۴۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا:

وہ آدمی جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا، لیکن یہ قرآن کو چھوڑ کر رات کو سویا رہتا اور دن کو بھی اس پر عمل نہ کرتا۔ پس اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت کے دن تک کیا جاتا رہے گا۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

سود کھانا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ ، وَاِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهٗ حِجَارَةً كَثِيْرَةً ، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِىْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ

فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا.

ترجمة الحديث،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم چل دیے اور ایک نہر پر پہنچے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا گمان ہے کہ آپ فرماتے تھے: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی اور نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا۔ اور نہر کے کنارے ایک دوسرا آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے۔ وہ تیرنے والا آدمی تیرتا رہتا اور پھر اس آدمی کی طرف آتا جس نے اپنے پاس پتھر اکٹھے کر رکھے تھے۔ وہ اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا تو وہ شخص اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا۔

پھر وہ چلا جاتا اور تیرنے لگتا اور پھر اسی کی طرف لوٹتا۔ جب بھی وہ لوٹ کر اس کی طرف آتا تو منہ کھولتا اور وہ آدمی اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۴۵)	جلد۱	صفحہ۴۴۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد۷	صفحہ۱۱۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۴۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهْرِ وَیُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهٗ اٰکِلُ الرِّبَا ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳

قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۴۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

ترجمة الحديث،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا:

اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے جو نہر میں تیر رہا تھا اور جس کے منہ میں پتھر پھینکے جا رہے تھے وہ سود خور آدمی تھا۔

-☆-

بدکاری کرنا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ ، فَاَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ : فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ ، وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ، وَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَ اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۴۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۹

ترجمة الحديث:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم چل دیئے اور ہم ایک تنور کی سی چیز کے پاس پہنچے۔(راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا:

اس کے اندر شور وشغب تھا ہم نے اس میں جھانکا تو دیکھا کہ اس کے اندر عورتیں اور مرد تھے جو سب ننگے تھے۔اور ان کے نیچے کی طرف سے ایک شعلہ ابھر کر ان کی طرف آتا تھا اور جب یہ شعلہ ان تک پہنچتا تو وہ شور وغوغا کرتے۔

-☆-

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِي رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ ، فَاَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۰۴)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۹۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲

فَقُلْتُ : اِنِّی لَا اُطِیْقُهُ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَکَ ، فَصَعِدْتُ ، حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ فَاِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، فَقُلْتُ :

مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ دو (فرشتے بصورت) آدمی میرے پاس آئے اور میرے کندھوں سے پکڑ کر مجھے ایک پہاڑ کے پاس لے آئے جس پر چڑھنا بہت مشکل تھا۔عرض کرنے لگے: اس پر چڑھیں۔میں نے کہا:

میں نہیں چڑھ سکتا۔بولے ہم اسے آپ کیلئے آسان کردیتے ہیں پھر میں اس پر چڑھ گیا حتی کہ جب پہاڑ کے درمیان پہنچا تو اچانک میں نے کچھ سخت آوازیں سنیں۔میں نے پوچھا یہ آوازیں

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۳۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۸

قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۲۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلد۱	صفحہ۵۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵٦۸)	جلد۲	صفحہ۲۰٦
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷٦٦۷)	جلد۸	صفحہ۱۵۷

کیسی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا:

یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

ثُمَّ انْطُلِقَ بِیْ ، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَیْئٍ اِنْتِفَاخًا وَاَنْتَنَهُ رِیْحًا كَاَنَّ رِیْحَهُمُ الْمَرَاحِیْضُ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِیْ۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

پھر اس سے آگے لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہیں جو سخت پھٹے پھولے ہوئے شدید بدبو چھوڑ رہے ہیں ان کی بدبو گویا بول وبراز کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا:

یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۳۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۱
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد ۸	صفحہ ۱۵۷

لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور خود نیکی نہ کرنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّم – :

رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِی رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ ؟ قَالَ : اَلْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ،

وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۳)	جلد ا	صفحہ ۲۴۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۹۱)	جلد ا	صفحہ ۵۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۵۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے شب معراج کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ خطباء و مقررین ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ وہ نیکی خود نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں تو کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۹۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۴۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۹

امت کے خطبا
جو کتاب اللہ پڑھتے ہیں خود عمل نہیں کرتے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ :

مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ، وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِهِ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۳۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۵۸۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۱۲۹)	جلد۱	صفحہ۸۸
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں شب معراج کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جارہے تھے۔ میں نے پوچھا:

اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کیا:

یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ومقررین ہیں جو لوگوں کو نیک اعمال کرنے کا حکم دیتے ہیں خود نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔

-☆-

اللہ کے ذکر سے منہ موڑنا

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِى فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۔[1]

اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے ، تو اس کیلئے تنگ معیشت ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –

فِی قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی:

فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا. قَالَ:

عَذَابُ الْقَبْرِ. [۲]

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ

(۱) طٰہٰ:۱۲۴

(۲) المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۹)	جلد ۷	صفحہ ۳۸۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

سبحانہ وتعالیٰ کے ارشاد:

فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا.

کے بارے میں فرمایا:

یہ عذاب قبر ہے۔

-☆-

رمضان المبارک میں بغیر کسی وجہ سے روزہ توڑنا

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَیَّ ، فَاَتَیَا بِیْ جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا: اِصْعَدْ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَا اُطِیْقُہٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَہِّلُہٗ لَکَ ، فَصَعِدْتُ ، حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ

الْجَبَلِ فَإِذَا أَنَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ ، فَقُلْتُ :

مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيبِهِمْ ، مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ ، تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹۱)	جلد۱۶	صفحہ۵۳۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۳۸
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۴۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۲
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی (دوفرشتے انسانی صورت میں) آئے انہوں نے میرے کندھوں سے مجھے پکڑا تو مجھے ایک پہاڑ پر لے آئے جس پر چڑھنا بڑا مشکل تھا۔انہوں نے مجھے کہا:اوپر چڑھئے۔میں نے جواب دیا:

میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔انہوں نے کہا: ہم اسے آپ کیلئے آسان کردیتے ہیں۔پس میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا حتی کہ جب میں پہاڑ کے برابر پہنچا تو میں نے وہاں بڑی سخت آوازیں سنیں۔میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟انہوں نے کہا: کہ یہ اہل جہنم کی چیخ وپکار ہے۔

پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک میں نے دیکھا کچھ لوگ اپنی کونچوں کے بل لٹکائے گئے ہیں ان کے جبڑے چیرے ہوئے ہیں،ان چیرے ہوئے جبڑوں سے خون نکل رہا ہے۔میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کرلیتے

تھے یعنی روزہ توڑ لیتے تھے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلد۱	صفحہ۵۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۶۸)	جلد۲	صفحہ۲۰۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد۸	صفحہ۱۵۷

مال غنیمت تقسیم سے پہلے لینا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ! اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْهِ نَارًا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۳۴)	جلد۳	صفحہ۱۳۸۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۰۷)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۹۲۶)	جلد۲	صفحہ۷۹
قال الالبانی	متفق علیہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۷۵۰)	جلد۴	صفحہ۲۵۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۷۱۰)	جلد۸	صفحہ۸۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۱۷)	جلد۲	صفحہ۳۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۲۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک وہ چادر جو اس نے فتح خیبر کے دن تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے اٹھائی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۴۷۱۱)	جلد۲	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۵۱)	جلد۱۱	صفحہ ۱۸۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۶۵)	جلد۲	صفحہ ۱۱۸۸
قال الالبانی	صحیح		

از راہ تکبر چادر گھسیٹ کر چلنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ

الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۸۲۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	جلد۲	صفحہ۱۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۵۹۸)	جلد۸	صفحہ۳۴۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۴۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۱۳)	جلد۳	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۷۲)	جلد۱	صفحہ۵۵۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی جو تکبر سے اپنا تہبند زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا (اس کے عذاب کی صورت یہ ہے) اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

عورت کا بغیر کسی وجہ اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہ پلانا

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبُعَیَّ ، فَأَتَیَا بِیْ جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا: اِصْعَدْ،

فَقُلْتُ : اِنِّی لَا اُطِیْقُهٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَکَ ، فَصَعِدْتُ ، حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ فَاِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، فَقُلْتُ :

مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ . ثُمَّ انْطُلِقَ بِیْ ، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٌ اَشْدَاقُهُمْ ، تَسِیْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ :

مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : اَلَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِیْ ، فَاِذَا اَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِیَّهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ :

مَابَالُ هٰؤُلَاءِ ؟ قِیْلَ : هٰؤُلَاءِ یَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ .

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۴۹۱) جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۶
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی (دو فرشتے انسانی صورت میں) آئے انہوں نے میرے کندھوں سے مجھے پکڑا تو مجھے ایک پہاڑ پر لے آئے جس پر چڑھنا بڑا مشکل تھا۔ انہوں نے مجھے کہا: اوپر چڑھئے۔ میں نے جواب دیا:

میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا: ہم اسے آپ کیلئے آسان کردیتے ہیں۔ پس میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا حتی کہ جب میں پہاڑ کے برابر پہنچا تو میں نے وہاں بڑی سخت آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا:

یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ اہل جہنم کی چیخ وپکار ہے۔

پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک میں نے دیکھا کچھ لوگ اپنی کونچوں کے بل لٹکائے گئے

ہیں، ان کے جبڑے چیرے ہوئے ہیں ۔ان چیرے ہوئے جبڑوں سے خون نکل رہا ہے ۔میں نے

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد۲	صفحہ ۳۸
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۲۷)	جلد۳	صفحہ ۳۳۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلد۱	صفحہ ۵۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد۲	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۶۸)	جلد۲	صفحہ ۲۰۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد۸	صفحہ ۱۵۷

پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے یعنی روزہ توڑ لیتے تھے۔

پھر مجھے لے جایا گیا تو میں نے ملاحظہ کیا کہ کچھ عورتیں ہیں جن کے پستانوں پر سانپ ڈنگ مار رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ان کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی ۔یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔

-☆-

چوری کرنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ :
وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْھَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ

بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ : إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے

ارشاد فرمایا:

یہاں تک کہ میں نے اس میں ٹیڑھے منہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنی آنت کھینچ رہا تھا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۰۴)	جلد۲	صفحہ۲۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۸۷۰)	جلد۲	صفحہ۳۳۷
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۱۷۸)	جلد۱	صفحہ۳۲۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۸۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۹۸
قال الالبانی	صحیح		

جہنم کی آگ میں ۔اور اپنی اس ٹیڑھے منہ والی لکڑی سے حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا اگر اس چیز کے مالک کو علم ہو جاتا تو کہتا کہ اس لکڑی میں خود بخود اٹک گئی ہے اور اگر اس کے مالک کو پتہ نہ چلتا تو وہ اس چیز کو لے جاتا ۔

-☆-

جانور کو قید میں رکھنا جس

سے وہ بھوکا پیاسا مر جائے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ :

وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا.

حضرت جابر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا: اور حتی تک کہ میں نے بلی والی عورت کو دیکھا جس نے اسے باندھ رکھا تھا نہ اسے خود کچھ کھلاتی اور نہ اسے چھوڑتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۸۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۷
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۱۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۸۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۸
قال الالبانی	صحیح		

جس میت پر اس کی وصیت سے نوحہ کیا جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ:

اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِی قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۹۲)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۴۳)	جلد۲	صفحہ۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۴۴)	جلد۲	صفحہ۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۴۹)	جلد۲	صفحہ۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۵۰)	جلد۲	صفحہ۵۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۹۸۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۴۷
قال المحقق	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مردے کوعذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے۔

ایک اورروایت میں ارشادفرمایا:

میت کوتکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۱۹)	جلد۳	صفحہ۳۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۹۷۰)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح		

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۷۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۶
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۵۷۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۸۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۹۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		

عَنِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – : عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

ترجمة الحديث،

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس پر (اس کی وصیت کے مطابق) نوحہ کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوگا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۱)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۲	صفحہ۶۴۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۵۷)	جلد۲	صفحہ۵۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۵۸)	جلد۲	صفحہ۵۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۵۹)	جلد۲	صفحہ۵۳۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۷۰)	جلد۴	صفحہ۴۲۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۸۱)	جلد۲	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	متفق علیہ		

قرض ادا نہ کرنا

عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنَّ اَخَاهُ مَاتَ وَتَرَکَ ثَلاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَرَکَ عِیَالًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَهَا عَلٰی عِیَالِهِ فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّ اَخَاکَ مُحْتَبَسٌ بِدَیْنِهِ ، فَاقْضِ عَنْهُ ، قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَدْ اَدَّیْتُ عَنْهُ اِلَّا دِیْنَارَیْنِ اَدَّعَتْهُمَا امْرَاَةٌ وَلَیْسَ لَهَا بَیِّنَةٌ ، قَالَ:

فَاَعْطِهَا فَاِنَّهَا مُحِقَّةٌ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۵۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۰۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۵۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۴۶۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۶

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بھائی فوت ہوگئے اور تین سو درہم چھوڑ گئے اور بال بچے بھی چھوڑے تو میں نے چاہا کہ ان درھموں کو ان کے بال بچوں پر صرف کروں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تیرا بھائی قید ہے تو اس کا قرض ادا کر پس سعد نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میں نے سب قرض اس کا ادا کر دیا مگر دو دینار جن کا ایک عورت نے دعویٰ کیا اس پر گواہ نہیں لائی (تو میں نے اس کو نہیں دیئے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کو بھی دے دے وہ عورت سچی ہے۔

-☆-

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ، ثُمَّ اَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: تُصَلِّي عَلَيْهِ؟ فَخَطَا خُطْوَةً ثُمَّ قَالَ:

اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قُلْنَا: دِيْنَارَانِ، فَانْصَرَفَ، فَتَحَمَّلَهُمَا اَبُوْقَتَادَةَ، فَاَتَيْنَاهُ، فَقَالَ اَبُوْقَتَادَةَ: اَلدِّيْنَارَانِ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ:

قَدْ اَوْفَى اللّٰهُ حَقَّ الْغَرِيْمِ وَبَرِىءَ مِنْهُمَا الْمَيِّتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ:

مَا فَعَلَ الدِّيْنَارَانِ؟ قُلْتُ: اِنَّمَا مَاتَ اَمْسِ، قَالَ: فَعَادَ اِلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: قَدْ قَضَيْتُهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَلْآنَ بَرَدَتْ جِلْدَتُهُ.

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۴۶۴۳)　جلد ۱۱　صفحہ ۴۷۷

قال حمزة احمد الزین　اسنادہ حسن

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

ایک صاحب فوت ہوگئے۔ہم نے انہیں غسل وکفن دیا خوشبو لگائی پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان پر نماز جنازہ پڑھا دیں۔ہم نے عرض کی: آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔آپ نے چند قدم چلنے کے بعد دریافت فرمایا:

ان پر کوئی قرض تو نہیں؟ ہم نے عرض کی: دو دینار ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹ آئے۔اس کے بعد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دونوں دینار اپنے ذمے لے لئے۔ہم پھر حاضر خدمت ہوئے۔حضور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اس کے دونوں دینار میرے ذمہ ہیں۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اللہ تعالیٰ نے قرض خواہ کا حق پورا فرما دیا اور میت دونوں دیناروں کے قرض سے بری ہوگئی ہے؟ حضور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی پھر دو دن کے بعد ارشاد فرمایا:

ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: مقروض تو کل ہی فوت ہوا ہے۔ کہتے ہیں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اگلے دن حاضر ہوئے اور عرض کی:

میں نے دو دینار ادا کر دیے ہیں تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اب اس میت کو ٹھنڈک پہنچی ہے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۳۴۶)	جلد۳	صفحہ۸۸۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۵۵
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۵۹۱
قال المحقق	صحیح		

دوران بدکاری موت واقع ہونا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَسْرِقُ سَارِقٌ وَهُوَ حِیْنَ یَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ، وَلَا یَزْنِیْ زَانٍ وَّهُوَ حِیْنَ یَزْنِیْ مُؤْمِنٌ ، وَلَا یَشْرِبُ الْحُدُوْدَ اَحَدُکُمْ یَعْنِی الْخَمْرَ وَهُوَ حِیْنَ یَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ .

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ! لَا یَنْتَهِبُ اَحَدُکُمْ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ اِلَیْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْیُنَهُمْ فِیْهَا وَهُوَحِیْنَ یَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ ، وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاکُمْ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چور جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ بدکار جب بدکاری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! ڈاکا ڈالنے والا جب ڈاکا ڈالتا ہے ایسی محترم شے کا کہ جس کی طرف اہل ایمان کی نگاہیں اٹھتی ہیں اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب تم میں سے کوئی مال غنیمت میں خیانت کرتا ہے جب وہ خیانت کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ بچو ان چیزوں سے، بچو ان چیزوں سے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۷۵)	جلد۲	صفحہ۷۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۷۸)	جلد۲	صفحہ۱۷۹۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۷۲)	جلد۲	صفحہ۲۱۱۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۱۰)	جلد۲	صفحہ۲۱۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد۱	صفحہ۸۸

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۵)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۷)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۹)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۵
قال الترمذی	حدیث حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۸۸۰)	جلد۸	صفحہ۶۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۳۶)	جلد۴	صفحہ۳۶۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۹۴)	جلد۳	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۲۶۹

چوری کرتے ہوئے موت واقع ہونا

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۷۵)	جلد۲	صفحہ۷۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۱۷۹۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۷۲)	جلد۴	صفحہ۲۱۱۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۱۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد۱	صفحہ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۵)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۷)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۹)	جلد۱	صفحہ۸۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چور جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

-☆-

تہذیب الترغیب الترہیب	رقم الحدیث (۷۹۹)		صفحہ۴۰۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۵
قال الترمذی	حدیث حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۸۸۰)	جلد۸	صفحہ۲۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۳۶)	جلد۴	صفحہ۳۶۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۹۴)	جلد۳	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۳۶۹

شراب نوشی کرتے ہوئے موت واقع ہونا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَلَایَشْرِبُ اَلْخَمْرَ وَهُوَحِیْنَ یَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۷۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۱۷۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۷۲)	جلد۴	صفحہ۲۱۱۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۸۱۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد۱	صفحہ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۵)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۷)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۹)	جلد۱	صفحہ۸۹
تہذیب الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۷۹۹)		صفحہ۳۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا ۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۵
قال الترمذی	حدیث حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۸۸۰)	جلد۸	صفحہ۶۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۳۶)	جلد۴	صفحہ۳۶۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۹۴)	جلد۳	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۲۶۹

موت سے قبر تک

انعامات

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ

الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ ، وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ، وَكَاَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ ، وَفِي يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ:

اسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ:

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا ، وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ ، نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ ، بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ ، وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، وَيَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ ، فَيَقُوْلُ:

اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ ، اُخْرُجِيْ اِلَى الْمَغْفِرَةِ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ ، قَالَ : فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا ، فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ ، حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ ، وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ ، قَالَ :

فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ – يَعْنِي بِهَا – عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا:

مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ : فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِي عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ ، فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ : فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِي جَسَدِهٖ ، فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ :

مَنْ رَبُّکَ ؟فَیَقُوْلُ: رَبِّیَ اللّٰہُ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ: مَادِیْنُکَ ؟ فَیَقُوْلُ: دِیْنِیَ الْإِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ ؟ فَیَقُوْلُ : ھُوَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ، فَیَقُوْلَانِ لَہٗ : وَمَا عِلْمُکَ ؟ فَیَقُوْلُ : قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَآمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ ، فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فِی السَّمَاءِ ، اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّۃِ ، قَالَ: فَیَاْتِیْہِ مِنْ رَوْحِھَا ، وَطِیْبِھَا ، وَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ ، قَالَ:

وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ ، حَسَنُ الثِّیَابِ ، طَیِّبُ الرِّیْحِ ، فَیَقُوْلُ : اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ ، ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ ، فَیَقُوْلُ لَہٗ : مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ ، فَیَقُوْلُ : اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ ، فَیَقُوْلُ : رَبِّ اَقِمِ السَّاعَۃَ ، حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ ، قَالَ:

وَاِنَّ الْعَبْدَ الْکَافِرَ ، اِذَا کَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا ، وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَۃِ ، نَزَلَ اِلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِکَۃٌ سُوْدُ الْوُجُوْہِ ، مَعَھُمُ الْمُسُوْحُ ، فَیَجْلِسُوْنَ مِنْہُ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ ، حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِہٖ ، فَیَقُوْلُ : اَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ اُخْرُجِیْ اِلٰی سَخَطٍ مِنَ اللّٰہِ وَغَضَبٍ ، قَالَ:

فَتُفَرَّقُ فِیْ جَسَدِہٖ ، فَیَنْتَزِعُھَا کَمَا یُنْتَزَعُ السُّفُوْدُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُوْلِ ، فَیَأْخُذُھَا ، فَاِذَا اَخَذَھَا لَمْ یَدَعُوْھَا فِیْ یَدِہٖ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ، حَتّٰی یَجْعَلُوْھَا فِیْ تِلْکَ الْمُسُوْحِ ، وَیَخْرُجُ مِنْھَا کَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَۃٍ ، وُجِدَتْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ، فَیَصْعَدُوْنَ بِھَا ، فَلَا یَمُرُّوْنَ بِھَا عَلٰی مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ ، اِلَّا قَالُوْا : مَا ھٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِیْثُ ، فَیَقُوْلُوْنَ : فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، بِاَقْبَحِ اَسْمَائِہِ الَّتِیْ کَانَ یُسَمّٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا ، حَتّٰی یُنْتَھٰی بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا ، فَیُسْتَفْتَحُ لَہٗ ، فَلَا یُفْتَحُ لَہٗ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — :

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ الاعراف:۴۰

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى ثُمَّ تُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ، ثُمَّ قَرَاَ :

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔ الحج:۳۱

فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ ، وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ ، فَيُجْلِسَانِهٖ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ : اَنْ كَذَبَ ، فَافْرِشُوْا لَهٗ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ ، فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ ، حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ، وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ ، قَبِيْحُ الثِّيَابِ ، مُنْتِنُ الرِّيْحِ ، فَيَقُوْلُ : اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ ، فَيَقُوْلُ : مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ : اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ ، فَيَقُوْلُ : رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ۔

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک انصاری صحابی کے جنازے کے لئے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ساتھ نکلے جب قبر پر پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ ہوئی تھی۔ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔بیٹھ گئے اور ہم حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندہ ہو۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے

آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-زمین کریدرہے تھے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اپنا سرمبارک

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۳۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
قال المحقق	سندہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۵۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۶۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۹۲
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۵۲۲۱)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۵۵۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۴۳)	جلد۱۴	صفحہ۲۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۵۳۱)	جلد۱۴	صفحہ۴۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۸۶۲۲)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۱
قال المحقق	اسنادہ حسن		

بلندفرمایااوررودیا تین مرتبہ فرمایا:

عذاب قبرسے اللہ کی پناہ مانگئے ۔پھرارشادفرمایا:مومن جب دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہےتواس پرآسمان سےفرشتے نازل ہوتے ہیں۔سفیدچہرے والے گویا ان کے چہرےسورج ہیں ۔ان کے پاس جنت کےکفنوں میں سے ایک کفن اورجنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبوہوتی ہے۔توفرشتے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہاں تک بیٹھ جاتے ہیں۔

پھرملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اورمومن کےسر کے پاس آکربیٹھ جاتے ہیں،توآپ فرماتے ہیں:اے نفسِ طیبہ-پاکیزہ روح-نکل چلئے اللہ کی مغفرت اوررضا کی طرف۔ چنانچہ روح جسم سےاس طرح نکلتی ہے جیسے پانی مشک سے بہہ نکلتا ہے۔ملک الموت اسے

پکڑ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے ان کے ہاتھ میں لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں رہنے دیتے حتی کہ وہ خوش اسے پکڑ لیتے ہیں تو اسے (جنتی) کفن میں لپیٹ لیتے ہیں اور اسے خوشبو سے معطر کر دیتے ہیں، تو اس روح سے روئے زمین پر پائی جانے والی بہترین مشک سے بھی اچھی خوشبو آتی ہے۔

پھر وہ فرشتے روح کو لے کر جاتے ہیں، راستے میں جہاں مقرب ملائکہ انہیں ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ جواب میں فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں، فلاں کا بیٹا ہے۔ وہ اسے اس کے سب سے اچھے نام سے ذکر کرتے ہیں جس نام سے اسے دنیا میں پکارتے تھے۔ یہاں تک کہ فرشتے اس روح کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔

اور اس کے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں، دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کو لیکر اگلے آسمان تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ جاتے ہیں جبکہ فرشتے اس روح کو لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میرے بندے کا نام علیین میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دو۔

مومن بندے کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ مومن کہتا ہے:

میرا رب اللہ ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ مومن کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: وہ آدمی جو تمہارے درمیان بھیجا گیا کون تھا؟ مومن کہتا ہے:

وہ اللہ کے رسول تھے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں تجھے یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟ مومن کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

پھر ایک ندا دینے والا آسمان میں ندا دیتا ہے میرے بندے نے سچ کہا: اس کے لئے جنت سے بستر لا کر بچھا دو اور جنت کا لباس پہنا دو اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو جہاں سے جنت کی ہوا اور خوشبو اسے آتی رہے اس کی قبر حد نگاہ کشادہ کر دی جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پھر اس کے پاس ایک خوبصورت چہرے والا انسان آتا ہے خوب صورت کپڑے پہنے ہوئے ، بہترین خوشبو لگائے ہوئے ، اور کہتا ہے: تمہیں مبارک ہو ان انعامات کی جن کے سبب تم مسرور ہو۔ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مومن پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ کتنا خوبصورت ہے تو خیر و برکت لے کر آیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

میں تیرا نیک عمل ہوں۔ تب مومن دعا کرتا ہے: اے میرے رب قیامت جلد قائم فرما، حتی کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و متال کے پاس واپس جاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کافر آدمی جب دنیا سے کوچ کرنے لگتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان کے پاس ٹاٹ (کے کفن) ہوتے ہیں۔ اور وہ اس سے حد نگاہ کے فاصلہ پر بیٹھ جاتے ہیں۔

پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے خبیث روح نکل (اور چل) اللہ کے غصے اور غضب کی طرف ہ تو روح جسم کے اندر پھیل جاتی ہے۔ نکلنا نہیں چاہتی۔ ور ملک الموت اسے اس طرح باہر کھینچتے ہیں جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ گیلی اون سے باہر نکالی جاتی ہے۔

ملک الموت اس کو پکڑ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے لمحہ بھر کے لئے بھی اسے ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے حتی کہ اسے اس ٹاٹ (کے کفن) میں لپیٹ لیتے ہیں۔ اور اس سے بدبو اٹھتی ہے روئے زمین پر کسی مردار سے اٹھنے والی بدترین سڑاند جیسی۔ فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) جاتے ہیں (راستے میں) جہاں کہیں ان کا گزر مقرب فرشتوں پر ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں یہ کس خبیث (روح) کی بدبو ہے۔ جواب میں فرشتے کہتے ہیں:

یہ فلاں ابن فلاں کی روح ہے بدترین نام جو دنیا میں لیا جاتا تھا یہاں تک کہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

(کافروں کے لئے) آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے۔حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر جائے۔پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سب سے نچلی زمین میں موجود سِجِّیْن (جیل) میں اس کا اندراج کردو اور کافر کی روح بری طرح زمین پر پھینک دی جاتی ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دے۔

کافر کی روح جب اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ کافر کہتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔فرشتے پوچھتے ہیں وہ شخص جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ کون تھے؟ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔آسمان سے منادی کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے۔اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو،اسے آگ کا لباس پہنا دو،اس کے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

چنانچہ جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے۔اس کی قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے حتی

کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں دھنس جاتی ہیں۔پھر اسکے پاس ایک بدصورت غلیظ کپڑوں والا بدترین بدبو والا آدمی آتا ہے اور کہتا ہے:

تجھے برے انجام کی مبارک ہو۔یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔کافر کہتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بڑا ہی بھدا ہے۔تو (میرے لئے) برائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔وہ جواب میں کہتا ہے میں تیرے برے اعمال ہوں تب کافر کہتا ہے اے میرے رب قیامت قائم نہ کرنا۔

-☆-

نفس مومن کا اطمینان میں ہونا

قال الحسن:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ قَبْضَھَا اطْمَأَنَّتْ اِلَی اللّٰہِ وَرَضِیَتْ عَنِ اللّٰہِ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا۔

ترجمة:

حضرت امام حسن بصری -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو (اس وقت اس پر یوں کرم کی بارش فرماتا ہے کہ وہ روح)اللہ کی ملاقات کے لئے مطمئن ہوجاتی ہے۔اوراللہ تعالیٰ سے راضی ہوجاتی ہے اوراللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوجاتا ہے۔

-☆-

وہ انسان کتنا خوش بخت ہے جس سے اسکا خالق ومالک،اس کاپروردگار راضی ہوجائے وہ رحمان ورحیم جس کے قبضہ میں کل کائنات ہےاوراسے کسی کی پرواہ بھی نہیں،لیکن اس کی شان کریمی

معالم التنزیل للبغوی:۵/۲۵۳

ملاحظہ ہو:

کہ بندہ مومن کی جب روح نکالتا ہےاسے اس عالم دنیا سے لے جاتا ہےتو پہلے اس کی روح کواطمینان وسکون کی لازوال دولت عطافرماتا ہے۔مومن بڑےاطمینان،بغیرکسی اضطراب کے اگلے جہاں قدم رکھتا ہے وہ اللہ کریم کی کرم نوازیوں سے یوں لبریز ہوتا کہ وہ بالکل مسرورہوجاتا ہے جب وہ مسرورہوتا ہےتو رحمان ورحیم اللہ بھی اس سے راضی ہوجاتا ہےاوراللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سرمایہ نہیں۔

-☆-

سورج جیسے چمکتے چہروں والے فرشتوں کا اترنا

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ .

ترجمة الحديث،

حضرت براء بن عازب –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصت اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے۔تو اس پر آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں سفید چہروں والے گویا کہ ان کے چہرے سورج ہیں۔

–☆–

خوبصورت چہرہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔حسن میں دلکشی اور رعنائی ہوتی ہے،حسن کو دیکھ کر غم بھول جاتے ہیں اور دکھوں کا مداوا ہو جاتا ہے۔

جب انسان کسی دوسرے دیس روانہ ہونے لگے اسے وہاں کے حالات کا صحیح علم بھی نہ ہو،وہ پہلے وہاں کہیں گیا بھی نہ ہو۔اور جو وہاں گیا اس نے وہاں کے حالات سے کبھی اسے آگاہی نہ بخشی ہو تو اس دیس جاتے ہوئے انجانا سا خوف دل میں سما جاتا ہے۔وہاں کے حالات سے بے خبری انسان کو پریشانی میں مبتلا کر دیتی ہے۔

اگر انسان دوسرے دیس جانے کی تیاری میں ہو کہ چند ایسے اشخاص مل جائیں جن کے چہرے نہایت دلکش ہوں،ان کے چہروں کی خوبصورتی اعلیٰ معیار کی ہو،جن کا حسن اتنا شاداب ہو کہ دیکھتے ہی تمام پریشانیاں دور ہو جائیں اور وہ حسن وجمال والے اسے بڑی محبت سے ملیں اور اپنائیت کا اظہار کریں اور اس کا ہم سفر بننے کیلئے تیار ہوں۔بلکہ وہ اتنے اچھے اخلاق کے مالک ہوں کہ راستہ کے

تمام مصارف برداشت کرلیں تو اس پرائے دیس روانہ ہونے والے مسافر کی خوشی قابل دید ہوتی ہے۔

یوں ہی جب نیک وصالح بندہ اس دار فانی کو چھوڑ کر اگلے جہاں جا رہا ہو، اچانک اس کے پاس فرشتے آجائیں نور برساتے چہرے لے کر، پھر ان کا حسن ایسا ہو کہ چاند شرما رہا ہو، ان کے چہرے سورج کی طرح چمک دمک رہے ہوں۔ وہ اس مسافر سے بڑی محبت سے ملیں، اسے اپنے ساتھ لے جانے کیلئے تیار ہوں تو بتایئے اس عالم آخرت کی طرف جانے والے مسلمان کی خوشی کا عالم کیا ہوگا۔

زندگی بھر جس جہاں کی طرف جانے سے ڈرتا رہا۔ جب وقت آیا تو نور بھرے فرشتے حسن وجمال کا پیکر بن کر اس کے غم غلط کرنے کیلئے آن پہنچے تو پھر اس جہان فانی سے کوچ کرنے والے کا اپنا چہرہ کس قدر شاداب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہمارا آخری وقت بھی بہتر بنائے، بلکہ زندگی کی جتنی سانسیں باقی ہیں وہ سب اپنی رضا میں بسر کرنے کی سعادت بخش دے۔ وہ ہم سے راضی ہوجائے، بغیر کسی سبب کے راضی ہوجائے۔

امام فخر الدین ابن عساکر -رحمۃ اللہ علیہ- نے بوقتِ وصال

فرشتوں کے سلام کا جواب دیا -بلند آواز سے کہا-

وعلیکم السلام

قَالَ اَبُوْ شَامَةَ: أَخْبَرَنِيْ مَنْ حَضَرَهُ – اَيْ : فَخْرَ الدِّيْنِ بْنَ عَسَاكِرَ – قَالَ :
صَلَّى الظُّهْرَ، وَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنِ الْعَصْرِ، وَتَوَضَّا ثُمَّ تَشَهَّدَ وَهُوَ جَالِسٌ، وَقَالَ:
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، لَقَّنَنِيَ اللّٰهُ حُجَّتِيْ، وَاَقَالَنِيْ
عَثْرَتِيْ، وَرَحِمَ غُرْبَتِيْ، ثُمَّ قَالَ:
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ ، فَعَلِمْنَا أَنَّهُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ ، ثُمَّ انْقَلَبَ مَيِّتًا.

ترجمة:

جناب ابوشامہ کا بیان ہے:

مجھے خبر اس آدمی نے دی جو جناب فخر الدین بن عساکر کے وصال کے وقت ان کے پاس موجود تھا۔

راوی کا بیان ہے:

آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اور نماز عصر کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا (عصر کا وقت ہو گیا ہے؟) اور آپ نے وضو فرمایا پھر بیٹھے بیٹھے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، لَقَّنَنِيَ اللّٰهُ حُجَّتِيْ، وَاَقَالَنِيْ
عَثْرَتِيْ، وَرَحِمَ غُرْبَتِيْ،

میں اللہ تعالیٰ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو نبی مان کر راضی ہو گیا۔اللہ تعالیٰ میری حجت مجھے تلقین فرمائے، میری خطاؤں کو معاف فرمائے، اور میری غریبی پر رحم فرمائے۔پھر کہا:

وعلیکم السلام!

ہمیں معلوم ہوگیا کہ ملائکہ حاضر ہو چکے ہیں پھر آپ کا وصال ہوگیا۔

-☆-

جان نکالنے والے فرشتوں کا السلام علیکم کہنا

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ.

وہ متقی جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں ۔(اس وقت) فرشتے کہتے ہیں (اے نیک بختو) سلامتی ہو تم پر، داخل ہو جاؤ جنت میں ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت نکالنے والے فرشتے جب ایمان والے، نیک و صالح بندے کی روح قبض کرنے کے لئے آتے ہیں تو وہ اس مومن کو سلام کہتے ہیں ۔جس خوش نصیب کو بوقت وفات جان نکالنے پر مامور فرشتے السلام علیکم ۔تم پر سلامتی ہو۔کہیں، اب اسے کس چیز کی فکر رہ جاتی ہے ۔اس کے دل و دماغ سے تمام قسم کے تفکرات دور ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ وحدہ لاشریک کے بے پایاں انعامات کی طرف بڑی خوشی و مسرت سے روانہ ہوتا ہے۔

یہ سعادت، یہ خوش بختی اسے ہی ملتی ہے جو اپنی زندگی کی بہاروں کی قدر کرتا ہے، جس کا سر روزانہ پانچوں وقت بارگاہ ایزدی میں جھک جاتا ہے اور سبحان ربی الاعلیٰ کے کیف سے مکیف ہوتا ہے، جو رات کی تنہائیوں میں اپنے نرم و نازک بستر سے اٹھتا ہے اور وضو کر کے اسی اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں کھڑا ہو جاتا ہے اور اسے اس وقت کی مناجات میں وہ کیف نصیب ہوتا ہے جو دنیا کی کسی اور نعمت میں کہاں؟

یہ اللہ کا بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالا کر اپنی روح کو اطمنان سے ہمکنار کرتا ہے، اسکی زندگی کی تمام صبحیں اور تمام شامیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر ہوتی ہیں، آج بوقتِ وفات، اسے یہ انعام و اکرام مل رہا ہے کہ جان نکالنے پر مامور فرشتے آتے ہی اسے السلام علیکم کہتے ہیں اور اسے امن و سلامتی کی نوید سناتے ہیں ۔

-☆-

ملک الموت اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچاتا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

إِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ جَاءَهُ الْمَلَكُ وَقَالَ :

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَلِيَّ اللّٰهِ ! اَللّٰهُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ثُمَّ نَزَعَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ.

ترجمة:

حضرت محمد بن کعب قرظی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

جب مومن کی روح -جسم سے- نکلنے لگتی ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ ! اے اللہ کے ولی! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر سلام فرماتا ہے پھر آپ -حضرت محمد بن کعب قرظی -رحمۃ اللہ علیہ- نے اس آیت کریمہ سے استنباط فرمایا:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ.

النحل:۳۲

الزھد والرقائق لابن المبارک (۴۱۸)=۲۶۲/۱

وہ متقی جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں۔(اس وقت) فرشتے کہتے ہیں (اے نیک بختو) سلامتی ہو تم پر، داخل ہو جاؤ جنت میں۔

-☆-

آج مومن کی دنیا سے روانگی ہے اور اس نے اس جہاں میں قدم رکھنا ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس وقت خوف وامید کے ملے جلے حالات میں ہے، اس کی نظر جب اپنی زندگی کی کوتاہیوں کی طرف جاتی ہے تو خوف پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب اس کی نگاہ کے سامنے اس کی نمازیں، اس کے روزے، اس کے حج اور عمرے، اس کا صدقہ وخیرات، اس کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر، اس کا صبح وشام دعوت الی اللہ میں بسر ہونا۔

اس کا صدقہ وخیرات اس انداز سے آتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت سے ہوا تو اس کے دل میں امید کا چراغ روشن ہو جاتا ہے۔

دمِ رخصتی جب اس کی نظر اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کی طرف جاتی ہے تو خوف غالب آتا ہے
لیکن جب اس کی بے پایاں رحمت نظروں کے سامنے گھومتی ہے تو امید کا غلبہ پیدا ہوجاتا ہے پھر
اچانک اسے یاد آتا ہے کہ رؤوف رحیم اللہ نے فرمایا ہے:

اَنَا عِنْدَ الظَّنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔

میرا بندہ جیسے میرا گمان کرتا ہے میں اس کیلئے ویسا ہی ہوں۔

پھر امید کا یوں غلبہ آتا ہے کہ اس کی رحمت، اس کے فضل وکرم کے سوا کچھ نظر نہیں آتا جب
سر سے لیکر پاؤوں تک امید کے جذبات میں غرق ہوجاتا ہے تو اچانک ملک الموت، جان نکالنے پر
مامور اللہ تعالیٰ کا فرشتہ پہنچ جاتا ہے۔ اس بندہ مومن سے کہتا ہے:

السلام علیک یا ولی اللہ

اے اللہ کے ولی! اے اللہ کے دوست! اے اللہ کے محبّ! تم پر سلامتی ہو۔ جب ملک
الموت کی طرف سے سلام مل جائے گا، سلامتی کی نوید سنائی جائے گی تو اگر دل کے کسی گوشہ میں کوئی
خوف کا ذرہ بھی ہوا تو وہ بھی امید میں بدل جائے گا۔ اس موقع پر ملک الموت کا سلام کہنا ہر قسم کے غم
غلط کردیتا ہے۔ ایمان والے کی خوشی قابل دید ہوتی ہے، اس کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہے۔
اس کے عزیز واقارب، اس کے رشتہ دار جو اس کے پاس کھڑے ہیں وہ اس کے چہرے
سے اس کی خوشی ومسرت کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت پر شکر گزار
ہوتے ہیں۔

-☆-

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فَسَلَامٌ لَّکَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ کے تحت لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ :

إِذَا جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ لِیَقْبِضَ رُوْحُ الْمُوْمِنِ قَالَ : رَبُّکَ یُقْرِئُکَ السَّلاَمَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

جب ملک الموت-موت نکالنے والا فرشتہ-مومن کی روح قبض کرنے کیلئے آتا ہے تو وہ کہتا ہے:

رَبُّکَ یُقْرِئُکَ السَّلاَمَ.

تیرا رب تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے۔

بندہ مومن جس نے ساری دنیا کلمہ طیبہ لاالہ اللہ محمد رسول اللہ کی چھاؤوں میں گزاری، اسلام کی رحمت میں اپنی حیات مستعار کے قیمتی لمحات گزارے ارکان اسلام بجالاتے ہوئے زندگی کی بہاریں گزاردیں، اب دم واپسیں ہے، دنیا سے رخصتی کا وقت ہے، اس عالم میں مختلف اندیشے گھیرے ہوئے ہیں۔ایک انجانی دنیا میں جانا ہے، اس عالم میں جانا ہے جہاں پہلے کبھی نہیں گیا اور جو گیا ہے وہ واپس نہیں آیا۔

اپنی استطاعت کی مطابق اور اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت سے اس جانے والے نے نیک اعمال تو کیے لیکن وہ بارگاہ الٰہی میں قبول بھی ہیں یا نہیں، یہ اندیشہ زندگی بھر رہا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم بھی ہے کہ خوف اور امید کے درمیان زندگی گزارو!

اللہ رب العزت کا لطف وکرم ہوتا ہے کہ آخری وقت مومن پر رجا-امید-کا غلبہ ہوجاتا ہے وہ اللہ کریم کی رحمتوں کا امیدوار بن جاتا ہے۔پھر جانکنی کا وقت کیا شروع ہوتا ہے کہ ملک الموت آکر کہتا ہے۔

آپ کا رب آپ کو سلام فرمارہا ہے۔

ان لفظوں پر کائنات قربان کی دی جائے حق ادا نہیں ہوتا۔کہاں بندہ، بندہ خاکی اور کہاں کائنات کا فرمانروائے مطلق، بے نیازی جس کی شان، اس کے باوجود اس خاک کے پتلے کو اپنا سلام بھیجتا ہے۔سلام اسے ہی بھیجا جاتا ہے جس سے محبت ہو جو اس دار فانی سے اپنی نعمت ایمان کو بچا کر

لے آیا اور ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی ایک فہرست بھی لایا ہو جو اعمال اس نے اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کیلئے کیے تھے۔

ملک الموت کے سلام کہنے نے مرنے والے کے تمام تفکرات ختم کر دیئے، لیکن جب اللہ ذوالجلال کا خود سلام آ گیا اس وقت ملک الموت کے سلام کی کوئی حیثیت نہ رہی، سلامِ الٰہی ساری دنیا کی زندگیوں سے افضل و برتر ہے۔ آتے وقت بندہ مومن کو اگر اللہ کی جانب سے سلام آ جائے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی نوید ہے اور اس کے گزشتہ تمام غموں کا مداوا ہے۔

-☆-

تفسیر قرطبی جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۱

ملک الموت کا کہنا

اے نفس مطمئنہ! نکل آ وَ اللہ کی مغفرت اور

اس کی رضا کی طرف

ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِہٖ، فَیَقُوْلُ:
اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ، اخْرُجِیْ اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ۔
پھر ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور مومن کے سر کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں،تو آپ فرماتے ہیں:
اے پاک روح نکل چلو اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف۔

ملک الموت–جان نکالنے والا فرشتہ–:مومن پر وقت نزع –جانکنی کے وقت–بڑا مہربان ہے حالانکہ ملک الموت کے نام میں ہی ہیبت ہے اس کا ذکر ہی انسان کے پسینے نکال دیتا ہے۔وہ مرد مومن جو زندگی بھر اللہ تعالٰی کی بندگی کرتا رہا،صبح سے شام تک اور رات بھر اسی اللہ تعالٰی کی حمد وثنا کرتا رہا،اسی وحدہ لاشریک کی محبت کی مے سے شادکام رہا۔

آج بوقت موت جبکہ وہ اپنی نعمت ایمان سلامت لے جارہا ہے۔آج وہ اپنے رحیم وکریم رب تعالٰی کی کرم نوازیوں سے مالامال ہونے والا ہے تو آج ملک الموت اسے سلام کیوں نہ کرے، آج جان نکالنے والا فرشتہ اسے بشارتیں کیوں نہ دے اور اسے نفس مطمئنہ کے معزز لقب سے کیوں نہ یاد کرے۔

ہاں جس کی زندگی کی صبحیں اور شامیں اپنے پروردگار کو یاد کرتے گزریں،جس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ اللہ وحدہ لاشریک کی رضا میں بسر ہوا،جو محبت الٰہی کی مے سے یوں مست رہا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی زیب وزینت کو بھی نظر انداز کر گیا تو ایسے خوش بخت اور سعید مومن کو اگر وقت نزع مغفرت اور رضوان کی خوشخبری دی جائے تو حیرانگی کی کوئی وجہ نہیں۔یقیناً ایسے نیک بخت کی زندگی کی ساری تقصیریں معاف ہوتی ہیں اور زندگی بھر کی خطاؤں پر قلم عفو پھرتا ہے اور اللہ تعالٰی کی رضا جو سب

سے بڑی دولت ہے اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔جس فرزند آدم سے اس کا خالق و مالک راضی ہو اور زندگی کے آخری سانس تک راضی ہو اس کے بختوں کو سلام کرنے کو جی چاہتا ہے اور اس کے درجات کی بلندی تک کس کی رسائی ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الرحمین!

اپنی ہی ذات اقدس کا صدقہ ہم پر بھی وقت نزع کرم فرمانا، ہماری زندگی کی بھی جملہ خطائیں معاف فرمانا اور ہماری روح کو اپنی رضا کی چادر میں لپیٹ کر اپنے پاس بلانا یہ ہماری عاجزانہ التجا ہے اور سنا ہے کریم و رحیم اللہ اپنے بندوں کی التجاؤں کو ضرور شرف قبولیت بخشتا ہے۔

وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

-☆-

روح کا ایسے نکلنا جیسے مشکیزہ کے منہ سے

پانی کا قطرہ نکلتا ہے

فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ

چنانچہ روح جسم سے اس طرح نکلتی ہے جیسے پانی مشک سے بہہ نکلتا ہے۔

روح جسم کا رشتہ زندگی بھر کا رشتہ ہے، روح کی جسم سے جدائی، جسم کو بڑی شاق گزرتی ہے اور روح پر بھی یہ جدائی گراں گزرتی ہے۔لیکن وہ بندہ جو سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی رضا میں غرق ہو جس کی زندگی کی ساری بہاریں حصول رضائے الٰہی ہوں اس کیلئے یہ جدائی کوئی معنی نہیں رکھتی، جس خالق و مالک کیلئے زندگی بھر عبادت کی ہو، راتوں کی طویل گھڑیاں جس سے مناجات کرتے بسر ہوتی ہوئی ہوں، تلاوت قرآن کریم کرتے نہ معلوم کتنے لمحے گزرے ہوں، جب ایسی روح کو رضائے الٰہی کی نوید سنائی جاتی ہے وہ روح پھر اس جدائی کے صدمے کو بھول جاتی ہے اور عالم وارفتگی میں عالم بالا پرواز کر دیتی ہے

يَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ ، وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ

تو اس روح سے روئے زمین پر پائی جانے والی بہترین مشک سے بھی اچھی خوشبو آتی ہے۔

جسم انسانی کو جب دھویا جائے، اسے غسل دیا جائے، صابون وغیرہ کا استعمال کیا جائے تو جسم صاف ہو جاتا ہے۔ اگر جسم پر کوئی میل ہو تو غسل دینے سے وہ میل ختم ہو جاتی ہے۔

جب جسم انسانی کو بار بار دھویا جائے تو وہ بالکل صاف ہو جاتا ہے گرد و غبار کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ پسینے کی بو بالکل ختم ہو جاتی ہے، ہر قسم کی آلائش سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

پھر جب کوئی دوسرا اس آدمی سے ملتا ہے تو ملنے والے کو یک گونہ فرحت ملتی ہے۔ پاک وصاف جسم اپنا ایک اچھا اثر چھوڑتا ہے اور اس ملنے والے کے دل پر اس کا بہتر اثر ہوتا ہے۔

جسم کی طرح روح پر بھی گرد و غبار آتی ہے، روح بھی جسم کی طرح میلی ہو جاتی ہے اگر اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے تو جیسے نظر انداز کیا ہوا جسم بو چھوڑتا ہے اسی طرح روح بھی بو چھوڑتی ہے۔ لیکن اگر اس روح کو پاک وصاف رکھا جائے اس کی میل کو دھویا جائے، اسے ہر وقت صاف ستھرا رکھنے کی سعی کی جائے تو پھر یہ روح بھی پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ اس روح کی جملہ بو ختم ہو جاتی ہے بالآخر روح خوشبودار ہو جاتی ہے۔

یہ روح پانی سے نہیں دھلتی بلکہ یہ ذکر الٰہی سے دھلتی ہے، تلاوت قرآن کریم سے اس میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ سبحان اللہ کہنے سے اور الحمد للہ کے ورد سے یہ معطر ہوتی ہے۔ اللہ اکبر کہنے سے لا الہ الا اللہ کہنے سے یہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو جاتی ہے۔ ہر کام رضائے الٰہی کیلئے سرانجام دینے والے کی روح صرف خوشبو ہی نہیں دیتی بلکہ یہ نور والی بن جاتی ہے، چاند کی طرح چمکتی ہے نہیں نہیں بلکہ سورج کی طرح نور بکھیرتی ہے، نہیں نہیں بلکہ سورج سے بھی کئی گنا زیادہ نور والی ہو جاتی ہے۔

یہ معطر اور نورانی روح جب موت کے وقت جسم کے پردے سے نکلتی ہے تو فرشتے جو خود نور

سے تخلیق ہیں اس کی نورانیت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کی خوشبو سے معطر ہوتے ہیں۔

ایمان والے کی روح جب جسم کو چھوڑتی ہے تو یہ کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہوتی ہے وجہ واضح ہے قرآن کریم کی خوشبو کا کوئی ثانی نہیں، ذکر الٰہی کی خوشبو کا کوئی بدل نہیں، اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے کیے گئے اعمال کا کوئی مثل نہیں۔ اس لئے مومن کی روح سے ایسی خوشبو نکلتی ہے کہ فرشتے اللہ کی نوری مخلوق بھی اس سے مسرور ہو جاتے ہیں اور وہ بھی فرحت و شادمانی محسوس کرتے ہیں۔

-☆-

فرشتوں کا جنتی کفن لانا

مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ

ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن ہوتا ہے۔

جو فرشتے ایمان والے کی روح قبض کرنے کیلئے تشریف لائے وہ خالی ہاتھ نہیں آئے بلکہ اس کیلئے جنتی کفن لیکر آئے ہیں جس کفن میں لپیٹ کر اس کی روح کو عالم بالا میں لے جائیں گے۔ اللہ رب العزت جس آدمی کیلئے جنتی فرشتوں کو بھیجے، فرشتوں کے ساتھ جنتی کفن بھی ہو ایسے خوش نصیب کے جنتی ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

جس خوش نصیب نے زندگی بھر جنتیوں جیسے کام کیے، ساری زندگی فانی لذتوں پر فریفتہ نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے والے انعامات کا طلبگار رہا۔ پانچوں وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا سر بندگی جھکتا رہا۔ بلکہ تہجد کے وقت وہ اپنے خالق و مالک کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتا رہا، اس کی زبان ذکر الٰہی سے تروتازہ رہی اور اس کے جسم کے انگ انگ سے اللہ کی یاد کے سوتے پھوٹتے رہے، وہ سدا محبت الٰہی کے نشہ میں مست رہا۔ اگر دنیا سے رخصتی کے وقت اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنتی کفن بھیج دے تو جائے تعجب نہیں۔

جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بنتا ہے، جو خالق و مالک کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت جائے اس کی قسمت کی بلند پروازی تک کون پہنچ سکتا ہے۔

-☆-

فرشتوں کا جنت کی خوشبو لانا

مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِنْ حُنُوطِ الْجَنَّةِ

ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن اور جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت کی طرف سے مومن کو ایک اور انداز سے نوازا جاتا ہے، جنتی کفن کے ساتھ جنت کی خوشبو بھی لائی جاتی ہے۔یاد رہے جنتی خوشبو کو زوال نہیں اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ مومن کی روح کو اللہ کے حکم سے اس درجہ معطر کردیا جاتا ہے کہ وہ خوشبو کبھی بھی ختم نہ ہوگی ہمیشہ ہمیشہ اس کی روح معطر رہے گی بلکہ قیامت کے روز بھی اس کی روح میدان حشر میں خوشبو بکھیر رہی ہوگی۔

ہر سلیم الفطرت انسان خوشبو سے محبت کرتا ہے بلکہ فرشتے بھی خوشبو کو پسند کرتے ہیں گویا مومن کی روح اس درجہ ارفع واعلیٰ ہوتی ہے کہ اس سے تمام مقربین اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں یہی محبت اس کے ازلی سعید ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔

-☆-

میت کے فوت شدہ اعزہ واقارب کا وقت وصال

میت کے پاس پہنچنا

قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ :

بَلَغَنَا أَنَّ الْمَيِّتَ إِذَا مَاتَ احْتَوَشَهُ أَهْلُهُ وَأَقَارِبُهُ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْنَ، فَلَهُوَ أَفْرَحُ بِهِمْ ، وَهُمْ أَفْرَحُ بِهِ مِنَ الْمُسَافِرِ إِذَا قَدِمَ إِلَى أَهْلِهِ.

ترجمة:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میت کا جب انتقال ہوتا ہے تو اس کے اہل خانہ اور اس کے قریبی رشتہ دار جو پہلے انتقال کر چکے ہوتے ہیں وہ اسے گھیر لیتے ہیں۔ وہ ان قریبی رشتہ داروں سے ملکر خوش ہوتا ہے اور قریبی رشتہ دار اس سے ملکر خوش ہوتے ہیں، اس مسافر سے بھی زیادہ وہ جو سفر کے بعد اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آتا ہے۔

مکتب العمرات جلد ا صفحہ ۲۲۸
اہوالقبور لابن رجب صفحہ ۵۹

اللہ رب العزت اہل ایمان کی دنیا سے رخصتی کس شان سے فرماتا ہے اور رب تعالیٰ کا انتظام دنیا کے انتظام سے ارفع واعلیٰ ہے۔ دنیا میں رہنے والا مومن جب عالم برزخ روانہ ہوتا ہے جس جہاں کے بارے اسے پہلے کوئی معلومات نہیں، نہ پہلے کبھی جانا ہوا بلکہ جو گیا اس نے کبھی وہاں کی اطلاع نہیں بھیجی، ایسے جہاں جاتے ہوئے مختلف قسم کے اندیشے لاحق ہو سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت مومن کو جو دنیا میں پاک پروردگار کو یاد کرتا رہا اور اسی کی رضا کا طالب رہا، اسے دنیا سی جو خود اندیشوں کا گھر ہے نکال رہا ہے۔ پھر اسے اگلے جہاں اندیشوں میں کیسے مبتلا کر سکتا ہے اس لئے اس رحیم وکریم اللہ نے اس کے پہلے فوت شدہ قریبی رشتہ دار بھیج دیئے کہ جیسے ہی اس کی

روح قفس عنصری سے پروانہ کرے اس کے اہل خانہ اسے لینے کیلئے وہاں موجود ہوں تا کہ وہ ہر قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہو کر اگلے جہاں میں قدم رکھے۔

-☆-

حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کا جب وقت وصال آیا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا، پھر ہنسنے لگیں، سبب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا:

میں موت کے ڈر سے نہیں رو رہی بلکہ اس بات سے رو رہی ہوں کہ اب نمازیں کیسے پڑھوں گی، اب روزے کیسے رکھوں گی اور رونے کے بعد میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ اس لئے آئی کہ میرے شوہر نامدار حضرت ابوالحواری رحمۃ اللہ علیہ جنت کا سفید لباس پہنے صحن مکان میں مجھے لینے کیلئے آ گئے ہیں۔

ہاں جس خوش نصیب نے ساری زندگی پروردگار عالم کو یاد کیا ہو اس کے وصال کے وقت اس کے فوت شدہ عزیز و اقارب اسے لینے کے لئے آ جاتے ہیں تا کہ اسے کسی قسم کی پریشانی نہ ہو بلکہ وہ شاداں و فرحاں اگلے جہاں میں قدم رکھے۔

-☆-

جان نکالنے والے فرشتوں سے اسکا تعارف کرانا اس کے نیک اعمال کے حوالہ سے

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ:

تَخْرُجُ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ وَهِیَ اَطْیَبُ رِیْحًا مِنَ الْمِسْکِ، فَتَصْعَدُ بِهَا الْمَلَائِکَةُ الَّذِیْنَ یَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلَائِکَةٌ دُوْنَ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ:

مَنْ هٰذَا الَّذِیْ مَعَکُمْ، فَیَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ وَیَذْکُرُوْنَهُ بِاَحْسَنِ عَمَلِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ: حَیَّاکُمُ اللّٰهُ وَحَیَّا مَنْ مَعَکُمْ فَیُفْتَحُ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَیُصْعَدُ بِهٖ، مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ کَانَ یَصْعَدُ عَمَلُهٗ مِنْهُ فَیُشْرِقُ وَجْهُهٗ، فَیَأْتِی الرَّبَّ وَلِوَجْهِهٖ بُرْهَانٌ مِثْلَ الشَّمْسِ.

ترجمہ:

حضرت ابواشعری –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

مومن کی روح کو اس کے جسم سے نکالا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ روح کستوری سے زیادہ پاکیزہ خوشبووالی ہوتی ہے۔تو اسے وہ ملائکہ۔فرشتے۔لیکر اوپر چڑھتے ہیں جنہوں نے اس کی روح کو قبض کیا ہوتا ہے۔پس آسمان سے پہلے انہیں فرشتے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں فلاں آدمی ہے اور وہ اس کے اچھے اعمال کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ تمہیں سلامت وخوش وخرم رکھے اور اسے بھی سلامت وخوش وخرم رکھے جو تمہارے ساتھ ہے۔ پھر اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو اس روح کو اس دروازے سے اوپر لے جایا جاتا ہے جس دروازے سے اس کے نیک عمل اوپر جایا کرتے تھے،اس کا چہرہ چمکتا ہے۔پھر وہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس کے چہرے کی برہان سورج کی طرح ہوجاتی ہے۔

-☆-

روح مومن کو آسمان کی جانب لے جانے والے فرشتے جب دوسرے فرشتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ اس کے جواب میں روح کو لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں۔

یہ فلاں آدمی ہے جو فلاں نیک عمل کیا کرتا تھا۔

ایک مومن -مومن کامل- اللہ وحدہ لاشریک کی ذات پر دِل وجان سے ایمان لانے والا، جب فرشتوں کی معیت میں وصال کے بعد آسمانوں پر پرواز کرتا ہے تو اس کا تعارف دوسرے فرشتوں سے اس کے نیک عمل کے حوالہ سے کیا جاتا ہے یعنی!

یہ وہ مومن ہے جو صبح وشام تلاوت قرآن کریم میں مگن رہتا تھا، قرآن کریم کے انوار اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر گئے تھے اور قرآن کریم سے لگاؤ نے اسے اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیا تھا۔ یا!

یہ وہ بندہ مومن ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنا مال ودولت خرچ کیا کرتا تھا، خوشحالی وتنگی میں اس کے اس جذبہ میں کوئی فرق نہ آیا کرتا تھا بلکہ اس کی نگاہوں میں ان خزانوں کی زیادہ قدر ومنزلت تھی جو بارگاہ الٰہی میں موجود ہیں۔ یا!

یہ اللہ کا بندہ صبح وشام اللہ کے پیارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اس کی زبان درود پاک سے تروتازہ رہا کرتی تھی بلکہ اللہ کے پیارے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی محبت میں یوں وارفتہ ہو کر درود پاک پڑھتا تھا کہ درود پاک نے اس کے جسم سے ساری کثافتیں ختم کر دی تھیں اور یہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے بلند بہت بلند تھا۔

الغرض فرشتے نیک عمل کے حوالہ سے مومن کا تعارف کراتے ہیں اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا نیک عمل ہی ایک مومن کی پہچان ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص ومحبت سے اعمال صالحہ کی توفیق عطا

فرمائے۔

-☆-

آسمان وزمین میں جتنے فرشتے ہیں
سب کا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا

فَاِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

ترجمة:

جب مومن کی روح نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان جتنے فرشتے ہیں وہ سب اس پر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔

-☆-

ایک مومن کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کتنا بڑا فضل وکرم ہے۔زمین میں تو ابھی اس پر نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی لیکن آسمان وزمین کے درمیان جتنے فرشتے ہیں وہ سب اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ میں کسی کی بخشش کی دعا ہوتی ہے اگر وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرمادے اور اگر وہ نیک وصالح ہے تو رحیم وکریم اللہ اس کے درجات بلند فرمادے۔فرشتوں کا یہ نماز جنازہ ادا کرنا اس کے رفع درجات کیلئے ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق اس کے درجات کی بلندی کی دعا کرتی ہوگی تو یقیناً اس کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے ہوں گے۔

-☆-

آسمان کے دروازے کا کھل جانا

وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ

اوراس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

آسمان کے دروازے ایسے ہی نہیں کھلتے بلکہ اس وقت کھلتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن پر ہو، جیسے رمضان المبارک میں رحمت الٰہیہ کے انداز نرالے ہوتے ہیں تو رمضان شریف کی بابرکت ساعات میں آسمانوں کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔

اسی طرح وہ بندہ مومن جس نے زندگی بھر اللہ اوراس کے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے احکامات پرعمل کیا،قرآن وحدیث کے انوار سے اپنے باطن کومزین وآراستہ کیا،نمازیں پابندی سے ادا کرتا رہا،رمضان کے روزے رکھتا رہا،اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتا رہا،بتوفیق الٰہی حج وعمرہ ادا کرتا رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پرحتی المقدور عمل کرنے کی سعی کرتا رہا۔ایسا خوش قسمت آدمی اس ناپائدار زندگی میں اپنے رب تعالیٰ کوراضی کرگیا اوراپنی نعمت ایمان کوشیطان کے شر سے بچا گیا تو یقین ایسے آدمی کا جب وصال ہوگا رحمت الٰہی جھوم جھوم کرآئے گی اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گےاوراسے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں لپیٹ کراسے اللہ ذاالجلال کے بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا۔

آسمان کی راہ میں ہر فرشتوں کے گروہ کا پوچھنا یہ کون سی پاکیزہ روح ہے؟

فَيَصْعَمدُوْنَ بِهَا ، فَلَا يَمُرُّوْنَ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، اِلَّا قَالُوْا:
مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ:
فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا.

اللہ کے فرشتے اس روح کو لے کر آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں پس وہ فرشتے ہر فرشتوں کے جس بھی گروہ-جماعت-کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں۔
یہ طیب وپاکیزہ روح کونسی ہے؟ تو لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں۔
یہ فلاں فلاں کا بیٹا ہے۔وہ فرشتے اسکا وہ حسین ترین نام لیتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں تھا تو اسے اس نام سے پکارتے تھے۔

-☆-

آسمان کے فرشتوں کا دعائے مغفرت کرنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا ، قَالَ :

وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ

وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ :

انْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى آخِرِ الْاَجَلِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۲)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۳۱)	جلد۴	صفحہ۳۳۷
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۰۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۵۵۶)	جلد۱۱	صفحہ۷۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۹۰

جب مومن کی روح نکلتی ہے تو اسے دو فرشتے لینے آتے ہیں اور اسے آسمان کی طرف لیکر بلند ہوتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

آسمان والے کہتے ہیں زمین کی طرف ایک طیب و پاکیزہ روح آئی ہے اللہ تعالیٰ تجھے اور تیرے جسم پر رحمتیں نازل فرمائے، مغفرت فرمائے۔ جسے تو آباد کرتی رہی، پھر اسے اس کے رب عزوجل کی بارگاہ میں لے جایا جاتا ہے پھر ارشاد فرماتا ہے:

اسے آخر الاجل تک لے چلو۔

ہر آسمان کے مقرب فرشتوں کا استقبال کرنا
اور اسے اگلے آسمان تک لے جانا

فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا.

تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کولیکر اگلے آسمان تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ جاتے ہیں

ایک مومن کی دنیائے رخصتی کس قدر پر کیف ہے وہ منظر کتنا سہانا ہے جب بندہ مومن اس دار فانی کو خیر آباد کہتے ہوئے عالم آخرت کو سدھارتا ہے فرشتے اس روح کا استقبال کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے جلووں میں لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ عزوجل کا لطف وکرم ملاحظہ ہونے پر آسمان کے مقربین اس کا استقبال کرتے ہیں، بات صرف استقبال تک نہ رہی بلکہ وہ اگلے آسمان تک اسے چھوڑ آتے ہیں۔

آج اگر کسی کے استقبال میں چند آدمی اکھٹے ہوجائیں وہ بڑا خوش ہوتا ہے حالانکہ ضروری نہیں کہ دنیا میں استقبال کرنے والے اس کے مخلص اور خیر خواہ بھی ہوں بلکہ عین ممکن ہے کہ کسی لالچ میں آئے ہوں یا بطور رکھ رکھاؤ کے آئے ہوں۔ لیکن آسمانوں کے باسی آسمانوں میں رہنے والے مقربین بارگاہ الٰہی اس قسم کی ریاکاری سے سراسر پاک ہیں۔ ان کے ہاں دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں بلکہ وہ جو بھی کرتے ہیں اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے کرتے ہیں اور اس کے حکم سے کرتے ہیں۔ اب بندے کے بختوں کو ملاحظہ کیجئے! آسمانوں کے تمام مقربین اسے لیکر اگلے آسمان تک جاتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانا
اس کا نام علیین میں لکھ دیجئے

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِىْ فِىْ عِلِّيِّيْنَ.

اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے:

اے فرشتو! میرے اس بندے کو جو دنیا سے اپنی نعمت ایمان کو سلامت لے کر آیا، اعمال صالحہ کی ایک طویل فہرست لے کر جو صبح شام تک میری رضا کا طلبگار رہا، اب اس کا نام علیین میں لکھ دو، اس کا نام نیک بندوں کی فہرست میں لکھ دو، اور اس کا میری جنت والوں میں نام لکھ دو۔

-☆-

مومن کے لئے خوشخبری کہ
اسکی اولاد اسکے بعد نیک وصالح رہے گی

قَالَ مُجَاهِدٌ:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُبَشَّرُ بِصَلَاحِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ، لِتَقَرَّ عَيْنُهُ.

حضرت امام مجاہد–رحمۃ اللہ علیہ–نے فرمایا:

بیشک مومن کو بشارت–خوشخبری–دی جاتی ہے کہ اس کے اب دنیا سے جانے کے بعد اس کی اولاد نیک وصالح رہے گی۔ یہ خوشخبری اس لئے ہے کہ مومن کی اگلے جہاں جاتے ہوئے آنکھیں ٹھنڈی رہیں–۔

–☆–

سکب العبرات　۱/۲۲۸ وقال
اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ　۳/۲۷۹
ذکرہ ابن قیم فی کتاب الروح　۱/۲۰

ایک مرد مومن پر اللہ تعالی کا کتنا بڑا انعام ہے بیشک وہ کریم ہے اور کرم کا انعام واقعی بڑا ہوا کرتا ہے۔وہ نیک آدمی کو کیسے نوازتا ہے کہ اس کی اولاد بھی نیک وصالح کر دیتا ہے۔یہی اولاد اس کے مرنے کے بعد نیکی و پارسائی کرتی ہے۔اللہ تعالی کو راضی کرنے کے لئے اعمال صالحہ بجالاتی ہے اور اپنے گزرے ہوئے ماں باپ کے لئے استغفار کرتی ہے تو اللہ تعالی وحدہ لاشریک ان کی دعا کی برکت سے ان کے گزرے ہوئے ماں باپ کے جنت میں–قبر بھی جنت کا روپ دھار لیتی ہے–

درجات بلند کر دیتا ہے۔

-☆-

غسل کے متعلق

چند احادیث مبارکہ

غسل دائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اور سب سے پہلے اعضاءِ وضو دھوتے ہیں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَمَرَهَا اَنْ تَغْسِلَ اِبْنَتَهٗ قَالَ لَهَا:

اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا ،وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۸
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث،

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ ان کو اپنی صاحبزادی کے غسل پر مامور کیا تو ان سے فرمایا:

اس کے دائیں اعضاء سے اور مقامات وضوء سے ابتدا کرو۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۹۹۰)	جلد۱	صفحہ۵۰۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۸۸۹)	جلد۲	صفحہ۲۷
قال الالبانی	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۸۱۱۹)	جلد۱۲	صفحہ۵۰۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۸۱۴۳)	جلد۱۲	صفحہ۵۱۰
السنن الکبیر	رقم الحدیث(۵۸۸۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۳۲

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ :

دَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ فَقَالَ :

اِغْسِلْنَھَا ثَلَاثًا اَو خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

وَاجْعَلْنَ فِيْ الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ.

السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۸۷)	جلد۳	صفحہ۱۳۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۸۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۹۰)	جلد۱	صفحہ۵۰۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۹۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۵۸)	جلد۲	صفحہ۲۱۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۷)	جلد۱	صفحہ۳۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد۱	صفحہ۳۷۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۶۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳۹)	جلد۲	صفحہ۲۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۸۴)	جلد۲	صفحہ۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۸۵)	جلد۲	صفحہ۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۸۶)	جلد۲	صفحہ۴۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۸۸)	جلد۲	صفحہ۴۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو نہلا رہے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ غسل دینا اور پانی اور

بیری کے پتوں سے نہلانا اور آخری مرتبہ اس میں کافور شامل کر لینا۔

-☆-

صحیح سنن النسائی　　رقم الحدیث (۱۸۸۹)　　جلد۲　　صفحہ۳۶
قال الالبانی　　صحیح
صحیح سنن النسائی　　رقم الحدیث (۱۸۹۲)　　جلد۲　　صفحہ۳۶
قال الالبانی　　صحیح
صحیح سنن النسائی　　رقم الحدیث (۱۸۹۳)　　جلد۲　　صفحہ۳۷
قال الالبانی　　صحیح

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ:

اَنَّهٗ كَانَ يَاخُذُ الْغُسْلَ اَیْ يَتَعَلَّمُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ الْكَافُوْرِ۔[1]

ترجمة الحديث:

محمد بن سیرین جو کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسل میت کے طریقے سیکھتے تھے، دو مرتبہ بیری کے پتوں سے غسل دیتے تھے اور تیسری مرتبہ پانی اور کافور سے۔

-☆-

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

يُوْضَعُ الْكَافُوْرُ عَلٰى مَوَاضِعِ سُجُوْدِ الْمَيِّتِ . ٢

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میت کے ان مقامات پر کافور لگائی جائے جن پر وہ سجدہ کرتا ہے۔

-☆-

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَاَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَاْسُهُ فَقَالَتْ:

عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ ؟ ٣

(۱) السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۱۰۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		
(۲) السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۹۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳۸
(۳) السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲۳

ترجمة الحديث:

ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مردہ کو دیکھا جس کے بالوں میں کنگھی کی جا رہی تھی تو آپ نے فرمایا:

اپنے مردے کے بال کیوں کھینچتے ہو۔

-☆-

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَاَوْتِرُوْا ۔ ا؎

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم مردہ کو دھونی دو تو طاق مرتبہ دو۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

غَسَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَعَلٰى يَدِ عَلِيٍّ خِرْقَةٌ يَغْسِلُهُ ،

فَاَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ الْقَمِيْصِ يَغْسِلُهُ ، وَالْقَمِيْصُ عَلَيْهِ ۔

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۹۵۵)	جلد۳	صفحہ ۱۳۳۸
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۱۰)	جلد۲	صفحہ ۵۰۷
(ا) السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۸۳)	جلد۳	صفحہ ۱۳۲۱
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۸۷۸۷)	جلد۱	صفحہ ۷۱۰
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۹۹)	جلد۳	صفحہ ۱۵۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا۔ اور آپ کے ہاتھ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا جس سے آپ ان کو غسل دیتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب غسل دیا جا رہا تھا اس وقت آپ کرتہ پہنے ہوئے تھے۔ حضرت علی کرتے کے نیچے سے ہاتھ دے کر جسم کو دھوتے تھے۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَ اتَقُوْلُ:

لَمَّاغُسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّم قَالُوْا:

وَاللّٰهِ مَا نَدْرِى اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَامِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَايَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اَنِ اغْسِلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

فَقَامُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ ، وَيَدْلُكُوْنَهُ بِالْقَمِيصِ دُوْنَ اَيْدِيهِمْ ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ:

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ اِلَّانِسَاؤُهُ .

السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۸۰)	جلد۳	صفحہ۳۳۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۳۹۸)	جلد۵	صفحہ۱۶۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
الارواءالغلیل	رقم الحدیث (۷۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۴)	جلد۲	صفحہ۳۱۵
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب لوگوں نے حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو کہا:

ہمیں نہیں معلوم کہ ہم جس طرح اپنے مردوں کے کپڑے اتار کر غسل دیتے ہیں یوں ہی

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے بھی اتار دیں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دیں؟

پس جب ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کی یہاں تک کہ کوئی ان میں ایسا نہیں تھا، جسکی ٹھوڑی سینے سے نہ لگی ہو، ایسی حالت میں گوشہ مکان سے کسی کلام کرنے والے نے جس کو وہ نہ جانتے تھے کلام کیا کہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دیں، پس لوگ اٹھ کر آئے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتہ پہنے ہوئے غسل دیا، لوگ کرتے کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور کرتہ ہی سے ملتے تھے اور ہاتھوں سے نہ ملتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اگر مجھے پہلے سے وہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی بیویاں غسل دیتیں۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۶۱۸۴) جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۴

قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

لَمَّا غَسَّلَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ:

بِأَبِيْ ، الطَّيِّبُ ! طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا .

ترجمة الحديث:

سعید بن مسیّب -رضی اللہ عنہ- سیدنا علی -رضی اللہ عنہ- سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

جب انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو غسل دیا تو انہوں نے وہ چیز معلوم کرنے چاہی جو میت سے ظاہر ہوا کرتی ہے تو ایسی کوئی چیز محسوس نہ ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

اس پاک ذات پر میرا باپ قربان ہو! یارسول اللہ! آپ زندگی میں بھی طیب وطاہر تھے اور وصال کے بعد بھی طیب وطاہر ہیں۔

-☆-

السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۸۳)	جلد۳	صفحہ۱۳۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۱۱۵)	جلد۷	صفحہ۳۱۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۸۷۸۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۷
سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۴۶۷)	جلد۲	صفحہ۲۱۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۳۹۷)	جلد۵	صفحہ۱۶۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد۲	صفحہ۵۱۷

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ مِسْكٌ فَاَوْصٰى اَنْ يُحَنَّطَ بِهٖ ، وَقَالَ :

هُوَفَضْلُ حَنُوْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – .

ترجمة الحديث:

حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مشک۔کستوری۔تھی اور آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے اس سے خوشبو لگائی جائے اور فرماتے تھے:

یہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو سے بچی ہوئی خوشبو ہے۔

-☆-

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تُوُفِّيَ اِبْنِي فَجَزَعْتُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ :

لِلَّذِي يَغْسِلُهُ : لَا تَغْسِلْ اِبْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ ، فَتَقْتُلَهُ ، فَانْطَلَقَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہ وَسَلَّمَ – فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ، ثُمَّ قَالَ :

مَاقَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا ، فَلاَ نَعْلَمُ اِمْرَاةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ .

ترجمة الحديث:

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا:

میرے بچے کا انتقال ہوگیا تو میں بہت پریشان ہوئی اور میں نے اس شخص سے جو اسے نہلا

(۱) السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۹۵۹)	جلد۳	صفحہ ۱۳۳۸
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۲	صفحہ ۵۱۷

رہا تھا کہا کہ میرے بچے کو ٹھنڈے پانی سے نہلا کر مار نہ ڈالنا۔عکاشہ بن محصن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو ان سے میرا مقولہ بیان کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور ارشاد فرمایا:

ہاں اس نے کیا کہا، اللہ اس کی عمر دراز کرے، سو ہم نہیں جانتے کہ کسی کی اتنی لمبی عمر ہوئی

جنتی ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی۔

-☆-

قبر کی جانب سفر

وہ دعا جس کے سبب
اللہ تعالیٰ بہتر بدل عطا فرماتا ہے

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ ، فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ ! آجِرْنِي فِي مُصِيبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا ، إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا.

فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قُلْتُ : أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ؟ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ثُمَّ إِنِّيْ قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –.

صحیح مسلم رقم الحدیث (۹۱۸)
جلد ۲ صفحہ ۶۳۱

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۵۱۳۶)
جلد ۴ صفحہ ۲۳۰
قال المحقق صحیح

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۳۱۱۹)
جلد ۲ صفحہ ۳۱۰
قال الالبانی صحیح مختصرا

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس بھی مسلمان کو کوئی مصیبت آئے تو وہ دعا مانگے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! آجِرْنِي فِي مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ.

ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت پر اجر و ثواب مرحمت فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔

پس جب حضرت ابو سلمہ -رضی اللہ عنہ- کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ابو سلمہ سے بہتر مسلمانوں میں سے کون ہے؟ یہ پہلا گھر ہے جس نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف ہجرت کی، پھر میں نے وہ دعا مانگ لی، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بدلے میں -اس سے کہیں بہتر- حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- عطا فرما دیئے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۹۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۷۵۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۰۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۶

جب روح نکلتی ہے تو بینائی اس کے پیچھے چلی جاتی ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ، فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ، فَقَالَ:

لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ،

ثُمَّ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ! وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حضرت ابو سلمہ -رضی اللہ عنہ- کے پاس آئے جبکہ (ان کے انتقال کے بعد) انکی آنکھیں آسمان کی طرف کھلی ہوئی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمادیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے چلی جاتی ہے۔ تو ان کے اھل خانہ میں سے کچھ لوگوں نے آہ وبکا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے آپ پر کوئی دعا نہ کرنا مگر خیر وبھلائی کی کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ ، وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ ، وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ! وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ ، وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔

اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت وبخشش فرما اور اسکا درجہ بلند فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں۔ اور ان کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں تو ان کا خلیفہ ہو جا۔ اور مغفرت فرما ہماری اور انکی اے سارے جہانوں کے پالنے والے اور ان کے لئے انکی قبر فراغ وکشادہ فرما اور انکے لئے اس (قبر) میں نور عطا فرما۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۱۲)	جلد۲	صفحہ ۱۸۷
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۶۸)	جلد۳	صفحہ ۱۳۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۲	صفحہ ۲۳۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۱۸)	جلد۲	صفحہ ۳۸۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۵۴)	جلد۲	صفحہ ۲۱۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۲۰۵)	جلد۱۳	صفحہ ۲۷

میت کا بوسہ لینا

قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ ، وَهُوَ يَبْكِيْ ، حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ .

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۸۹)	جلد۱	صفحہ۵۰۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۱۶۵)	جلد۴۰	صفحہ۱۹۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عبید اللہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۳۸۶)	جلد۴۰	صفحہ۴۳۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عبید اللہ		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۹۸۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۲
قال الدکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۱۰۱۰)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عبید اللہ		

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے روتے ہوئے حضرت عثمان بن مظعون -رضی اللہ عنہ- کا بوسہ لیا جبکہ ان کا انتقال ہو چکا تھا حتی کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے آنسو حضرت عثمان بن مظعون کے چہرے پر گرے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۵
قال الحاکم	ھذا الحدیث متداول بین الائمۃ الا ان الشیخین لم یحتجا بعاصم بن عبد اللہ		
قال الذھبی	شاھدہ الصحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۸٦۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۴۳
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	سندہ صالح		

حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے
حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کے وصال کے بعد آپ کا بوسہ لیا

قَالَتْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَبَّلَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بَعْدَ مَوْتِهٖ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۴۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابو بکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے آپ کا بوسہ لیا۔

-☆-

الجامع الکبیر للترمذی | رقم الحدیث (۹۸۹) | جلد۲ | صفحہ۳۰۴

قال الدکتور بشار عواد معروف | ھذا حدیث حسن

الجامع الکبیر للترمذی | رقم الحدیث (۱۰۱۰) | جلد۲ | صفحہ۳۲۷

قال شعیب الارنؤوط | اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عبید اللہ

وصال کے بعد

چادر سے ڈھانپا

قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – حِيْنَ تُوُفِّيَ – سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۵۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۴۲)	جلد۲	صفحہ۹۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۵۸۱)	جلد۴۱	صفحہ۱۲۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۹۹)	جلد۴۲	صفحہ۱۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۳۱۸)	جلد۴۳	صفحہ۳۴۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۲۰)	جلد۲	صفحہ
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کا جب وصال پاک ہوا تو آپ کا جسم مبارک دھاری دار سوتی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔

-☆-

جب میت کو قبر میں رکھئے تو کہیے

بِسْمِ اللّٰهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ ، فَقُوْلُوْا : بِسْمِ اللّٰهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –.

صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۳
قال الالبانی	صحیح مختصراً		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۳
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
قال الدکتور بشار عواد معروف	هذا الحدیث حسن غریب من هذا الوجه		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
قال شعیب الارناؤوط	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو کہا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ –۔

اللہ کے نام اور حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ملت مبارکہ پر۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد واللفظ لہ	رقم الحدیث (۴۸۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۴۲۹
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۹۹۰)	جلد ۹	صفحہ ۴۲
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۲۳۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۸۸
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۳۷۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۱
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۶۸
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	علی شرطھما طویلا		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۵۰)	جلد ۲	صفحہ
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
احادیث حیاۃ البرزخ	(۱۳۸/)		

جب جنازہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ :
لَا تَضْرِبُوا عَلَيَّ فُسْطَاطًا وَلَا تَتْبَعُوْنِي بِمِجْمَرٍ وَأَسْرِعُوْا بِيْ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:
إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيْرِهِ ، قَالَ :
قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ ، وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلَى سَرِيْرِهِ ، قَالَ :
يَا وَيْلَهُ أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ.

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد والفظ لہ	رقم الحدیث (۷۹۱۴)	جلد۱۳	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	صحیح غیر وھذا اسناد حسن من اجل عبد الرحمن بن مہران		
مسند الامام احمد والفظ لہ	رقم الحدیث (۱۰۱۳۷)	جلد۱۶	صفحہ۱۲۸
قال شعیب الارنؤوط	صحیح غیر وھذا اسناد حسن من اجل عبد الرحمن بن مہران فھو صدوق حسن الحدیث وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- پر جب موت کا وقت آیا تو فرمایا:

مجھ پر فسطاط -خیمہ نہ لگانا- اور میرے پیچھے آگ والی انگیٹھی نہ لانا، اور مجھے -قبرستان- جلدی لے جانا کیونکہ میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فرما رہے تھے:

جب نیک آدمی کو جنازہ کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو اور جب بُرے آدمی کو اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔

-☆-

مسند الامام احمد والفظ لہ	رقم الحدیث (۱۰۴۹۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۹۵
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ وھذا اسناد حسن من اجل عبدالرحمن بن مھران وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۳۴۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۹۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۸۰۶
احکام الجنائز	(۷۴)		
احادیث حیاۃ البرزخ	(۱۳۹)		

جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو نیک آدمی کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِي ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ ، قَالَتْ :

يَا وَيْلَهَا ! أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا ؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد۱۰	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۴۹۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۸۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ جنازہ -میت- نیک ہو تو وہ کہتا ہے:

قَدِّمُوْنِي ، مجھے آگے لے چلو۔ اور اگر وہ جنازہ غیر صالح ہو -نیک نہ ہو- تو وہ اس کو اٹھانے والوں سے کہتا ہے:

ہائے -ہلاکت و بربادی- اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان اگر اسے انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۰۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۱
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۶۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۳۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۳۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

قبر آخرت میں پہلی منزل ہے
جو قبر میں نجات پا گیا تو قبر کے بعد
اسکے لئے مزید آسانی ہے

عَنْ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَبْكِي حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ :تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلاَ تَبْكِي ، وتَبْكِي مِنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ ، فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ . قَالَ : وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَارَاَيْتُ مَنْظَرًا – قَطُّ اِلاَّ الْقَبْرُ – اَفْظَعَ مِنْهُ .

ترجمة الحديث،

امیر المؤمنین حضرت عثمان – رضی اللہ عنہ – کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی – رضی اللہ عنہ –

نے فرمایا:

حضرت عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رو دیتے حتی کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ سے عرض کی گئی:

جنت اور جہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ نہیں روتے اس (قبر) کے ذکر سے آپ رو دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد گرامی ہے:

بیشک قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر انسان اس قبر سے نجات پا گیا تو اس قبر کے بعد اس سے بھی آسانی ہے اور اگر اس قبر کے عذاب سے نجات نہ پا سکا تو اس کے بعد (قیامت کا معاملہ) اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں نے جو بھی منظر دیکھا مگر قبر کا منظر اس سے زیادہ خوفناک ہے۔

-☆-

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۱۳)	جلد۴	صفحہ۲۶۲
قال المحقق	حذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد۳	صفحہ۳۹۱
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۸۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۷)	جلد۴	صفحہ۵۴۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۱۳۷۳)	جلد۲	صفحہ۵۲۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۶۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

قبر کا پکارنا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – أَنَّهُ قَالَ:

يُجْعَلُ لِلْقَبْرِ لِسَانًا يُنْطَقُ بِهِ، فَيَقُوْلُ:

ابْنَ آدَمَ كَيْفَ نَسِيْتَنِي؟!

أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي بَيْتُ الْأَكِلَةِ، وَبَيْتُ الدُّوْدِ، وَبَيْتُ الْوَحْشَةِ.

جناب عبید بن عُمیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قبر کو زبان دی جاتی ہے جس سے وہ بولتی ہے تو کہتی ہے۔

اے آدم کے بیٹے! تو مجھے کیسے بھول گیا؟ کیا تجھے علم نہ تھا کہ میں جسم کو کھا جانے والی بیماری کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں اور میں وحشت کا گھر ہوں۔

-☆-

سکب العبرات:	۲۵۹
أخرجه ہناد فی الزہد	۳۴۱
حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم	۳/۲۷۱

قبر کا روتے ہوئے پکارنا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – أَنَّهُ قَالَ:

إِنَّ الْقَبْرَ لَيَبْكِي ، يَقُوْلُ فِيْ بُكَائِهِ : أَنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ ، أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ ، أَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ .

جناب عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بیشک قبر روتی ہے اور اپنے رونے میں کہتی ہے۔

میں وحشت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں کیڑوں حشرات الارض کا گھر ہوں۔

-☆-

سکب العبرات (٢٥٩)

ہناد فی الزہد (٣٣٢)

المصنف لابن أبی شیبۃ (نحوہ) ٣/٣٣٣

صحیح

قبر کا کہنا

اے انسان میرے لئے کیا تیار کیا ہے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – أَنَّهُ قَالَ:

إِنَّ الْقَبْرَ لَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ آدَمَ مَا ذَا أَعْدَدْتَ لِيْ ؟

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّيْ بَيْتُ الْغُرْبَةِ ، وَبَيْتُ الْوَحْدَةِ ، وَبَيْتُ الْأَكَلَةِ ، وَبَيْتُ الدُّوْدِ .

جناب عبید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بیشک قبر کہتی ہے:

اے آدم کے بیٹے! اے انسان! میرے لئے تو نے کیا تیار کیا ہے؟ کیا تو جانتا نہ تھا۔ میں غربت وپردیس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں جسم کو کھا جانے والی بیماری کا گھر ہوں اور میں حشرات الارض۔ کیڑے مکوڑوں۔ کا گھر ہوں۔

-☆-

کتب العبرات: ٦٦٠

المصنف لابن أبي شيبة ٨/ ٢٢٩

قبریں

قبر کا دبانا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –:

هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّکَ لَهُ الْعَرْشُ ، وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی	سندہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۹۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۷۲
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۷۲
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۱۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۵۲

نے ارشاد فرمایا:

-سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ-وہ آدمی ہے جس-کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا-عرش حرکت میں آ گیا،جس کے لئے آسمانوں کے سارے دروازے کھول دیئے گئے جس-کے جنازہ-میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے اسے قبر نے ایک مرتبہ دبایا پھر اس پر کشادہ کردی گئی۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً ، لَوْكَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا ، لَنَجَا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بیشک قبر کا دبانا ہے اگر اس دبانے سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نجات پا جاتے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۸۰)	جلد۱	صفحہ۴۳۵
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۶۹۵)	جلد۴	صفحہ۲۶۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۸۳)	جلد۴۰	صفحہ۳۲۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح وھذا اسناد اختلف فیہ علی شعبۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۶۶۳)	جلد۴۱	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد۷	صفحہ۳۷۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۰۲)	جلد۵	صفحہ۹۵
قال الالبانی	صحیح		

مومن کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے جب تم زمین پر تھے مجھے بڑے ہی محبوب تھے اب جبکہ میرے اندر آ گئے ہو تو مجھے اور بھی زیادہ محبوب ہو گئے ہو

قَالَ أُسَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – :
بَلَغَنِي أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا مَاتَ ، وَحُمِلَ قَالَ :
أَسْرِعُوْا بِيْ ، فَإِذَا وُضِعَ فِيْ لَحْدِهِ كَلَّمَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالَتْ لَهُ :
إِنْ كُنْتُ لَأُحِبُّكَ وَأَنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ ، فَأَنْتَ الْآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ .

ترجمہ:

جناب اسید بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ مومن کا جب انتقال ہو جاتا ہے اور اسے چارپائی پر رکھ کر قبرستان لے

(سکب العبرات : 660)

جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے:

مجھے جلدی لے چلو۔ جب اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو زمین (قبر) اس سے کلام کرتی ہے تو اسے کہتی ہے:

جب تو ظہر زمین۔ زمین کی پشت پر۔ تھا تو میں تجھ سے محبت کرتی تھی پس اب تو۔ جبکہ میری آغوش میں آ چکا ہے۔ مجھے بہت ہی زیادہ محبوب و پیارا ہے۔

-☆-

مومن سے قبر میں سوال

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهٗ ، إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ .

أَتَاهُ مَلَكَانِ ، فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ :

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَأَمَّا

الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ :

أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ، فَيُقَالُ : انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ ، قَدْ

أَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا يَعْنِيْ الْمَقْعَدَيْنِ .

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا :

بندہ کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے-دفن کر دیا جاتا ہے-اور اسکے اصحاب اس کو دفن

کر کے واپس جاتے ہیں تو وہ ان واپس جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں وہ اسے بٹھادیتے ہیں پھر وہ اس سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟

اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے؟ مومن جواب دیتا ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اس مومن کو کہا جاتا ہے:

دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا، اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کے بدلے جنت میں گھر دے دیا ہے وہ دونوں گھروں کو اکٹھا دیکھتا ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۸۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۸۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۴
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
البدور السافرۃ فی علوم الآخرۃ:	۱/۱۳۶		

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۱)	جلد۳	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۲)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۴۸)	جلد۲	صفحہ۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۴۹)	جلد۲	صفحہ۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۲۷
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۵)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۶
قال المحقق	صحیح		

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ ، فَشَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ . الآية .

ترجمة الحديث،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۸۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۸۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۷
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے وہ جواب میں کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (معبود) نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی معنی ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو قول ثابت کے ساتھ۔

–☆–

مومن کو جب دفن کردیا جاتا ہے تو
نماز اس کے سر کے پاس
زکاۃ اس کے دائیں جانب
روزہ اس کی بائیں جانب
اچھے کام، نیکی اور لوگوں سے اچھا برتاؤ
اس کے قدموں کی جانب آ کر اس کی حفاظت کرتے ہیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، إِنَّهُ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ ، أَنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ ، حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ ، فَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا ، كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهٖ ، وَالزَّكَاةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ ، وَالصَّوْمُ عَنْ شِمَالِهٖ ، وَفِعْلُ الْخَيْرَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى النَّاسِ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ ،

فَیُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ، فَتَقُوْلُ الصَّلاۃُ :

لَیْسَ مِنْ قِبَلِیْ مَدْخَلٌ ، وَیُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ شِمَالِهٖ ، فَیَقُوْلُ الصَّوْمُ :

لَیْسَ مِنْ قِبَلِیْ مَدْخَلٌ ، ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ ، فَیَقُوْلُ فِعْلُ الْخَیْرَاتِ وَالْمَعْرُوْفُ :

لَیْسَ مِنْ قِبَلِیْ مَدْخَلٌ ، فَیُقَالُ لَهٗ :

اِجْلِسْ ، فَیَجْلِسُ ، وَقَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ قَرُبَتْ لِلْغُرُوْبِ ،فَیُقَالُ لَهٗ :

أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُکَ ؟ فَیَقُوْلُ :

دَعُوْنِیْ أُصَلِّیْ ، فَیُقَالَ :

إِنَّکَ سَتَفْعَلُ ، فَأَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُکَ ؟ فَیَقُوْلُ :

عَمَّ تَسْأَلُوْنِیْ ؟ فَیُقَالُ لَهٗ :

مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ ، الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ ؟ فَیَقُوْلُ :

أَشْهَدُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَائَنَا بِالْبَیِّنَاتِ ، مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا فَصَدَّقْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ، فَیُقَالُ لَهٗ:

صَدَقْتَ،عَلٰی هٰذَا حَیِیْتَ،وَعَلٰی هٰذَا مِتَّ،وَعَلَیْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، وَیُفْتَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مُدَّ بَصَرِهٖ ، وَیُقَالُ :

افْتَحُوا لَهٗ بَابًا إِلَی النَّارِ ، فَیُفْتَحُ لَهٗ ، فَیُقَالُ : هٰذَا مَنْزِلُکَ ، لَوْ عَصَیْتَ اللّٰهَ ، فَیَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا ، وَیُقَالُ :

افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا إِلَی الْجَنَّةِ ، فَیُفْتَحُ لَهٗ ، فَیُقَالُ :

هٰذَا مَنْزِلُکَ ، وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَکَ ، فَیَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا، فَیُعَادُ الْجَسَدُ إِلٰی مَا بَدَأَ مِنْهُ التُّرَابُ ، وَتُجْعَلُ رُوْحُهٗ فِی النَّسِیْمِ الطَّیِّبِ وَهِیَ طَیْرٌ خُضْرٌ ، تَعَلَّقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ اسے دفن کر کے واپس جاتے ہیں۔

پس اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر کے پاس، زکوۃ اسکے دائیں ہاتھ، روزہ اس کے بائیں ہاتھ، خیرات کے کام، نیکی اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اس کے دونوں پاؤوں کی جانب ہوتے ہیں۔ فرشتہ اس کے سر کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو نماز کہتی ہے:

میری طرف سے آپ نہیں جا سکتے۔ پھر وہ اس کے دائیں طرف سے آنا چاہتا ہے تو زکاۃ کہتی ہے:

میری طرف سے آپ نہیں جا سکتے۔ وہ بائیں طرف سے آنا چاہتا ہے تو روزہ کہتا ہے:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۳۵)	جلد۴	صفحہ۴۷۶
قال المحقق	حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۶۱)	جلد۳	صفحہ۴۰۳
قال الالبانی	حسن　لغیرہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد۷	صفحہ۳۸۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن　لغیرہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۰۳)	جلد۵	صفحہ۹۵
قال الالبانی	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۰۳)	جلد۲	صفحہ۵۴۱
قال الذہبی	تابعہ حماد بن سلمہ عن محمد نحوہ علی شرط مسلم		
سکب العبرات		صفحہ۲۸۸	
احکام الجنائز		صفحہ۱۹۸-۲۰۲	
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۵۸۱)	۳/۵۷	
قال حسین سلیم اسد الدارانی	اسنادہ حسن		

میری طرف سے آپ نہیں جاسکتے۔پھر وہ اس کے پاؤں کی طرف سے جانا چاہتا ہے تو خیر کا کام یا نیکی اسے کہتی ہے:

میری طرف سے آپ نہیں جاسکتے۔پھر فرشتہ اسے (دور سے کہتا ہے:) بیٹھ جایئے۔وہ بیٹھ جاتا ہے اس حال میں کہ اسے سورج دکھائی دیتا ہے جو غروب ہونے کے قریب ہے۔تو اس مومن کو کہا جاتا ہے:

ہم جو پوچھیں اس کا جواب دیجئے وہ کہتا ہے چھوڑو مجھے نماز پڑھنے دو۔اسے کہا جاتا ہے تم نمازیں پڑھتے رہنا ہم جو سوال کرتے ہیں اسکا جواب دیجئے۔وہ مومن کہتا ہے:

کس کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔تو اسے کہا جاتا ہے تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تم میں تھا؟ تو وہ کہتا ہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس روشن معجزات لیکر تشریف لائے اپنے رب کی طرف سے پس ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان کی اتباع و پیروی کی۔اسے کہا جاتا ہے:

آپ نے سچ کہا، اس پر آپ زندہ رہے اور اسی پر آپ کی وفات ہوئی اور ان شاء اللہ اسی پر آپ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور اسکی قبر کشادہ کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے اور کہا جاتا ہے:

اس کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا پس اس کے غبطہ و سرور میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔اور کہا جاتا ہے:

اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو تو اس کیلئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

یہ تیری رہائش گاہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تیار کی ہے پس اس کے غبطہ و سرور میں

اوراضافہ ہوجاتا ہے پس اس کے جسم کو جہاں سے وہ شروع میں تھا یعنی مٹی میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اوراسکی روح کو پاکیزہ ہوا میں رکھا جاتا ہے اوروہ سبز پرندہ ہے جو جنت کے درختوں سے شاد کام ہوتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ، فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِی قَبْرِهٖ، غَیْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ:

فِیْمَ کُنْتَ، فَیَقُوْلُ: کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ، فَیُقَالُ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ، فَیَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – جَاءَ نَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی مِنْ عِنْدِاللّٰهِ، فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا، فَیُقَالُ لَهٗ:

هَلْ رَاَیْتَ اللّٰهَ، فَیَقُوْلُ: مَایَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَرَی اللّٰهَ – اَیْ فِی الدُّنْیَا – فَیُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَیَنْظُرُ اِلَیْهَا یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَیُقَالُ لَهٗ:

اُنْظُرْ لِمَا وَقَاکَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَیَنْظُرُ اِلٰی زَهْرَتِهَا وَمَا فِیْهَا، فَیُقَالُ لَهٗ:

هٰذَامَقْعَدُکَ، وَیُقَالُ لَهٗ: عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ، وَعَلَیْهِ مُتَّ، وَعَلَیْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَیُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِی قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْعُوْفًا، فَیُقَالُ لَهٗ:

فِیْمَ کُنْتَ، فَیَقُوْلُ:

لَا اَدْرِیْ، فَیُقَالُ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ، فَیَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ، فَیُفْرَجُ لَهٗ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَیَنْظُرُاِلٰی زَهْرَتِهَا وَمَا فِیْهَا، فَیُقَالُ لَهٗ:

اُنْظُرْ اِلٰی مَا صَرَفَ اللّٰہُ عَنْکَ ، ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ ، فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا ، فَیُقَالُ لَہٗ :

ھٰذَامَقْعَدُکَ عَلَی الشَّکِّ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میت جب قبر میں پہنچ جاتی ہے تو نیک وصالح آدمی کو اس کی قبر میں بٹھادیا جاتا ہے اسے کوئی گھبراہٹ وپریشانی نہیں ہوتی۔ پھر اس سے سوال کیا جاتا ہے:

تم کس دین پر تھے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں دین اسلام پر تھا۔ پھر اس سے سوال کیا جاتا ہے:

یہ آدمی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: یہ حضرت محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس اللہ کی طرف سے روشن نشانیاں لیکر آئے تو ہم نے انکی تصدیق کی۔انہیں سچ جانا سچ مانا۔

پھر اس سے سوال کیا جاتا ہے:

کیا تو نے اللہ کو دیکھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ کوئی آدمی اس لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔اس دنیا میں۔تب اس کیلئے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ جہنم کی آگ کا بعض بعض کو کھائے جارہا ہے۔اسے کہا جاتا ہے:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی	سندہ صحیح علی شرط الشیخین		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۴۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۶
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

اس کی طرف دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچالیا ہے۔پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس جنت کی تروتازگی وشادابی اوراس میں موجود انعامات کو دیکھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

یہ تیرا ٹھکانا۔یہ تیرا گھر۔ہے اوراسے کہا جاتا ہے:

تو دنیا میں یقین وایمان پرتھا،اسی پر تیری موت واقع ہوئی اورقیامت کے دن اسی۔یقین وایمان۔پر تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا ان شاءاللہ۔

برے آدمی کو قبر میں بٹھادیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ گھبرایا ہوا اور بدحواس ہوتا ہے۔اس سے پوچھا جاتا ہے:

تو دنیا میں کس دین پر تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے میں نہیں جانتا۔پھر اس سے پوچھا جاتا ہے:

یہ آدمی کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میں نے سنا لوگ کچھ کہتے تھے تو میں نے بھی کہہ دیا تو اس کیلئے جنت کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس جنت کی تروتازگی وشادابی اوراس میں موجود انعامات کو دیکھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھے کس چیز سے پھیرلیا ہے۔محروم کردیا ہے۔پھر اس کیلئے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ جہنم کی آگ کا بعض بعض کو کھائے جارہا ہے تو اسے کہا جاتا ہے:

یہ تیرا ٹھکانا ہے تو دنیا میں شک پر تھا اوراسی شک پر تیری موت واقع ہوئی اوراسی شک پر تو قیامت کو دوبارہ اٹھایا جائے گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

-☆-

قبر میں مومن کیلئے
گھبراہٹ وپریشانی کا نہ ہونا

أُجْلِسَ فِيْ قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ ۔

نیک آدمی کو قبر میں بغیر کسی گھبراہٹ اور پریشانی کے بٹھایا جاتا ہے۔

گھبراہٹ وپریشانی قبر کے لوازمات میں سے ہے قبر منظر ہی ایسا ہے کہ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔وہ مال ومتاع جسے انسان زندگی بھر اکٹھا کرتا رہا،صبح سے شام تک جسے جمع کرنے کیلئے تگ ودو کرتا رہا،جس کے حصول کیلئے بڑے بڑے مقدمات کا سامنا کرتا رہا،عدالتوں کے چکر پہ چکر لگاتا رہا وہ تو آنکھیں بند ہوتے ہی غیروں کا ہوگیا۔

وہ اولاد جس کی خاطر انسان اپنی زندگی کو کٹھن سے کٹھن بناتا رہا،ان کے آرام وسکون کیلئے اپنا آرام وسکون غارت کرتا رہا،انکی پریشانی وتکلیف کے باعث اپنی جان بے آرام کرتا رہا،ساری زندگی انکی خیر خواہی وبھلا سوچتا رہا اب وقتِ موت انہوں نے دو آنسو بہائے۔غسل دیا،کفن پہنایا قبر میں اتار دیا۔منوں مٹی ڈال کر واپس چلنے لگے وہ انسان قبر میں اپنی بے بسی اور انکی بے رخی کے

باعث پریشان کیوں نہ ہوگا۔اسے اس عالم میں وحشت گھیرے گی،سوالات کرنے والے،امتحان لینے والے سخت گیر خوفناک صورتوں والے فرشتے جب اچانک قبر میں پہنچ جائیں گے اور اسے اٹھا کر بٹھادیں گے اس وقت گھبراہٹ کیوں نہ ہوگی ایسی گھبراہٹ ایسا خوف زندگی بھر محسوس نہ ہوا ہوگا۔

لیکن وہ مردمومن جواللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتا تھا،اسکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کادل وجان سے فریفتہ اورشیدائی تھا۔آپ کے ارشادات پر زندگی بھرعمل کرتا رہا۔اسلام اسکا اوڑھنا بچھونا تھا جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تواپنے ساتھ ایمان اوراعمالِ صالحہ کی ایک طویل فہرست لے کر پہنچتا ہے۔یہی ایمان واعمالِ صالحہ اس کے گرد ایک محافظ کے روپ میں جمع ہوجاتے ہیں تو بھلا ایسے خوش نصیب کوگھبراہٹ کیسے ہوسکتی ہے۔گھبرائے تو وہ جس کا کوئی نہ ہو بھلا مردِمومن کیوں گھبرائے گا جسکا حامی ومددگار خوداللہ رب العزت ہے۔

-☆-

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

إِذَا أُدْخِلَ الْإِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا ، أَحَفَّ بِهٖ عَمَلُهُ : الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ ، فَيَأْتِيْهِ الْمَلَكُ مِنْ نَحْوِ الصَّلَاةِ ، فَتَرُدُّهُ ، وَمِنْ نَحْوِ الصِّيَامِ ، فَيَرُدُّهُ ، فَيُنَادِيْهِ : اِجْلِسْ فَيَقُوْلُ لَهٗ : مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ ؟ قَالَ :

مَنْ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَيَقُوْلُ :

أَشْهَدُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –. فَيَقُوْلُ :

وَ مَا يُدْرِيْكَ ؟ أَدْرَكْتَهُ ؟ قَالَ :

أَشْهَدُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –، قَالَ : يَقُوْلُ :

عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ ، وَعَلَيْهِ مِتَّ ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ.

مسندالامام احمد رقم الحدیث(۲۶۹۷۶) جلد۴۴ صفحہ۵۳۵

قال شعیب الارنؤوط رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر ان محمد بن المنکدر لم یذکر والہا عاس من اسماء بنت ابی بکرو ھوقد ادرکھا

ترجمة الحديث،

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب انسان کو اسکی قبر میں داخل کیا جاتا ہے اگر وہ مومن ہو تو اس کے اعمال نماز، روزہ اسے گھیر لیتے ہیں۔ پس فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اسے واپس لوٹا دیتی ہے۔ روزہ کی طرف سے آتا ہے تو روزہ اسے رد کر دیتا ہے پھر وہ ندا دیتا ہے:

بیٹھ جائیے پھر کہتا ہے: آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو وہ مومن پوچھتا ہے کون؟ تو فرشتہ کہتا ہے:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو مومن کہتا ہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرشتہ کہتا ہے: آپکو کیسے پتہ چلا؟ کیا آپ نے انہیں پایا؟ مومن کہتا ہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں۔ ارشاد فرمایا:

وہ فرشتہ کہتا ہے: اس پر آپ زندہ رہے، اسی پر آپ کی موت واقع ہوئی اور اسی پر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

-☆-

سکب العبرات ۶۸۸

المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۱/۲۴

مجمع الزوائد ۵۱/۳

وقال رواہ احمد والطبرانی طرفا منہ فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح

سورج کو غروب ہوتے دیکھ کر
نماز عصر ادا کرنے کی خواہش

فَيُقَالُ لَهُ : اِجْلِسْ ، فَيَجْلِسُ قَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ ، وَقَدْ أُدْنِيَتْ لِلْغُرُوْبِ ،

مومن سے کہا جاتا ہے بیٹھو، وہ بیٹھ جاتا ہے، اسے سورج دکھایا جاتا ہے جو غروب ہونے کے قریب ہے۔

اہل ایمان کے لئے نماز اللہ تعالیٰ کا وہ عطیہ ہے جو اس نے معراج کی رات عطا فرمایا۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز سے بڑی محبت تھی، آپ نماز میں راحت وسکون حاصل کیا کرتے تھے۔ وہ بندہ مومن جو اطاعت خدا اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہے، پانچوں وقت نماز ادا کرتا ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ ادا کرتا ہے، اسے اس وقت تک چین وسکون نہیں ملتا جب تک وہ بارگاہ خداوندی میں اپنا سر جھکا نہ لے۔ اسکی روح کو سرشاری نہیں ملتی جب تک وہ سجدہ میں گر کر کہہ نہ لے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ۔

مومن کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، منوں مٹی ڈال دی جاتی ہے، دفن کرنے والے واپس جانے

لگتے ہیں ۔قبر کی دیواروں سے منکر نکیر، (سوال کرنے والے فرشتے) آجاتے ہیں ۔جب وہ اسے سوالات کیلئے بٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ملاحظہ ہو۔

بندہ مومن کو اس وقت قبر کے اندر سورج غروب ہوتا ہوا نظر آتا ہے، جب وہ ڈوبتے سورج کو دیکھتا ہے تو اسے صرف اور صرف نماز کی ادائیگی کی فکر رہ جاتی ہے ۔جب فرشتے اسے بٹھاتے ہیں تو وہ سوال کرتے ہیں تو بندہ مومن ان کو جواب دینے سے پہلے کہتا ہے: وہ دیکھو سورج غروب ہو رہا ہے میری نماز عصر رہ گئی ہے مجھے پہلے نماز ادا کرنے دو۔

جس خوش نصیب کو قبر میں بھی نماز کی فکر ہے، اسے خیال بھی ہے تو یہی کہ بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ کرنا ہے اسکے کامیاب وکامران ہونے میں کیسے شک رہ جاتا ہے۔

-☆-

آسمان سے ندا کہ
میرے بندے نے سچ کہا ہے

فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ ۔

ایک ندا دینے والا آسمان سے ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے۔

جو مرد مومن زندگی بھر سچ بولتا رہا، سچوں کا ساتھ دیتا رہا، سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ارشاد پر، ہر حکم پر عمل کرتا رہا اور سچے اللہ کی بارگاہ میں پانچوں وقت حاضر ہوتا رہا، ہر سجدہ میں جھکا کر سچے دل سے کہتا رہا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔

ایسے خوش قسمت و نیک بخت کو اگر یہ ندا آئے تو تعجب نہیں۔ اس رحیم و کریم اللہ کا وعدہ ہے

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ ایک مرد مومن زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا رہا، اسکی ربوبیت کے ڈنکے بجاتا رہا، دل وجان سے اس سے محبت کرتا رہا، اب جب وہ قبر میں تنہا، بالکل تنہا ہوگا۔ اس وقت توفیق الٰہی سے جب وہ فرشتوں کے سوالوں کے جواب دے گا تو اللہ

تعالیٰ اپنا وعدہ یوں پورا فرمائے گا کہ آسمان سے ندا دیگا:

میرے بندے نے سچ کہا ہے، وہ انسان سعید کیا بلکہ سعیدوں کا بھی سردار ہے جس کے سچے ہونے کی گواہی کائنات کا خالق و مالک دے دے۔ جس کے صلہ میں اس کے سر پر سعادت ابدی کا تاج سجایا جائے گا۔

اے ایمان والو! اے نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سچے امتیو! آیئے اپنی زندگی ایسے گزاریئے کہ قبر میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ قبر جس کے تصور سے بڑوں بڑوں کے پتے پانی ہوجایا کرتے تھے۔ جس کے خیال سے بڑے بڑے زاہدوں اور عابدوں کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ جایا کرتے تھے۔ اس قبر کے لئے سامانِ راحت وسکون پیدا کر لیجئے۔

یہ قبر کا انعام، یہ قبر کی راحتیں انہیں کے مقدر میں ہیں جو اس ناپائیدار زندگی کی قدر کرتے ہیں اور اس کے گزرنے والے لمحات کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ غفلت وسستی کو نزدیک نہیں آنے دیتے بلکہ ہر وقت اپنے مولیٰ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔

-☆-

مومن قبر میں
قول ثابت کے ساتھ

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اَلْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ ، شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ :

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۹۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۱)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۸۳)	جلد۱۴	صفحہ۲۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۸۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۲۰)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

مسلمان سے جب قبر میں (فرشتوں کے ذریعے) امتحان لیا جاتا ہے-سوالات کئے جاتے ہیں-تو مومن جواب میں لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے تو یہ مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

اللہ تعالیٰ ثابت وقائم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے قولِ ثابت کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

-☆-

صحیح سنن ابو داود	رقم الحدیث (۴۷۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۷
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

جنت کا بستر بچھایا جاتا ہے

فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ .

جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

ہم سمجھے دنیا سے رخصت ہونے والا منوں مٹی کے نیچے دفن ہو گیا ہے اب اسکے چاروں طرف خاک ہے اور خاک کا پتلا پیوند خاک ہو گیا، لیکن اللہ ذوالجلال کا لطف وکرم دیکھئے۔ وہ مرد مومن جس کی زندگی کی ساری بہاریں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں بسر ہیں، اسکے لیل ونہار اللہ تعالیٰ کے نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت میں بسر ہوئے۔ وہ منوں مٹی کے نیچے بھی مٹی نہ بنا ہے بلکہ رحیم وکریم اللہ نے اسکی تربت پر وہ لطف وکرم فرمایا ہے کہ اگر کوئی نگاہ بینا والا ہو تو دیکھے گا کہ

اس کی قبر میں جنت کے بستر بچھے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا، فانی دنیا کے بستر ان کی کوئی قدر ومنزلت نہیں ہاں وہ مرد سعید جو قبر میں جنتی بستر پر آرام کر رہا ہے، دنیا اور اہل دنیا چاہے اسے اچھی نگاہ سے نہ دیکھیں لیکن رحیم وکریم اللہ نے اس پر نوازشات کی یوں بارش فرمائی ہے کہ اس کی قبر میں لافانی بستر بچھا دیا ہے۔

جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے

وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ

اسے جنت کا لباس پہنا دو۔

جنت کی ایک ایک چیز بڑی قیمتی ہے یہ دنیا کا سارا ساز و سامان جنتی کے ایک رومال کی قیمت نہیں بن سکتا کیونکہ دنیا کا سارا سامان فانی ہے، ختم ہونے والا، مٹ جانے والا ہے لیکن جنت کی ہر چیز باقی ہے اسے فنا نہیں وہ اللہ الباقی جل جلالہ کی قدرت وحکم سے باقی ہوگئی۔

ایک مرد مومن قبر میں کامیاب وکامران ٹھہرا تو اسے جنت کا اعلیٰ لباس پہنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کریم کی طرف سے اسے قبر میں تحفہ ہے کہ

اے مرد مومن! اے فانی لذتوں سے کنارہ کشی کرنے والے! آج میں تجھ سے راضی وخوش ہوں اس لئے بطور اعزاز تجھے اعلیٰ لباس پہناتا ہوں اور جنت کا لباس، وہ سعید روح جسے قبر میں ہی جنت کا لباس پہنایا جائے اس پر میدانِ حشر کے انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

قبر کا ستر ہاتھ کشادہ ہونا

ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ،

پھر اسکے لئے قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے

قبر عموماً چھ سات فٹ لمبی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جو حیاتِ مستعار کے لمحات میں اپنے خالق و مالک کو راضی کر گیا اسکی قبر بظاہر چھ، سات فٹ ہے لیکن اندر سے اسکی قبر کو کشادہ کر دیا گیا ہے۔ اب اسکی قبر بند پنجرہ نہیں ہے بلکہ وہ ستر ہاتھ کشادہ کر دی گئی ہے۔وہ کشادہ جگہ میں رہتا ہے، اسے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوتی ہے، وہ بڑے اطمینان سے اپنا وقت گزارتا ہے۔

-☆-

قبر کا ستر ہاتھ در ستر ہاتھ کشادہ ہونا

يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً فِيْ سَبْعِيْنَ

اس کی قبر ستر در ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ پر غور کیجئے کہ بندہ مومن کی قبر صرف ستر ہاتھ لمبی ہی نہیں بلکہ ستر ہاتھ لمبی اور ستر ہاتھ چوڑی ہے۔ ہر طرف سے ستر ستر ہاتھ کشادہ ہے، اسے یہ کشادگی کریم اللہ کی طرف سے ملی ہے۔ اس جانے والے نے زندگی بھر متاع دنیا نہیں سمیٹی بلکہ سمیٹا ہے تو دنیا کے خالق و مالک کی رضا کو سمیٹا ہے۔ اب قبر میں اس رحیم ومہربان نے یہ کرم فرمایا ہے کہ اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی اور ستر ہاتھ چوڑائی میں پھیل گئی ہے۔ اوپر سے دیکھنے والوں کو تو یہ مختصر ہی نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں وہ قبر کشادہ در کشادہ ہو چکی ہے۔

-☆-

قبر کا حد نگاہ تک کشادہ ہونا

يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ : مَنْ رَّبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ :
رَبِّيَ اللّٰهُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ : دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ :
مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ : هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَيَقُوْلَانِ لَهٗ :
وَمَا يُدْرِيْكَ ؟ فَيَقُوْلُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ ،
فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ :
أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ ، فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوْهُ
مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهِ مُدَّ بَصَرِهٖ ،

ترجمة الحديث:

مومن کے پاس اس کی قبر میں دو فرشتے آجاتے ہیں، وہ فرشتے اسے بٹھا دیتے ہیں۔ پھر پوچھتے ہیں:

مَنْ رَّبُّکَ ؟ تیرا رب-پالنے والا-کون ہے؟مؤمن جواب دیتا ہے:

میرا رب-پالنے والا-اللہ ہے۔پھر وہ دونوں فرشتے پوچھتے ہیں:

مَادِیْنُکَ؟ تیرا دین کونسا ہے؟تو وہ جواب دیتا ہے:

میرا دین اسلام ہے۔پھر وہ دونوں فرشتے سوال کرتے ہیں:

مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ ؟ یہ آدمی کون ہے جسے تم میں مبعوث کیا گیا-نبی بنا کر بھیجا گیا ؟تو وہ جواب دیتا ہے:

وہ رسول اللہ-اللہ کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں تو وہ فرشتے پوچھتے ہیں کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟تو مؤمن جواب دیتا ہے:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۲۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
قال المحقق	سندہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۵۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۱۹۲
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۵۲۲۱)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۵۵۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۴۳)	جلد۱۴	صفحہ۲۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۵۴۱)	جلد۱۴	صفحہ۲۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۸۶۲۲)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۱
قال المحقق	اسنادہ حسن		

میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب -قرآن کریم- کو پڑھا، میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اس جواب پر آسمان سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے:

میرے بندے نے سچ کہا اب اس کے لئے جنت سے بستر لاکر بچھا دو، اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو۔ اور اس مومن کے لئے قبر میں جہاں تک نظر جاتی ہے کشادگی کر دی جاتی ہے۔ حدِ نگاہ تک قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔

-☆-

قبر کا جنت کی طرف کھول دیا جانا

تُفْرَجُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ

قبر جنت کی طرف کھول دی جاتی ہے۔

-☆-

قبر اللہ تعالیٰ کے ابدی نعامات کی جگہ ہے۔بندہ مومن قبر میں پہنچ جاتا ہے تو لُطفِ خداوندی سے اس کی قبر سے جنت تک کشادگی کر دی جاتی ہے۔اس کشادگی کے کتنے فوائد ہوں گے،بندہ مومن قیامت کے بارے میں بے فکر ہو جائے گا کیونکہ اس کا گھر-جنت-اسے دکھایا جا رہا ہے۔اس کی رونقیں،اس کی تر وتازگیاں اس کی نگاہوں میں سمائی جا رہی ہیں۔اس سے اس کے تمام اندیشے ختم ہو گئے اور ابدی انعامات کے نظاروں سے شادکام ہو گیا۔

-☆-

انعامات جنت کی بشارت

وَمَا اَعَدَّ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا

اور دیکھ لو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار کیا ہے۔

-☆-

مومن سے کہا جاتا ہے ان انعامات الٰہیہ کو جو تیرے لئے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ وہ اپنی قبر میں بیٹھا جنت کے محلات کا نظارہ کرتا رہتا ہے۔ جنت کے بالاخانے اس کی نگاہوں میں سمائے جاتے ہیں۔ جنت کی نہریں، جنت کے چشمے، وہاں کی غذائیں، وہاں کے پرندے، وہاں کے پھل سب کچھ اس کے راحت وچین کیلئے ہیں تا کہ دنیا میں اللہ کو یاد کرنے والا اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھے بلکہ کریم خداوندی اس کا معین ومددگار رہے۔

-☆-

جنت کی بشارت

هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا

یہ تمہاری قیام گاہ ہے جنت میں۔

-☆-

فرشتے اھل ایمان سے مخاطب ہوتے ہیں اے بندہ مومن! اے وہ خوش نصیب جو دنیا میں ہی اپنے رب تعالیٰ کو راضی وخوش کر کے آنے والے!

دیکھ یہ تیرا گھر ہے، یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ دیکھ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ کرم سے تیرے لئے تیار کیا ہے۔ یہ انعاماتِ جاودانی ہیں، یہ نعمتیں لازوال ہیں، یہ کرم لافانی ہے۔ بندہ مومن اس بشارت کو سن کر اتنا خوش ہوگا کہ اس خوشی کا اس دنیا میں تصور نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

قیامت کے دن ایمان پر اٹھنے کی بشارت

عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ ، وَعَلَيْهِ مُتَّ ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ،

ایمان پر زندگی گزاری، ایمان پر موت واقع ہوئی اور ان شاءاللہ ایمان پر قیامت کو اٹھے گا۔

-☆-

قبر میں راحت واطمینان اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اور یہ نصیب والے کو نصیب ہوتا ہے۔ مومن فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہے کہ فرشتے بول اٹھتے ہیں:

عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ ۔ اے بندہ مومن! یقین وایمان پر تم دنیا میں رہے۔

اب غور کیجئے! جس کے یقین وایمان کی گواہی خیر کے فرشتے دیں اسے اور کیا چاہئے اور پھر فرشتے اس بات کی گواہی بھی دیتے ہیں کہ اے بندہ مومن!

وَعَلَيْهِ مُتَّ تمہارا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا۔

تو جس خوش نصیب کا خاتمہ ایمان ویقین پر ہوا سمجھئے وہ دونوں جہاں کے ابدی انعامات اپنے

دامن میں سمیٹ گیا۔

اے خالق و مالک! اے فرمانروائے مطلق! اپنے لطف و کرم سے ہمارا خاتمہ بھی ایمان پر فرما اور ہمیں بھی یہ اعزاز بخش دے کہ ہم اپنی نعمتِ ایمان اپنی اپنی قبروں میں لے جائیں۔

پھر بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ فرشتے کہتے ہیں:

وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اور اسی ایمان و یقین پر تم قیامت کے دن اٹھو گے۔

گویا عرصہ قیامت میں نورِ ایمان مومن کے ساتھ ہوگا جس سے میدانِ حشر جگمگ کر رہا ہوگا اور مومن اپنی متاعِ ایمان کو دیکھ دیکھ پھولا نہ سما رہا ہوگا۔

-☆-

قبر کے انعامات سے اتنا خوش کہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! ابھی قیامت قائم کر دے

رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ ، رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ

اے میرے رب! قیامت قائم کر دے۔ اے میرے رب! قیامت قائم کر دے۔

-☆-

جس خوش نصیب کی قبر اس دنیا سے بہتر، بہت بہتر ہو یعنی جسکی قبر جنت کا باغ بن جائے، قبر کشادہ ہو جائے، وہ نورٌ علیٰ نور ہو جائے، اس کے اعمال صالحہ اسے فرشتوں سے بچائیں، پھر وہی اعمال حسین صورت میں اس کا دل بہلانے کیلئے اس کے پاس رہ جائیں۔ جنت کی بشارت ملے بلکہ جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے۔ جنت کی ہوائیں اس کی طرف لپک لپک کر آئیں، جس کی قبر میں جنت کے بچھونے بچھا دیئے جائیں اور اسی پر بس نہیں بلکہ اسے جنت کا لباس پہنا دیا جائے تو وہ قیامت کے قیام کی تمنا کیوں نہیں کرے گا وہ تو عرض کرے گا کہ جلدی قیامت قائم ہوتا کہ وہ میدانِ حشر میں سرخرو ہو کر ابدی انعامات کی جگہ جنت پہنچ جائے۔

اطمینان وسکون سے
قیامت تک آرام

نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ ، حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذٰلِكَ

سو جاؤ دلہن کی طرح حتی کہ اللہ تعالٰی قیامت کے دن اسی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔

-☆-

شادی کی رات انسان کی زندگی کی خوشی ومسرت سے لبریز رات ہوتی ہے۔اس رات اسے کوئی فکر وغم نہیں ہوتا ہے وہ خود اور اس کے جملہ اعزہ واقارب خوشی ومسرت سے لبریز ہوتے ہیں۔قبر کی رات بھی مومن کیلئے شادی سے کم خوشی والی رات نہیں ہے وہ اپنی ابدی کامیابیوں پر نازاں ہوگا۔

پھر اسے فرشتے پکار کر کہیں گے:

سو جا جیسے دلہن سو جاتی ہے حالانکہ سب کو علم ہے کہ دلہن پہلی رات نہیں سوتی اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوں کیونکہ وہ اپنے محبوب کے انتظار میں ہوتی ہے۔اسی طرح بندہ مومن قبر میں سوتا نہیں وہ جاگ رہا ہوتا ہے اور وہ تمام احباب کے کلام وسلام کو سن رہا ہوتا ہے۔

روح کو پاکیزہ اور خوشبودار بنایا جاتا ہے

فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهُ فِي النَّسِيمِ الطَّيِّبِ ،

روح کو پاکیزہ اور خوشبودار بنا دیا جاتا ہے پرندے کی طرح جنت کے درختوں میں اڑتی پھرتی ہے، جنت کے میوے کھاتی ہے۔

-☆-

قبر میں مومن کی روح کی تمام الائشیں ختم ہو جاتی ہیں، اس کی روح کو پاک وصاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طیب وطاہر روح کو جنت میں چھوڑ دیا جاتا ہے، یہ جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات سے شادکام ہوتی رہتی ہے اور یہی پاک ودھلی ہوئی روح قیام قیامت تک خوشی ومسرت سے لبریز رہے گی۔

-☆-

اعمال صالحہ کا حسین صورت میں آنا

يَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ،

نیک اعمال خوبصورت چہرے، خوبصورت کپڑے اور عمدہ خوشبو میں بسے انسان کے روپ میں آتے ہیں۔

-☆-

عالم تنہائی میں ایک اچھے ساتھی وہمدم کا مل جانا انسان کیلئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔قبر میں مومن کے اعمالِ صالحہ ایک حسین وجمیل صورت میں مومن کے پاس آئیں گے اور اس کے دل کو مزید خوش کرنے کیلئے اس کے پاس رہیں گے۔

دنیا میں مومن کی نمازیں، اس کے روزے، اس کے حج وعمرے، اس کے صدقات وخیرات، اس کی غرباء ومساکین کی خدمت، اس کی مساجد سے محبت اور محبت الٰہی کے جذبے سے مساجد کی طرف کوچ یہ سب کچھ ایک حسین وجمیل صورت میں اس کے پاس آئیں گے۔

جب مومن کو یہ معلوم ہوگا کہ سب کچھ میرا ہے، میرے اعمال ہیں تو اس کی خوشی کی گہرائی کو

آج اس فانی دنیا میں کوئی جان نہیں سکتا ہے وہ تو سر سے لیکر پاؤں تک خوشی ومسرت میں نہا جائے گا۔ اسے اب کسی قسم کا فکر واندیشہ نہیں ہوگا، اسکا اطمینان وسکون دوچند ہو جائے گا اور وہ راحت وآرام کی ایسی لہر میں ہوگا جو اس سے پہلے اسے کبھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔

-☆-

انعامات دیکھ کر کہنا
مجھے خوشخبری سنانے
کیلئے اپنے گھر جانے دیجئے

دَعُوْنِیْ حَتّٰی اَذْهَبَ فَاُبَشِّرَ أَهْلِیْ ، فَيُقَالُ لَهٗ : اسْكُنْ ،

مجھے چھوڑ دیجئے کہ میں جا کر اپنے اہل خانہ کو خوش خبری سناؤں۔ اسے کہا جاتا ہے:

یہیں ٹھہرے رہئے۔

ہر آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جب بھی اسے امتحان دینے کا موقع ملے تو اس امتحان میں کامیاب وکامران ہو۔ جب وہ امتحان میں کامیاب ہوجاتا ہے، کامرانی اس کے قدم چومتی ہے تو پھر اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میں اس کامیابی کی اطلاع اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اہل محبت کو دوں۔

بندہ مومن جب قبر کے امتحان میں سرخرو ہوگا۔ فرشتے اسے کامیاب قرار دیں گے۔ اللہ وحدہ لاشریک کی جانب سے اسے نوید ملے گی۔

میرے بندے نے سچ کہا:

تو اس کی خوشی و مسرت کی کوئی انتہا نہ رہے گی اس عالمِ مسرت میں اسے اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب یاد آئیں گے تو فوراً وہ فرشتوں سے کہے گا:

مجھے چھوڑ دیجئے، مجھے جانے دیجئے، میں اپنے گھر جا کر اپنے اہل خانہ کو، اپنے اعزہ و اقارب کو اس عظیم کامیابی کی نوید سناؤں۔ مومن کے دل میں یہ جذبہ ویسے ہی نہیں آیا کیونکہ اسے معلوم ہے دنیا میں اب تک اسے جتنی بھی کامیابیاں ملتی رہیں وہ سب اس ایک کامیابی کے سامنے ہیچ ہیں۔

اصل کامرانی تو اسے آج ملی ہے کیونکہ اس امتحان میں کامیابی اللہ رب العزت کی رضا و خوشی کی علامت ہے۔ پھر اس کامرانی سے بڑھ کر اور کامرانی کیا ہو گی کہ جس کا اعلان خود رب العالمین جل جلالہ نے کر دیا ہے۔

اب ایسی کامیابی کی اطلاع اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں اور دوستوں کو دینا واقعی اس بندہ مومن کا حق ہے لیکن اللہ جل جلالہ کا وعدہ ہے کہ جو ایک مرتبہ چلا گیا پھر دنیا میں واپس نہیں آئے گا اس لئے فرشتے اسے واپس نہیں آنے دیتے بلکہ اسے وہیں رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اور کہتے ہیں:

اسکن

یہیں سکونت اختیار کیجئے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا
ایمان والوں کو شہداء کے انعامات کی خبر دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ — رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا — قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ — :

لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ ، جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِىْ إِلَىٰ قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ ، مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ ، قَالُوْا :

مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ ، لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ ، وَلَا يَنْكِلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ۔نے ارشادفرمایا:

جب تمہارے بھائی غزوہ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالی نے انکی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب میں کردیا جو جنت کی نہروں پر وارد ہوتے ہیں ۔ جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے سایہ میں لٹک رہی ہیں آرام کرتے ہیں ۔ جب انہوں نے اچھا کھانا پینا اور آرام گاہ پائی تو کہنے لگے ہمارے بھائیوں کو کون بتائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق کھاتے ہیں تا کہ وہ جہاد کرنے سے منہ نہ موڑیں اور دشمن اسلام کے خلاف جنگ کرنے سے رک نہ جائیں تو اللہ تعالی نے فرمایا:

میں انہیں تمہاری بات پہنچا دیتا ہوں ۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۵۶)	جلد۲	صفحہ۲۹۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۴۴۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
قال الذہبی	علی شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۵۶)	جلد۳	صفحہ۱۱۸۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
قال الذہبی	علی شرط مسلم		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۷۶)	جلد۲	صفحہ۲۳
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۵۲۰)	جلد۲	صفحہ
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد۲	صفحہ۳۱۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

جنت کا دروازہ کھل جانا

يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

ایک صالح مومن اپنی قبر میں کیا جاتا ہے کہ انعامات الہیہ کی مسلسل پھوار شروع ہو جاتی ہے۔اس کی قبر،قبر نہیں رہتی بلکہ رحمت وبرکت کا مرکز بن جاتی ہے۔قبر میں جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

غور کیجئے!

جس قبر میں جنت کا دروازہ کھل جائے اس قبر میں راحت وسکون کا عالم کیا ہوگا۔قبر والا اپنی قبر میں کس درجہ پرسکون ہوگا۔اس کی نظر جنت کی بہاروں کو دیکھ دیکھ کر شاد کام ہو رہی ہوگی۔اسے وہ راحت وخوشی ہوگی کہ جس کا آج تصور نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

قبر کا سرسبز باغ بن جانا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِيْ قَبْرِهِ لَفِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَيُرَحَّبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۱۶)	جلد۴	صفحہ ۳۶۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۵۲)	جلد۳	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۲۲)	جلد۷	صفحہ ۳۹۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد۵	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی	حسن		

ارشادفرمایا:

بیشک مومن اپنی قبر میں سرسبز باغ میں ہوتا ہے پس قبر اس کے لئے ستر ہاتھ فراخ کردی جاتی ہے اوراس میں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی کردی جاتی ہے۔

سبزہ انسانی طبیعت پر خوش گوار اثر چھوڑتا ہے، تھکاماندہ انسان جب سبزہ پر چلتا ہے تو اس کی تھکاوٹ ختم ہوجاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش ہوجاتا ہے۔بندہ مومن جب دنیا سے رخصت ہوکر قبر میں پہنچتا ہے تو اس کی قبر کو سرسبز وشاداب کردیا جاتا ہے۔اس کی قبر ایک وسیع وعریض باغ کا روپ دھار لیتی ہے جہاں پر ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے اور ہریالی اس مومن سے دنیا کی ساری تھکاوٹ ختم کردیتی ہے۔ہشاش بشاش ہوجاتا ہے اور ایک نئی توانائی مل جاتی ہے۔

اے اللہ! اے ذوالجلال! والاکرام!

اپنے لطف وکرم کے صدقہ ہماری قبروں کو بھی سرسبز وشاداب کردے ہماری قبروں پر اپنے لطف وکرم کی برسات نازل کردے، ہمارے پاس ایسے اعمال نہیں جو تیری بارگا کے لائق ہوں ہم تو سراپا خطا وسراپا تقصیر تیری جناب میں عرض کرتے ہیں تو کریم ہے، تو رحیم ہے، جب ہم منگتے تیری بارگاہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں تو صرف اور صرف اپنے لطف وکرم کا صدقہ ہماری جھولی میں کچھ ڈال دینا اور قبر میں اپنے لطف وکرم سے مالا مال کردینا۔

-☆-

قبر کا منور ہونا

يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ۔

اس کے لئے قبر نورانی کردی جاتی ہے ۔

وہ فرزند آدم جسکی ساری زندگی اطاعت خدا اور اطاعت رسول ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں بسر ہوئی ،جسکی زندگی کے روز وشب اللہ جل شانہ کو راضی کرنے اور اس کے نبی ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی سنتوں کا احیاء کرتے گزرے، وہ جب قبر میں جائے گا تو اسکی قبر نورٌ علیٰ نورٌ کیوں نہ ہوگی ۔

-☆-

جہنم سے بچنے کی بشارت

اُنْظُرْ مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ،

دیکھو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے تجھے بچالیا۔

انسانی زندگی کا مقصد یہ کہ وہ اس ناپائیدار زندگی میں اللہ وحدہ لاشریک کی یوں عبادت وبندگی کرے۔اسے اس طرح یاد کرے کہ وہ خالق ومالک اس بندے سے راضی ہوجائے۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے راضی ہوتا ہے تو اسے جہنم کے عذاب سے بچالیتا ہے،کیونکہ جہنم کا عذاب اسکی ناراضگی کے سبب ہے تو جس سے رحمان ورحیم اللہ راضی ہوگیا اس کے جہنم میں داخلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جس بندہ مومن نے اپنی حیاۃ مستعار کے چند دن رحیم وکریم اللہ کو یوں یاد کیا کہ وہ خالق ومالک اس سے راضی وخوش ہوگیا تو جب وہ قبر میں جائے گا تو فرشتے اسے جہنم دکھا کر کہیں گے:

اے اللہ کے بندے!یہ وہ جگہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچالیا ہے۔وہ لمحہ یقیناً ایک مومن کیلئے بڑا ہی سعید لمحہ ہے جب اسے جہنم سے بچنے کی نوید سنائی جاتی ہے۔اب اسے میدان حشر کا

کوئی فکر نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عذاب جہنم سے بچالیا ہے اور اس کی اطلاع فرشتوں کے ذریعے اسے قبر میں دے دی ہے۔

اے اللہ کے بندو! اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامو!

آیئے اس حیاتِ ناپائیدار کے چند لمحات یوں گزاریئے کہ نیلی چھت کا مالک جل جلالہ اور سبز گنبد کا مکیں۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ راضی وخوش ہوجائیں۔اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ راضی تب ہوتے ہیں جب ان کے احکامات پر دل وجاں سے عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حسن اور اسکے نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کے جمال سے اپنے آپ کو مزین وآراستہ کیا جائے۔غفلت کی چادر پھینک دی جائے اور ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان ِ قلب وقالب کو معطر کیا جائے۔

اے رحیم وکریم اللہ!

اے ہمارے مہربان خالق ومالک!

ہم تیرے عاجز وناتواں بندے صبح سے لیکر شام تک غفلت کی دلدل میں پھنسے رہنے والے تیری بارگاہ لطف وکرم میں التجا کرتے ہیں کہ محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں غفلت کے گہرے سمندر سے نکال کر اپنی یاد، اپنے ذکر واطاعت کے پرسکون ساحل پر بٹھادے تاکہ زندگی کے بقیہ سانس تیری یاد میں، تیرے ذکر میں، تیری اطاعت وفرمابرداری میں اور تیرے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اور انکی سنتِ مبارکہ پر کاربند رہتے ہوئے بسر ہوں۔

آمین یارب العالمین۔

-☆-

میت اگر اللہ تعالیٰ کی مطیع وفرمانبردار ہو تو
قبر کے گوشے سے آواز آتی ہے
اے قبر! اس کیلئے سرسبز ہو جا اس پر سراپا رحمت ہو جا

عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ حُفْرَتَهُ نَادَتْهُ الْأَرْضُ :

أَمُطِيْعٌ أَمْ عَاصٍ ؟ فَإِنْ كَانَ صَالِحًا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْقَبْرِ عُوْدِىْ عَلَيْهِ خُضْرَةً ، وَكُوْنِىْ عَلَيْهِ رَحْمَةً ، فَنِعْمَ الْعَبْدُ كَانَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَتَقُوْلُ الْأَرْضُ : اَلْآنَ اُسْتُحِقَّ الْكَرَامَةَ.

ترجمہ:

حضرت عمر بن ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اخرجہ ابن ابی الدنیا فی – القبور –
وابن رجب فی – احوال القبور صفحہ (۵۵)
والتحریر المرسخ: لا بن طولون صفحہ (۱۵۹)
سکب العبرات صفحہ (۲۲۱)

جب مومن کو اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو زمین-قبر-اسے ندا دیتی ہے:

کیا یہ مطیع وفرمانبردار ہے یا عاصی ومجرم ؟ اگر وہ میت نیک وصالح ہو تو قبر کے گوشے سے

ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے:

اے قبر! اس کیلئے سرسبز وشاداب ہو جا اور اس کیلئے سراپا رحمت وکرم بن جا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا

اچھا بندہ ہے۔ تو زمین-قبر-اسے کہتی ہے:

اب یہ حقیقی عزت وکرامت کا مستحق بنا ہے۔

-☆-

حضرت یزید بن زریع کا جنت میں داخلہ کثرت نماز کی وجہ سے

قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيِّ :

رَأَيْتُ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ فِيْ الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ قَالَ :

أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : بِمَاذَا ؟ قَالَ : بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ .

جناب نصر بن علی کا بیان ہے کہ:

میں نے جناب یزید بن زُرَیع کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا:

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا:۔

مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

کثرتِ نماز کی وجہ سے۔

-☆-

الفوائد القراء:	جلد۳	صفحہ۵۳۳
آنظر امیر یزید بن زریع	جلد۸	صفحہ۲۹۶-۲۹۹
وانظر الترجمۃ:	جلد۵	صفحہ۷۵۹

حضرت عبداللہ بن المبارک -رضی اللہ عنہ- کی مغفرت
حدیث پاک کی خاطر سفر کرنے کی وجہ سے

عَنْ نَوْفَلٍ قَالَ :
رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ فِيْ النَّوْمِ ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ قَالَ :
غَفَرَلِيْ بِرِحْلَتِيْ فِيْ الْحَدِيْثِ عَلَيْكَ بِالْقُرْآنِ عَلَيْكَ بِالْقُرْآنِ .

جناب نوفل فرماتے ہیں:
میں نے حضرت عبداللہ بن المبارک -رضی اللہ عنہ- کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کی:
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا برتاؤ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا:
حدیث پاک کی خاطر میرے سفر کرنے کے سبب میری مغفرت فرمادی۔ انہوں نے جناب نوفل سے فرمایا:
قرآن کریم کو لازم پکڑو، قرآن کریم کو لازم پکڑو،- کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتے رہو-

الفوائد الغراء: جلد ۳ صفحہ ۵۳۳
أنظر السیر: عبداللہ بن المبارک: ۳۷۸-۴۲۱
وانظر الترجمۃ: جلد ۱ صفحہ ۷۷

حضرت ابونصر تمّار – رحمۃ اللہ علیہ – کا بلند، بہت بلند درجہ فقر کی وجہ سے اور بیٹیوں کے معاملہ میں صبر کی وجہ سے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ الْوَرْدِ : قَالَ لِيْ مُؤَذِّنُ بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ :
رَأَيْتُ بِشْرًا – رَحِمَهُ اللّٰهُ – فِيْ الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ قَالَ :
غَفَرَ لِيْ ، قُلْتُ : مَا فَعَلَ بِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ ؟ قَالَ :
غُفِرَ لَهُ فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ بِأَبِيْ نَصْرِ التَّمَارِ ؟ قَالَ :
هَيْهَاتَ ، ذَاكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ ، فَقُلْتُ : بِمَاذَا نَالَ مَالَمْ تَنَالَاهُ ؟ فَقَالَ :
بِفَقْرِهِ وَصَبْرِهِ عَلَى بُنَيَّاتِهِ .

ترجمہ:

محمد بن ابی الورد کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت بشر بن حارث – رحمۃ اللہ علیہ – کے مؤذن نے

الفوائد الغراء: جلد۳ صفحہ۵۳۳
أنظر السير: أبو نصر التمار جلد۱۰ صفحہ۵۷۱-۵۷۳
وانظر الترجمۃ: جلد۶ صفحہ۸۹۳

بیان کیا:

میں نے حضرت بشر-رحمۃ اللہ علیہ-کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا:

اللہ تعالیٰ نے آپ ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا:

میری مغفرت فرمادی۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-کے ساتھ کیا کیا؟ تو آپ نے جواب دیا:

ان کی بھی مغفرت فرمادی گئی۔ میں نے عرض کی: ابونصر تمار کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

وہ مقام ومرتبہ میں بہت بلند ہوگئے، وہ علیین میں ہیں۔ میں نے کہا: انہوں نے وہ اعلیٰ مرتبہ کیسے پایا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

فقر کی وجہ سے اور اپنی بچیوں کے معاملہ میں صبر کی وجہ سے۔

-☆-

جناب ابو محمد مزنی رحمۃ اللہ علیہ
کا جنت میں ٹہلنا

قَالَ الْحَاكِمُ : سَمِعْتُ أَبَا الْفَضْلِ السُّلَيْمَانِيَّ – وَكَانَ صَالِحًا – يَقُوْلُ :
رَأَيْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيَّ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِلَيْلَتَيْنِ ، وَهُوَ يَتَبَخْتَرُ فِي مِشْيَتِهِ وَيَقُوْلُ بِصَوْتٍ عَالٍ :
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى .

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سنا جناب ابوالفضل سُلیمانی – جو نیک وصالح ہیں – فرمارہے تھے:
میں نے ابومحمد مُزنی کو خواب میں دیکھا ان کی وفات کے دوراتیں بعد وہ ٹہل ٹہل کر چل رہے تھے اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے:
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى .
اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ خیر وبہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

الفوائد الغرابا	جلد۳	صفحہ۵۴
نظراسیر الحلبی	جلد۱۶	صفحہ۱۸۱-۱۸۲
وانظر الزھد ا	جلد۲	صفحہ۱۸۲

حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ کا جنت میں گھوڑے پر سوار

حدیث پاک لکھنے کی وجہ سے

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ أَشْعَثَ الْقَرَشِيُّ :

رَأَيْتُ الْحَاكِمَ فِيْ الْمَنَامِ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ هَيْئَةٍ حَسَنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ :

اَلنَّجَاةُ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْحَاكِمُ ! فِيْ مَاذَا ؟ قَالَ :

فِيْ كَتْبَةِ الْحَدِيْثِ.

جناب حسن بن اشعث قرشی نے فرمایا:

میں نے حضرت امام حاکم کو خواب میں دیکھا بڑی ہی حسین حالت میں ایک گھوڑے پر سوار ہیں اور آپ فرما رہے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے نجات سے سرفراز فرمادیا ہے میں نے عرض کی: اے امام حاکم! کس وجہ سے؟

تو انہوں نے جواب دیا: احادیث مبارکہ لکھنے کی وجہ سے۔

الفوائد الغرابا جلد ۳ صفحہ ۵۳۲
انظر اسیر الحاکم جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۲-۱۷۷
وانظر النزہۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۱۳

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا

جنت کے ایک درخت سے دوسرے درخت تک اڑتے ہوئے جانا

قَالَ سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ :

رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ فِي الْمَنَامِ يَطِيْرُ مِنْ نَخْلَةٍ إِلَى نَخْلَةٍ وَهُوَ يَقْرَأُ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهُ ۔

ترجمہ:

جناب سُعیر بن خمس فرماتے ہیں:

میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک درخت سے دوسرے درخت تک اڑ کر جاتے ہیں اور آپ تلاوت کر رہے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهُ ۔

تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس سے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

الفوائد الغرابا	جلد ۳	صفحہ ۵۵
انظر السیر اسفیان	جلد ۷	صفحہ ۲۲۹-۲۷۹
وانظر الزھدا	جلد ۸	صفحہ ۷۰

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا آسمان و زمین کے درمیان
سبز لباس پہنے اونٹنی پر اڑنا اور
اللہ تعالیٰ سے بے حجاب کلام فرمانا

وَنَقَلَ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ أَنَّ أَسَدَ بْنَ مُوْسَى قَالَ :

رَأَيْتُ مَالِكًا بَعْدَ مَوْتِهِ ، وَعَلَيْهِ طَوِيْلَةٌ ، وَثِيَابٌ خُضْرٌ وَهُوَ عَلَىٰ نَاقَةٍ ، يَطِيْرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ :

يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ، أَلَيْسَ قَدْ مِتَّ ؟ قَالَ :

بَلٰى فَقُلْتُ : فَإِلَامَ صِرْتَ ؟ فَقَالَ :

قَدِمْتُ عَلَىٰ رَبِّيْ وَكَلَّمَنِيْ كِفَاحًا وَقَالَ :

سَلْنِيْ أُعْطِكَ ، وَتَمَنَّ عَلَيَّ أُرْضِكَ .

الفوائد الغراء:	جلد ۳	صفحہ ۵۵۲
انظر السیر: الامام مالک	جلد ۸	صفحہ ۴۸-۱۳۵
وانظر الترجمۃ:	جلد ۵	صفحہ ۲۳۷

ترجمہ:

جناب اسد بن موسیٰ نے فرمایا:

میں نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد دیکھا علیہ طویلہ اور آپ سبز لباس پہنے ہوئے ہیں آپ ایک اونٹنی پر سوار ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان اڑ رہی ہے میں نے عرض کی:

اے ابومحمد! کیا آپ کا وصال نہیں ہو چکا تو انہوں نے فرمایا:

ہاں میں دنیا سے رخصت ہو چکا ہوں۔ میں نے عرض کی: کیا بنی! تو آپ نے فرمایا:

میں اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بے حجاب کلام فرمایا اور فرمایا:

مانگو (جو مانگو گے) عطا کروں گا، تمنا کرو (جو تمنا کرو گے) میں تمہیں راضی و خوش کروں گا۔

-☆-

حضرت امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا علیین میں ہونا اور روزانہ اللہ تعالیٰ کا دو مرتبہ دیدار کرنا

قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُصَيْصِيُّ :

رَأَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَطِيَّةَ فِي النَّوْمِ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :

غُفِرَ لِي قُلْتُ : فَابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :

بَخٍ بَخٍ ذَاكَ فِي عِلِّيِّينَ مِمَّنْ يَلِجُ عَلَى اللّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

جناب اسماعیل بن ابراہیم المصیصی نے فرمایا:

میں نے حارث بن عطیہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مغفرت فرما دی گئی۔ میں نے کہا: عبداللہ بن المبارک کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

واہ واہ! وہ تو علیین میں ہیں وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو ایک دن میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں۔

الفوائد الغراء: جلد ۳ صفحہ ۵۵۴

أنظر اسیر: عبداللہ بن المبارک جلد ۸ صفحہ ۳۷۸-۴۲۱

وأنظر الترجمۃ: جلد ۶ صفحہ ۷۷

حضرت یحییٰ بن سلمان قطّان رحمۃ اللہ علیہ کو جنتی قمیص پہنانا اور کہا جانا کہ یحییٰ قطّان آگ سے بری ہے

عَنْ زُهَيْرٍ الْبَابِيِّ ، قَالَ :

رَأَيْتُ يَحْيَى الْقَطَّانَ فِي النَّوْمِ عَلَيْهِ قَمِيصٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مَكْتُوبٌ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بَرَاءَةٌ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ مِنَ النَّارِ .

جناب زہیر البابی نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضرت یحییٰ القطان کو دیکھا کہ وہ ایک قمیص پہنے ہوئے ہیں جس کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ اللہ العزیز کی جانب سے تحریر ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان آگ سے بری ہے۔

الفوائد الغراء:	جلد۳	صفحہ۵۵۴
آثر اسیر: یحییٰ القطان	جلد۹	صفحہ۱۷۵-۱۸۸
وآثر الترجمۃ:	جلد۴	صفحہ۸۱۶

حضرت یحییٰ قطّان کا مرتبہ اتنا بلند کہ جنتیوں کو یوں نظر آتے ہیں جیسے افق آسمان پر موتی کی طرح چمکتا ستارہ ہو

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدَةِ الْعُصْفُرِيّ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ قَالَ : غَفَرَ لِي عَلَىٰ أَنَّ الْأَمْرَ شَدِيدٌ قُلْتُ : فَمَا فَعَلَ يَحْيَى الْقَطَّانُ ؟ قَالَ : نَرَاهُ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ .

علی بن المدینی نے فرمایا: میں نے خالد بن الحارث کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی بہرحال معاملہ بڑا سخت ہے۔ میں نے کہا: حضرت یحییٰ قطّان کا کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا: ہم انہیں دیکھتے ہیں جیسے موتی کی طرح چمکتے ستارے کو دیکھا جاتا ہے افقِ آسمان میں۔

الفوائد الغراء: جلد۳ صفحہ۵۵۴
آثر اسیر: یحییٰ القطان جلد۹ صفحہ۱۷۵-۱۸۸
وآثر الترجمہ: جلد۵ صفحہ۸۱۶

حضرت شعبہ اور حضرت مسعر -رحمۃ اللہ علیہ-
کو نور کی قمیص پہنائی گئی

وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِالْقُدُّوْسِ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَبْحَابِیِّ : سَمِعْتُ أَبِیْ یَقُوْلُ :

لَمَّا مَاتَ شُعْبَةُ أُرِیْتُهُ بَعْدَ سَبْعَةِ أَیَّامٍ ، وَهُوَ آخِذٌ بِیَدِ مِسْعَرٍ ، وَعَلَیْهِمَا قَمِیْصَا نُوْرٍ ، فَقُلْتُ :

یَا أَبَا بِسْطَامَ ! مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ قَالَ :

غَفَرَ لِیْ قُلْتُ : بِمَاذَا ؟ قَالَ :

بِصِدْقِیْ فِیْ رِوَایَةِ الْحَدِیْثِ ، وَنَشْرِیْ لَهُ ، وَأَدَائِی الْأَمَانَةَ فِیْهِ.

ترجمہ:

جناب عبدالقدوس کا بیان ہے کہ میں نے سنا میرے والد گرامی فرما رہے تھے۔

الفوائد الغراء:	جلد۳	صفحہ۵۳۲
انظر السیر: شعبہ	جلد۷	صفحہ۲۰۲-۲۲۸
وانظر الترجمۃ:	جلد۲	صفحہ۲۹۲

جب حضرت شعبہ-رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ہوا تو میں نے سات دن بعد ان کی زیارت کی اور وہ حضرت مسعَر-رحمۃ اللہ علیہ-کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اوران دونوں پر نور کی قمیصیں تھیں۔میں نے عرض کی:

اے ابو بسطام!اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا معاملہ فرمایا؟توانہوں نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔میں نے عرض کی:

کس سبب سے؟انہوں نے فرمایا:

۱ روایت حدیث میں سچ بولنے سے

۲ احدیث مبارکہ کونشر کرنے سے

۳ روایت حدیث میں پوری امانت داری برتنے سے۔

-☆-

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو
اللہ تعالٰی کا اپنے ہاتھ سے تاج پہنانا جس پر موتی جڑے ہوئے ہیں

عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ یَحْیَی الْسَّمْسَارِ ، یَقُوْلُ :
رَأَیْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ فِی الْمَنَامِ عَلَیٰ رَأْسِهٖ تَاجٌ مُرَصَّعٌ بِالْجَوْهَرِ ، فِیْ رِجْلَیْهِ
نَعْلَانِ ، وَهُوَ یَخْطِرُ بِهِمَا قُلْتُ :
مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ قَالَ :
غَفَرَ لِیْ وَأَدْنَانِیْ ، وَتَوَّجَنِیْ بِیَدِهٖ بِهٰذَا التَّاجِ وَقَالَ لِیْ :
هٰذَا بِقَوْلِکَ : اَلْقُرْآنُ کَلَامُ اللّٰهِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ ، قُلْتُ :
مَا هٰذِهِ الْخَطْرَةُ الَّتِیْ لَمْ أَعْرِفْهَا لَکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا ؟ قَالَ :
هٰذِهٖ مِشْیَةُ الْخُدَّامِ فِیْ دَارِ السَّلَامِ .

الفوائد القراء:	جلد۳	صفحہ۵۵۶
أنظر السیر: احمد بن حنبل	جلد۱۱	صفحہ۱۷۷-۳۵۸
وأنظر الترجمۃ:	جلد۳	صفحہ۹۵۱

ترجمہ:

جناب زکریا بن یحییٰ سمسار فرماتے ہیں:

میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر انور پر تاج ہے جس میں ہیرے جڑے ہوئے ہیں اور آپ کے پاؤں میں جوتے ہیں اور وہ ان کو پہنے ہوئے بڑے ٹہل کر چل رہے ہیں، میں نے عرض کی:

حضرت! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھے اپنے قرب کی سعادت سے بہرہ ور کیا اور اپنے ہاتھ سے مجھے یہ تاج پہنایا اور مجھ سے فرمایا:

یہ انعام ہے تیری اس بات کا کہ تو نے کہا تھا:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔ جناب زکریا فرماتے ہیں میں نے عرض کی:

یا حضرت یہ چال کیسی؟ دنیا میں آپ ایسا نہیں چلا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا:

یہ دارالسلام – جنت – میں خدام کی چال ہے۔

–☆–

حضرت محمد بن رافع -رحمۃ اللہ علیہ- کو
وصال کے بعد تلاوتِ قرآن کی سعادت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُعَيمٍ يَقُوْلُ :

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ رَافِعٍ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلاَثٍ فِي حِجْرِهِ مُصْحَفٌ يَقْرَأُ ،

فَقُلْتُ لَهُ :

أَلَيْسَ قَدْ مِتَّ ؟ فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً مُنْكِرَةً فَقُلْتُ :

سَأَلْتُكَ بِاللّٰهِ إِلَّا مَا حَادَثْتَنِي ، مَا فَعَلَ بِكَ رَبُّكَ ؟ قَالَ :

بَشَّرَنِي بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ .

ترجمہ:

جناب محمد بن نعیم فرماتے ہیں:

میں نے جناب محمد بن رافع کو ان کی وفات کے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہ انکی گود میں

الفوائد العزاء: جلد۳ صفحہ ۵۵۷

أنظر السیر: محمد بن رافع جلد۱۲ صفحہ ۲۱۴-۲۲۱

وانظر الترجمۃ: جلد۲ صفحہ ۹۹۶

قرآن کریم ہے جسکی وہ تلاوت کر رہے ہیں میں نے ان سے عرض کی:

کیا آپ وفات نہیں پا گئے؟ تو انہوں نے مجھے غصیلی نظروں سے دیکھا میں نے عرض کی:

میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں آپ کے ساتھ آپ کے رب نے کیا

کیا؟ انہوں نے جواب دیا:

اللہ نے مجھے جنت، خوشی و مسرت اور راحت و اطمینان کی بشارت دی ہے۔

-☆-

حضرت محمد بن یحییٰ ذُہلی کی مغفرت اور آپکی روایت کردہ احادیث کو سونے کے پانی سے لکھا گیا

قَالَ أَبُوْ عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْخَفَّافُ :

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الذُّهْلِيَّ بَعْدَ وَفَاتِهِ ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟ قَالَ :

غَفَرَ لِيْ ، قُلْتُ : فَمَا فُعِلَ بِحَدِيْثِكَ ؟ قَالَ :

كُتِبَ بِمَاءِ الذَّهَبِ ، وَرُفِعَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ .

ترجمہ:

ابوعمرو احمد بن نصر خفاف کا بیان ہے کہ:

میں نے محمد بن یحییٰ ذُہلی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا میں نے ان سے عرض کی:

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا:

الفوائد الغراء: جلد۳ صفحہ۵۵۷

انظر السیر: الذہلی ولدہ جلد۱۲ صفحہ۲۷۴-۲۸۵

وانظر الترجمۃ: جلد۱ صفحہ۱۰۰۰

اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے عرض کی:

آپ کی حدیثوں کے ساتھ کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا:

سونے کے پانی سے انہیں لکھا گیا اور علیین میں بلند کر دیا گیا۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

مَرَّ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰی قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيْثًا ، فَقَالَ :

رَكْعَتَانِ خَفِيْفَتَانِ مِمَّا تَحْقِرُوْنَ وَتَنَفَّلُوْنَ يَزِيْدُهُمَا هٰذَا فِیْ عَمَلِهٖ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ .

ترجمة الحديث،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت کو تازہ ہی دفن کیا گیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

نماز کی دو ہلکی رکعتیں جنہیں تم کوئی اہمیت نہیں دیتے اور تم انہیں بطور نفل ادا کرتے ہو اس قبر والے کے عمل میں بڑھ جائیں تو یہ اسے تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادة	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی	رجالہ ثقات کلھم رجال مسلم		

ایک مسلمان کی دعا سے
سارے قبرستان کا خوش ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ:

كَانَ رَجُلٌ يَخْتَلِفُ اِلَى الْجَنَائِزِ ، فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا ، فَاِذَا اَمْسٰى وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَقَابِرِ ، فَقَالَ:

آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ ، وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ ، وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ ، لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ، قَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ :

فَاَمْسَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَلَمْ آتِ الْمَقَابِرَ فَاَدْعُوَ كَمَا كُنْتُ اَدْعُوْ ، فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا اَنَا بِخَلْقٍ كَثِيْرٍ قَدْ جَاؤُوْنِيْ ، فَقُلْتُ:

مَنْ اَنْتُمْ ؟ وَمَا حَاجَتُكُمْ ؟ قَالُوْا : نَحْنُ اَهْلُ الْمَقَابِرِ ، اِنَّكَ كُنْتَ عَوَّدْتَنَا مِنْكَ هَدِيَّةً ، قُلْتُ : وَمَا هِيَ ؟ قَالُوْا:

اَلدَّعَوَاتُ الَّتِيْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِهَا ، قُلْتُ : فَاِنِّيْ اَعُوْدُ لِذٰلِكَ ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ.

ترجمہ،

جناب انس بن منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ ایک آدمی کی عادت تھی وہ جنازوں میں شریک ہوتا اور ان پر نماز پڑھتا جب شام ہوتی وہ قبرستان کے دروازے میں کھڑا ہوجاتا اور کہتا:

آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ ، وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ ، وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ ،

اللہ تمہاری وحشت میں تمہارا مونس وغمخوار ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے اور تمہاری نیکیاں قبول کرلے۔

صرف اتنے ہی کلمات کہتا تھا اس سے زیادہ نہ کہتا تھا۔اس آدمی کا بیان ہے:

ایک رات شام کو میں قبرستان نہ گیا اور ان کے لئے دعا نہ کی جس طرح میں ان کیلئے دعا کرتا تھا جب میں سو گیا میں نے دیکھا بہت سارے لوگ میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا:

آپ کون لوگ ہیں؟ اور آپ کو کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا:

ہم قبرستان والے ہیں، تم روزانہ ہدیہ بھیجتے تھے آج نہیں بھیجا میں نے کہا:

میں کون سا ہدیہ بھیجتا تھا۔انہوں نے کہا:

وہ دعا جو تو شام کے وقت کرتا تھا۔میں نے کہا:

میں ایسا ضرور کیا کروں گا اس کے بعد میں نے یہ دعا کبھی نہ چھوڑی۔

-☆-

الجبانات صفحہ ۴۰

اہل ایمان کے ہدیئے اہل قبور کو

نور کے برتنوں میں ریشم سے ڈھانک کر پیش کئے جاتے ہیں

قَالَ بَشَّارُ بْنُ غَالِبٍ:

رَأَيْتُ رَابِعَةَ فِيْ مَنَامِيْ ، وَكُنْتُ كَثِيْرَ الدُّعَاءِ لَهَا ، فَقَالَتْ لِيْ:

يَابَشَّارُ ! هَدَايَاكَ تَاتِيْنَا عَلٰى اَطْبَاقٍ مِنْ نُوْرٍ ، مُخَمَّرَةٍ بِمَنَادِيْلِ الْحَرِيْرِ ،

قُلْتُ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ ؟ قَالَتْ :

هٰكَذَا دُعَاءُ الْاَحْيَاءِ اِذَا دَعَوْا لِلْمَوْتٰى وَاسْتُجِيْبَ لَهُمْ ، جَعَلَ ذٰلِكَ الدُّعَاءَ عَلٰى اَطْبَاقِ النُّوْرِ ، وَخُمِرَ بِمَنَادِيْلِ الْحَرِيْرِ ، ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ اِلَى الَّذِيْ دُعِيَ لَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى ، فَقِيْلَ لَهٗ:

هٰذِهٖ هَدِيَّةُ فُلَانٍ اِلَيْكَ .

ترجمہ:

حضرت بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں حضرت رابعہ کے لئے بہت دعائیں کرتا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا:

اے بشار! تیرے عطیات نور کے تھال میں رکھ کر ریشم کے رومالوں سے ڈھانپ کر ہمارے پاس آتے ہیں میں نے عرض کی: یہ کیسے؟ فرمایا:

ایسے ہی ہوتا ہے جب زندہ لوگ اپنے فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کریں اور ان کی دعا قبول کرلی جائے اس دعا کو نور کے بڑے بڑے برتنوں میں رکھ کر ریشم کے رومالوں سے ڈھانپ کر فوت شدہ لوگوں کے پاس لایا جاتا ہے ان سے کہا جاتا ہے:

یہ فلاں کا ہدیہ ہے یہ اس نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔

-☆-

الحجبات صفحہ ۴۰

بیٹے کی دعا سے فوت شدہ ماں کا خوش ہونا بلکہ سارے قبرستان والوں کا خوشی و مسرت کا اظہار کرنا

حَکٰی عُثْمَانُ بْنُ سَوَادٍ الطَّفَاوِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ مِنَ الْعَابِدَاتِ ، وَكَانَ يُقَالُ لَهَا : رَاهِبَةٌ ، قَالَ:

لَمَّا اُحْتُضِرَتْ رَفَعَتْ رَأْسَهَا اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ :

يَا ذُخْرِيْ وَيَا ذَخِيْرَتِيْ وَمَنْ عَلَيْهِ اعْتِمَادِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ ، لَا تَخْذُلْنِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَلَا تُوْحِشْنِيْ فِيْ قَبْرِيْ ، قَالَ:

فَمَاتَتْ ، فَكُنْتُ آتِيْهَا كُلَّ جُمُعَةٍ وَاَدْعُوْ لَهَا ، وَاَسْتَغْفِرُ لَهَا وَلِاَهْلِ الْقُبُوْرِ ، فَرَاَيْتُهَا لَيْلَةً فِيْ مَنَامِيْ فَقُلْتُ لَهَا:

يَا أُمَّاه ! كَيْفَ اَنْتِ ؟ قَالَتْ :

يَابُنَيَّ ! اِنَّ لِلْمَوْتِ لَكَرْبٌ شَدِيْدٌ ، وَاَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فِيْ بَرْزَخٍ مَحْمُوْدٍ ، يُفْتَرَشُ فِيْهِ الرَّيْحَانُ ، وَيُتَوَسَّدُ فِيْهِ السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ اِلٰى يَوْمِ النُّشُوْرِ ، فَقُلْتُ :

اَمَّکِ حَاجَۃٌ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، لَا تَدَعْ مَا کُنْتَ تَصْنَعُ مِنْ زِیَارَتِنَا فَاِنِّیْ لَاُسَرُّ بِمَجِیْئِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذَا اَقْبَلْتَ مِنْ اَھْلِکَ ، فَیُقَالُ لِیْ: یَا رَاھِبَۃُ ! ھٰذَا اِبْنُکَ قَدْ اَقْبَلَ ، فَاُسَرُّ وَیُسَرُّ بِذٰلِکَ مَنْ حَوْلِیْ مِنَ الْاَمْوَاتِ .

عثمان بن الطفاوی کہتے ہیں:

میری ماں عابدہ زاہدہ تھی اور انہیں راہبہ کہا جاتا تھا۔ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کی:

اے میرے خزانے! میرے ذخیرے! اے وہ ذات جس پر مجھے اپنی زندگی کا اعتماد ہے! مجھے موت کے وقت رسوا نہ کرنا اور میری قبر میں مجھے وحشت کے خوف میں مبتلا نہ کرنا۔

عثمان فرماتے ہیں جب ان کا انتقال ہو گیا میں ہر جمعہ انکے پاس آتا ان کے لئے دعا کرتا استغفار کرتا ان کیلئے اور قبرستان والوں کے لئے۔ ایک رات میں نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا:

اماں آپ کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

اے میرے پیارے بیٹے! موت کی تکلیف بہت سخت ہے۔ میں الحمدللہ قابل ستائش برزخ میں ہوں، جس میں پھول بچھائے جاتے ہیں اور اس میں سُندس واستبرق ہیں قیامت تک۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا: میرے لائق کوئی خدمت، انہوں نے کہا:

ہاں جو تو میری زیارت کرتا ہے اس کو نہ چھوڑنا جب تو اپنے گھر والوں سے قبرستان نکلتا ہے جمعہ کے دن مجھے تیری آمد کی بہت خوشی ہوتی ہے میرے پڑوسی کہتے ہیں:

اے راھبہ! تیرا بیٹا آ رہا ہے میں بھی خوش ہوتی ہوں اور میرے اردگرد سب لوگ خوش ہوتے ہیں۔

انجلیات صفحہ ۲۰۱

مصادر و مراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفی دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم

موسسۃ عز الدین بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۵۔ صحیح مسلم

تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الخیر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء

۶۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء

دار الفکر بیروت/ طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۔ صحیح سنن الترمذی

للعلامۃ ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۸۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبداللطیف حرزاللہ

دارالرسالۃ العالمیۃ/۲۰۰۹ء

۹۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت

الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۱۔ صحیح سنن النسائی

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۳۔ صحیح سنن ابی داؤد

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۴۔ سنن ابی داؤد

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مکتبۃ دارالرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۵۔ سنن ابن ماجہ
لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ
تحقیق بشار عواد معروف
مکتبہ دار الجیل بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۱۶۔ سنن ابن ماجہ
تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۱۸۔ سنن ابن ماجہ
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام
دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۱۹۔ سنن ابن ماجہ انگلش
تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی
مکتبۃ دار السلام /طبع ۲۰۰۷ء

۲۰۔ السنن الکبریٰ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق محمد عبد القادر عطا
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱۔ شعب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دارالکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۲۔ الجامع لشعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: الدکتور عبدالعلی عبدالحمید حامد

مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۳۔ صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۴۔ التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان

للعلامۃ ناصرالدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ

دارباوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۵۔ شرح السنۃ

للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: زھیر الشاویش وشعیب الارنؤوط

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۶۔ مصابیح السنۃ

الامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی ۔ محمد سلیم ابراھیم سمارہ ۔ جمال حمدی الذھبی

دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۲۸۔ مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

(مطبع و سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۱۔ المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۲۔ مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین

دارالحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۳۔ مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۴۔ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی
شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا
دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۵۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف
للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ
تحقیق: عبدالصمد شرف الدین
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۶۔ مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق: ناصر الدین الالبانی
دار ابن قیم-دار ابن عفان

۳۷۔ الترغیب والترھیب
للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۶ء

۳۸۔ تھذیب الترغیب والترھیب
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۹۔ صحیح الترغیب والترھیب
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۰۔ سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: نواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی

دار الکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء

۴۱۔ سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دار المغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۲۔ فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ھاشم الغمری

دار البشائر الاسلامیۃ بیروت - لبنان -/ المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۴۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشھیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دار المعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۵۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل

دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان -/ الطبعۃ الاولی ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۴۶۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبھانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا

دارالکتب العلمیۃ بیروت

۴۷۔ الموطا للامام محمد

نور محمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

۴۸۔ مجمع الزوائد

للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۴۹۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد

عبداللہ محمد درویش

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۰۔ المستدرک للحاکم

للامام ابی عبداللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۵۱۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دارالمعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۲۔ المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام علوش

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۳۔ مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبداللہ بن حمد اللحیدان

۵۴۔ الادب المفرد

محمد بن اسماعیل البخاری

دارالکتب العلمیہ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۵۔ صحیح الادب المفرد

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

دارالصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۶۔ معرفۃ السنن والآثار

للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۷۔ المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصعانی المتوفی ۲۱۱ھ

تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۵۸۔ سنن الدارقطنی

للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۵۹۔ شرح مشکل الآثار

للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۰۔ جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق عبدالقادر الارنؤوط

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۱۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
تحقیق:ایمن صالح شعبان
دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولی　۱۹۹۸ء

۶۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۳۔ کنز العمال
للعلامہ علاءالدین علی المتقی البرھانفوری المتوفی ۹۷۵ھ
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۴۔ المسند الجامع
بشارعواد معروف

۶۵۔ الموطا
لامام دارالھجرۃ مالک بن انس
تحقیق:محمد فواد عبدالباقی
دارالحدیث القاھرۃ/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۶۔ الدرالمنثور
للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی
مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران

۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ
للعلامہ نور بخش توکلی
فضل نور اکیڈمی

۶۸۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی
دار الفکر

۶۹۔ فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/ طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۷۰۔ فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز
دار الکتب العلمیہ بیروت/ طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۷۱۔ انفاس العارفین
للمحدث الدھلوی الشاہ ولی اللہ
نوری بکڈپو لاہور

۷۲۔ تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دار الکتب العلمیہ بیروت

۷۳۔ الفائق فی غریب الحدیث
للعلامہ الزمخشری

۷۴۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر
للامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق: طاھر احمد الزاوی ، محمود محمد الطناحی
مؤسسۃ اسماعیلیان للطباعۃ والنشر والتوزیع ایران

۷۵۔ التمہید

الامام الحافظ لابن عبدالبر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ

المکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۶۔ عمل الیوم واللیلۃ

الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دارالکلم الطیب

۷۷۔ ضیاءالقرآن

لضیاءالامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی۔

۷۸۔ التفسیر الکبیر

للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔

۷۹۔ مجمع بحارالانوار

محمد طاہر پٹنی

۸۰۔ معانی القران

للزجاج

۸۱۔ التفسیر البیضاوی

لناصرالدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی

دارالکتب العلمیہ بیروت/دارالنفائس ریاض

۸۲۔ التفسیر المظہری

للقاضی محمد ثناءاللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۸۳۔ جامع البیان فی تاویل آی القرآن
الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/ طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

۸۴۔ مسند الشہاب
للقضاعی

۸۵۔ کتاب الزھد
لامام وکیع ابن الجراح
تحقیق: عبدالرحمٰن عبدالجبار الفریوائی
مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ

۸۶۔ جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان۔/ طبع ۲۰۰۰ء

۸۷۔ السنن الکبریٰ
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/ طبع ۲۰۰۱ء

۸۸۔ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی المتوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان۔/ طبع ۱۹۹۸ء

۸۹۔ الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراھیم ابی شیبۃ المتوفی ۲۳۵ھ
تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراھیم بن محمد

الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۰۔ التفسیر الکامل

تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی

المعروف بابن تیمیۃ المتوفی ۷۲۸ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی

دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۱۔ المفردات فی غریب القرآن

ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۱ء

۹۲۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۸۵ء

۹۳۔ المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی

تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی

المکتبۃ العصریۃ بیروت-لبنان

۹۴۔ المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنیٰ

احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق

دارالبیروتی

۹۵۔ لوامع البینات شرح اسماء اللہ تعالیٰ والصفات

للامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی المتوفی ۶۰۶ھ

۹۶۔ مکتوبات امام ربانی

محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
دار احیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۹۸۔ اثبات النبوۃ
محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔ المنقذ من الضلال
للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
ترجمہ عبدالرسول ارشد ایم اے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی

۱۰۰۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ
للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ۷۵۶ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ۱۹۹۶ء

۱۰۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی المتوفی ۳۰۷ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ۱۹۹۲ء

۱۰۲۔ المنجد للویس مالوف۔

۱۰۳۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق۔بیروت۔/الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۱۰۴۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۵۔ الاذکار المنتخبۃ من کلام سید الابرار

الامام الحافظ محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی

دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۰۶۔ جامع العلوم والحکم

لابن رجب الحنبلی

۱۰۷۔ مسند البزار

۱۰۸۔ سنن الدار قطنی

الامام الحافظ علی بن عمر الدار قطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تحقیق: الشیخ عادل احمد عبد الموجود

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۰۹۔ المحیط فی اللغۃ

۱۱۰۔ المعجم الوسیط

ابراہیم مصطفیٰ ، احمد حسن الزیات ، حامد عبد القادر محمد علی النجار

المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول-ترکیا-

۱۱۱۔ کتاب تہذیب التہذیب

لشیخ الاسلام شھاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۲۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

الحافظ شرف الدین عبد المؤمنین بن خلف الدمیاطی

مکتبۃ السوادی للنشر والتوزیع

۱۱۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ

لابی عمر یوسف بن عبد البر المتوفی ۴۶۳ھ

تحقیق:ابی الاشبال الزہیری
دارابن الجوزی -ریاض/جدہ/طبع ۱۹۹۸ء

۱۱۴۔ بکذا یعلم الربانیون
محمد ادیب الصالح
المکتب الاسلامی -بیروت -/طبع ۲۰۰۷ء

۱۱۵۔ مسند الحمیدی
لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی
تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی
دارالمامون للتراث/دارالمغنی للنشر والتوزیع

۱۱۶۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ
لامام الحافظ شھاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق:ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم
دارالوطن/طبع ۱۹۹۷ء

۱۱۷۔ تاریخ دمشق
الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ
تحقیق:ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری
دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۱۹۹۵ء

۱۱۸۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور
الامام برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی المتوفی ۸۸۵ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت -لبنان -/طبع ثانیہ ۲۰۰۶ء

۱۱۹۔ تفسیر المنار
محمد رشید رضا
دارالمعرفۃ بیروت -لبنان

۱۴۰۔ البدایہ والنھایہ

للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ

المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء

۱۴۱۔ کنوز الدعوۃ الی اللہ واسرارھا

الشیخ یوسف خطار محمد

تنفیذ: مطبعۃ نضر-دمشق-حصۃ-جانب جامع الطاووسیۃ

۱۴۲۔ احیاء علوم الدین

لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ

دار الفکر دمشق/طبع ۲۰۰۶ء

۱۴۳۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ

محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۱۴۴۔ حرمۃ اھل العلم

محمد احمد اسماعیل المقدم

دار العقیدہ الاسکندریہ/الطبعۃ السابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۴۵۔ سیر اعلام النبلاء

لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ

بیت الافکار الدولیۃ

۱۴۶۔ تفسیر ابن کثیر

للامام ابی الفداء عماد الدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ

مکتبہ دار السلام

۱۴۷۔ الجامع لاحکام القرآن تفسیر القرطبی

لابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبدالرزاق المھدی/ دار الکتب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۲۸۔ تنبیہ الغافلین

لامام محی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النحاس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۱۲۹۔ المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دار الوطن للنشر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء

۱۳۰۔ مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دار التوزیع والنشر الاسلامیۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۱۔ مختصر قیام اللیل

لابی عبداللہ محمد بن نصر المروزی

حدیث اکادمی فیصل آباد

۱۳۱۔ الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۲۔ سو بڑی زاہد خواتین اور ان کی سردار فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۳۔ سو بڑے زاہدین

محمد صدیق المنشاوی/ ترجمہ مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۴۔ مجمع الاحباب
للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبداللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ
دارالمنھاج /الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۵۔ نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی
المحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف
دار ابن کثیر بیروت دمشق
الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۳۶۔ صلاح الامۃ فی علو الھمۃ
للدکتور سید بن حسین العفانی
مؤسسۃ الرسالۃ /الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۷۔ رھبان اللیل
للدکتور سید بن حسین العفانی
دار الکیان الریاض /طبع ۲۰۰۴ء

۱۳۸۔ کتاب التھجد لابن ابی الدنیا
للحافظ الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ
المکتبۃ العصریۃ بیروت /الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۳۹۔ الآداب الشرعیۃ
للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی
تحقیق: بشیر محمد عیون
مکتبۃ دارالبیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۰۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح

مؤسسۃ دارالوسیلۃ للنشر والتوزیع/الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۱۔ صفوۃ الصفوۃ

للامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی

تحقیق: احمد بن علی

دارالحدیث القاہرۃ/الطبع ۲۰۰۰ء

۱۴۲۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید

لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۳۔ الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فھد بن احمد المھدلی

۱۴۴۔ کتاب الزھد

للامام ھناد بن السری الکوفی المتوفی ۲۴۳ھ

تحقیق: عبدالرحمٰن بن عبدالجبار

دارالخلفاء للکتاب الاسلامی/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۵ء

۱۴۵۔ کتاب الزھد

للامام ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق: الشیخ محمد احمد عیسیٰ

دارالغد الجدید المصورۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۴۶۔ موت کے سائے

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۲ء

۱۴۷۔ عالم برزخ

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۲۰۰۰ء

۱۴۸۔ احوال القبور

لعبدالحمید کشک

۱۴۹۔ المنجیات

۱۵۰۔ کتاب القبور

للحافظ ابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۱ھ

مکتبۃ الغرباء الاثریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۱۵۱۔ این نحن من ھؤلاء

لعبدالملک القاسم

دارالقاسم الریاض

۱۵۲۔ مجالس الابرار

۱۵۳۔ رحلۃ الخلود والدار الآخرۃ

للدکتور مصطفیٰ مراد

دارالفجر للتراث خلف الجامع الازھر/ طبع ۲۰۰۵ء

۱۵۴۔ سکب العبرات للموت والبشر والسکرات

للدکتور سید بن حسین العفانی

مکتبۃ معاذ بن جبل/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۴ء

۱۵۵۔ مکاشفۃ القلوب

للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی

ترجمہ: علامہ ابوانس چشتی

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۵۶۔ المنتقی من کتاب التذکرۃ باحوال الموتی
للامام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی ۶۷۱ھ
مکتبۃ دارالمنھاج / الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ

۱۵۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور
للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق: یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر دمشق / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۸۔ دیوان ابی العتاھیۃ
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۹۔ تاریخ الاسلام للذھبی
للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۰۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف
للحافظ ابن رجب الحنبلی
دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان / طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۱۔ خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۲۔ احوال الابرار عند الاختصار

۱۶۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد
لمحمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

دار احیاء التراث العربی/الطبع ۱۹۹۶ء

۱۶۴۔ کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا

لابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ

تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف

دار ابن حزم/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۰ء

۱۶۵۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال

للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۲ء

۱۶۶۔ تاریخ بغداد او مدینۃ السلام

للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ

دار الباز للنشر والتوزیع

۱۶۷۔ معالم التنزیل

للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: عبدالرزاق المھدی

دار احیاء التراث العربی/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء

۱۶۸۔ الزھد والرقائق لابن المبارک

للامام شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی

تحقیق: الشیخ احمد فرید

دار العقیدہ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۴ء

۱۶۹۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

ترجمہ: محمد شریف نوری نقشبندی

شبیر برادرز/الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ کتاب الروح

للعلامة الحافظ ابن قیم الجوزیة المتوفی ۷۵۱ھ

دارالمعرفة بیروت-لبنان/الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۷۱۔ عمل الیوم واللیلة

لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی

تحقیق: حلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی

دارالکلم البصرة الاسکندریة/الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۶ء

۱۷۲۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: سامی انور جاھین/ دارالحدیث القاہرہ

الطبع: ۲۰۰۷ء

۱۷۳۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: الدکتور محمد بن محمد حسن البخاری

مکتبہ: دارالبشائر الاسلامیہ/الطبع: ۱۹۸۷ء

۱۷۴۔ جامع صحیح الاذکار

محمد ناصرالدین الالبانی

مکتبہ دارالمؤید/الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۶ء

۱۷۵۔ صحیح الاذکار من کلام خیر الابرار

لابی عبید ماھر بن صالح آل مبارک

مکتبہ: دارعلوم السنة/الطبعة الرابعة ۱۹۹۸ء

☆☆☆

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	**موت کی یاد**	13
2	ہر نفس کیلئے موت کا ذائقہ ہے	16
3	موت وحیات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے	17
4	انسان جہاں کہیں بھی ہو موت اسے آئے گی	18
5	اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے	19
6	تعمیل ارشاد رسول عربی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	21
7	موت کو یاد کرنے والے کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے	24
8	موت کی یاد تنگی کو کشادگی میں بدل دیتی ہے	25
9	دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہیے اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کیجیے	26
10	دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے	28
11	ہر نفس کیلئے موت ہے	30
12	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری ایام	31
13	حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا حضرات صحابہ۔رضی اللہ عنہم۔کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا	33
14	زیادہ وہی ہنستا ہے جو موت کو بھول چکا ہے	36
15	موت کی یاد سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا رنگ اڑ گیا، جسم کمزور ہو گیا اور بال جھڑ گئے	37
16	بغداد کا سعدون دیوانہ یا فرزانہ؟ ----بظاہر پاگل در پردہ عاقل	39
17	بہلول قبرستان میں	42